اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَکُونَ وَسِیلَۃً لِنَجَاتِنَا وَسَکِینَۃً لِاَرْوَاحِنَا وَنُورًا وَشِفَائً لِّقُلُوبِنَا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلاۃ والسلام علیک یارسول اللہ

(یاحضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ)

مذہب اہلسنت کا ترجمان ومسلک رضویت کا نقیب

ماہنامہ ارشدیہ

(محرم الحرام ۱۴۴۲ھ/ اگست، ستمبر ۲۰۲۰ء)

❁ بانی وسرپرست اعلیٰ ❁

شمس الطریقہ، بدرالشریعہ، غیظ الوہابیہ، ارشد السالکین، خلیفہ مجاز فیض یافتگان خلفائے اعلیٰ حضرت، ارشد المشائخ حضور ارشد ملت حضرت علامہ ومولانا

پیرابوالبرکات، **محمد ارشد سبحانی**

مجددی نقشبندی اویسی رضوی قادری المعروف سرکار پیر سبحانی لجپال مدظلہ العالی تلوکرانوالہ شریف فاضل بھکر پنجاب

❁ مدیر اعلیٰ ❁

مفتی منظور احمد یار علوی

فیضی ارشدی

❁ نائب مدیر اعلیٰ ❁

اسلام الدین احمد انجم فیضی

قادری ارشدی

مقام اشاعت:- ممبئی مہاراشٹرا (انڈیا)

Email- Id....arshadiaofficial@gmail.com

تزئین کار:- محمد نظام الدین مصباحی مدھوبنی بہار--9199979191

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً لِتَکُونَ وَسِیلَۃً لِنِجَاتِنَا وَسَکِینَۃً لِاَرْوَاحِنَا وَنُورًا وَشِفَائً لِّقُلُوبِنَا۔

اَغثنا یارسول اللہ علیک الصلاۃ والسلام

یاحضرت سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی شیئا للہ

(زیر سایہ کرم) خانقاہ اجمیر معلٰی ،مارہرہ مطہرہ،بریلی شریف، کچھوچھہ مقدسہ

بفیضان کرم :۔اعلیٰ حضرت عظیم البرکت نائب غوث اعظم مجدد اعظم امام اہل سنت سیدنا الشاہ امام احمد رضا خان محدث بریلوی رضی اللہ عنہ

ماہنامہ ارشدیہ

(محرم الحرام ۱۴۴۲ھ/ اگست، ستمبر ۲۰۲۰ء)

بظل عنایت

مفسر اعظم پاکستان شارح صحاح ستہ حضور فیض ملت حضرت علامہ مولانا ابو الصالح مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی قادری محدث بہاولپوری نور اللہ مرقدہ

بظل سیادت

مخدوم المشائخ حضرت خواجہ ابو الانوار محمد عبد المعید سبحانی مجددی نقشبندی الحسنی مدظلہ العالی سجادہ نشیں مرشد آباد شریف

بظل سایہ کرم

محب العلماء والمشائخ نور ملت حضرت مولانا ابو الوفا نور محمد بھوروی مجددی نقشبندی قادری نور اللہ مرقدہ (خانقاہ سراجیہ نوریہ کندیاں شریف ضلع میانوالی پنجاب)

بظل عاطفت

نیر العارفین، سراج السالکین سلطان المناظرین مفسر قران خواجہ ابو الرضا اللہ بخش نیر چشتی مجددی قدس سرالعزیز

بانی و سرپرست اعلیٰ۔

خلیفہ مجاز فیض یافتگان خلفائے اعلیٰ حضرت ارشد المشائخ حضور ارشد ملت حضرت علامہ و مولانا پیر ابو البرکات محمد ارشد سبحانی مجددی نقشبندی اویسی رضوی قادری المعروف سرکار پیر سبحانی لجپال مدظلہ العالی تلوکرانوالہ شریف فاضل بھکر پنجاب

❁ نگراں ❁

عطائے بزرگاں خطیب دوراں خلیفہ حضور تاج الشریعہ وارشد ملت مفتی شاکر القادری فیضی ارشدی اودے پور راجستھان

❁ مدیر اعلیٰ ❁

خلیفہ حضور ارشد ملت، صاحب فتاوی یار علویہ حضرت علامہ مفتی منظور احمد یار علوی فیضی ارشدی مدظلہ النورانی جوگیشوری ممبئی

❁ نائب مدیر اعلیٰ ❁

آسمان صحافت کا نیر تاباں نجم الاسلام علامہ اسلام الدین احمد انجم فیضی قادری ارشدی (بانی) جامعہ خدیجۃ الکبری مسلم نسواں کالج پیرا دائی گوراچوکی گونڈہ (یوپی)

❁ مشیر اعلیٰ ❁

خلیفہ حضور ارشد ملت نازش شعر وسخن حضرت علامہ غلام غوث اجملی ارشدی بائسی پورنیہ (بہار)

❁ مدیر معاون ❁

خلیفہ حضور ارشد ملت حضرت علامہ ابو حامد مفتی محمد شریف الحق مدنی رضوی ارشدی کٹیہاری (بہار)

❁ مدیر و تزئین کار ❁

خلیفہ حضور ارشد ملت حضرت مولانا محمد نظام الدین مصباحی نوری ارشدی اویسی مدرسہ بدر العلوم برہی دربھنگہ

❁ مدیر مسؤل ❁

خلیفہ حضور ارشد ملت حضرت علامہ محمد عارف رضا نعیمی رضوی ارشدی مرادآبادی

❁ مدیر اعزازی ❁

خلیفہ حضور ارشد ملت حضرت علامہ الشاہ محمد شاہد رضا منظری ارشدی اسلام پور اتر دیناجپور بنگال

تزئین کار:- محمد نظام الدین مصباحی مدھوبنی بہار ۔۔9199979191

اعزازی مجلس ادارت

● منبع علوم وفنون حضرت علامہ مفتی محمد عتیق اللہ صدیقی ارشدی بتھریاں کلاں

● مفتی اعظم اتراکھنڈ حضرت علامہ مفتی ذوالفقار خان نعیمی ارشدی ککرالوی

مجلس مشاورت

حضرت الشاہ نورالدین غوث الہاشمی سہروردی (ملتانی)
حضرت علامہ رمضان حیدر فردوسی جونکا شریف جھارکھنڈ
حضرت مفتی غلام ربانی فائق مصباحی نیپال
حضرت مفتی منصور عالم مصباحی کشن گنج
حضرت مفتی عبدالستار قادری کلکتہ
حضرت علامہ قاری غلام مرتضی برکاتی ارشدی الدوحہ قطر
حضرت علامہ عامر حسین مصباحی ارشدی کوئلی سیتامڑھی
حضرت علامہ ضیاء المصطفی فیضی ارشدی اڑیسہ
حضرت مفتی نور محمد قادری ارشدی پیلی بھیت شریف
حضرت علامہ فداء المصطفی صمدی پھپھوند شریف
حضرت مولانا محمود الحسن قادری ارشدی
حضرت مولانا سہیل اختر رضوی ارشدی پچھوی مدھوبنی
حضرت مولانا حکیم محمد انور علی ثقافی ارشدی دربھنگہ

مجلس برائے تحقیقات

حضرت علامہ مفتی مبارک حسین ارشدی ازھری قاہرہ مصر
حضرت علامہ ڈاکٹر مفتی طاہر القادری فیضی ارشدی بستی
حضرت علامہ مفتی اسماعیل خان امجدی دولھاپور پہاڑی
حضرت مفتی محمد اختر علی واجد القادری ارشدی میرا روڈ ممبئی
حضرت علامہ مفتی مظہر علی رضوی ارشدی دربھنگہ
حضرت مفتی امین القادری رضوی ارشدی مرادآباد
حضرت مفتی احمد رضا قادری مصباحی کاپی شریف

منقبت

درشان امام عالی مقام سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ

از قلم:- ادیب شہیر، شاعر اسلام حضرت علامہ غلام غوث اجملی ارشدی پورنوی (خادم التدریس) دارالعلوم اہلسنت غریب نواز بارسوئی کٹیہار۔ موبائل نمبر 8057787636

دین احمد کو بچایا فاطمہ کے لال نے

دین احمد کو بچایا فاطمہ کے لال نے
سر کو سجدے میں کٹایا فاطمہ کے لال نے
جب سفر وہ مصطفیٰ کے شہر سے کرنے لگا
خون کے آنسو بہایا فاطمہ کے لال نے
کربلا جاتا ہوں نانا دیں بچانے کے لئے
جاکے روضے پر بتایا فاطمہ کے لال نے
تاقیامت ہوگا چرچا بس یہی سن لو سبھی
راہ حق میں گھر لٹایا فاطمہ کے لال نے
سر زمین کربلا میں آیت قرآن کو
چڑھ کے نیزے پر سنایا فاطمہ کے لال نے
بچپنے کا اپنا وعدہ جو تھا نانا سے کیا
آ کے کربل میں نبھایا فاطمہ کے لال نے
کربلا کی ریت پر ایسا کیا سجدہ سنو
پھر کبھی نہ سر اٹھایا فاطمہ کے لال نے
تن کا سارا خوں بہا کر کربلا کی ریت پر
دین کا گلشن سجایا فاطمہ کے لال نے
کس نے باطل کو مٹایا کوئی پوچھے تو کہوں
کفر و باطل کو مٹایا فاطمہ کے لال نے
اجملی کو کیا ملا مدحت سرائی کا صلہ
اس کی بگڑی کو بنایا فاطمہ کے لال نے

فہرست مضامین

نمبر شمار	کالمز	عناوین	مضمون نگار	صفحہ نمبر
1	اداریہ	عاشورہ محرم اور تعزیہ داری	حضرت علامہ اسلام الدین احمد انجم فیضی قادری	5
2	درس قران	تفسیر ارشد البیان لتفہیم القران	حضرت مفتی منظور احمد یار علوی ارشدی	8
3	درس حدیث	نیت کا پھل	حضرت مولانا محمد نظام الدین مصباحی نوری	10
4	درس فقہ	حضرت امیر معاویہ کو کافر کہنے والے پر حکم	حضرت مولانا عارف رضا نعیمی ارشدی	12
5	درس تصوف	ولی کی پہچان	حضرت علامہ پیر محمد ارشد سبحانی نقشبندی	14
6	درس عملیات	لوازمات نقوش	حضرت مفتی شاکر القادری فیضی	15
7	درس طب	قوت باہ، نامردی	حضرت مولانا حکیم محمد انور علی ثقافی ارشدی	17
8	درس یاد بزرگاں	ماہ محرم کے اعراس	حضرت مولانا عبد الرشید امجدی ارشدی	19
9	یاد بزرگاں	حضور شعیب الاولیاء ایک .....شخصیت	حضرت مفتی منظور احمد یار علوی ارشدی	20
10	یاد بزرگاں	حضور شعیب الاولیاء عامل شریعت	حضرت علامہ اسلام الدین احمد انجم فیضی قادری	24
11	-	محرم الحرم کی خرافات وبدعات	حضرت علامہ مفتی اختر علی واجد القادری	27
12	-	عاشورہ کی حقیقت	صاحبزادہ مولانا افسر علی یار علوی ارشدی	30
13	-	محرم الحرام مین کیا جائز کیا ناجائز...	حضرت مولانا شاھد رضا قادری ارشدی	32
14	-	فلسفہ شھادت...اور اسکی حقیقت	حضرت مفتی صادق رضا پورنوی پٹنہ	35
15	-	صبر واستقامت کا بے مثال مظاہرہ	حضرت مفتی شریف الحق مدنی رضوی	39
16	تاثرات	بے نشانوں کا نشاں مٹتا نہیں	حضرت علامہ مقصود عالم فرحت ضیائی	44
17	تاثرات	---------	حضرت علامہ منصور عالم مصباحی	46
18	تاثرات	---------	حضرت علامہ مجیب اللہ صدیقی یار علوی	47
19	تاثرات	---------	حضرت علامہ صدام حسین برکاتی مصباحی	48
20	تاثرات	ماہنامہ ارشدیہ انسانی ہدایت کا عظیم شاہکار	حضرت علامہ عادل رضا مصباحی	49
21	کلام شعراء	نعت شریف۔منقبت	علامہ ساحل مظفر پوری، علامہ سلمان رضا فریدی	50
22	-	قارئین کرام سے ایک اہم گزارش	ادارہ	51
-	-	-	-	-
-	-	-	-	-
-	-	-	-	-

اداریہ

عاشورہ محرم اور تعزیہ داری

از قلم:- خلیفہ حضور ارشد ملّت نجمُ الاسلام حضرت علامہ الحاج اسلام الدین احمد انجم فیضی قادری ارشدی زید شرفہ۔ نائب مدیر ماہنامہ ارشدیہ ممبئ۔ بانی و ناظم اعلی جامعہ خدیجۃ الکبریٰ مسلم نسواں کالج پیرا ادائی گوراچوکی گونڈہ و مدیر اعلی۔ سہ ماہی پیام محبوبی ڈھلموشریف امبیڈکر نگر

اسلام ایک خدائی پاکیزہ مذہب ہے اس کے معمولات وعبادات میں بڑی کشش ہے۔اس کی مقدس تقریبات اور یادگار ایام میں جرائم وفحشیات اور بے اصل اور غیر اخلاقی مراسم وروایات کی کوئی گنجائش نہیں۔اسی کے ساتھ اسلام دین وسنت کے فروغ اور برکات وحسنات کے حصول کے لئے نیک اور نئے کاموں کے ایجاد کی نہ صرف اجازت دیتا ہے بلکہ اسکی فضیلت کا مژدہ جانفزا بھی سناتا ہے ارشاد رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے ،،

مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً، فَلَهُ أَجْرُهَا، وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ، مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْءٌ،، (رواہ مسلم) یعنی جس نے اسلام میں کوئی اچھا طریقہ ایجاد کیا اسے اس کا ثواب ملے گا اور اس کے بعد جتنے لوگ اس پر عمل کریں گے ان سب کے برابر اس ایجاد کرنے والے کو ثواب ملے گا ان سب کے ثواب سے کچھ کم کئے بغیر۔

آپ خود اپنے عہد کا جائزہ لیں یہ نت نئے انداز سے مدارس اسلامیہ کا قیام یہ دعوت وتبلیغ کے جدید طریقے، یہ دینی تصنیف وخطابت کے عصری اسالیب، یہ تزکیہ نفس اور تربیت کے خانقاہی معمولات کتنی ہی چیزیں آپ کو ایسی ہی مل جائیں گی کہ قرون اولی میں جن کا سراغ اس انداز سے نہیں ملتا۔ حالانکہ آج ان چیزوں کا وجود اسلام کے لئے انتہائی مفید اور مسلمانوں کے لئے باعث ثواب وبرکت ہے۔اسی کو اسلام بدعت حسنہ کا نام دیتا ہے۔ اس کے برخلاف اگر کوئی شخص مسلمانوں میں کسی ایسی چیز کو پیدا کرتا ہے جو اسلام کے فکر سے متصادم ہے یا اس سے کسی خیر وبھلائی کے بجائے غیر اسلامی مراسم وروایات کو فروغ ملتا ہے تو اس نئی ایجاد واختراع کی اسلام میں کوئی گنجائش نہیں بلکہ اس غیر شرعی رسم وروایات کا بروقت قلع قمع کرنا ضروری ہے۔

فرمان رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ وذالك اضعف الایمان ۔ (رواہ مسلم) تم میں کوئی اگر غیر شرعی امر کو دیکھے تو اسے چاہیئے کہ وہ اسے اپنے ہاتھ سے روک دے اس کی طاقت نہ ہو تو اپنی زبان سے باز رکھے اور اگر اس کی بھی سکت نہ ہو تو اپنے دل سے برا جانے اور یہ ایمان کا کمزور درجہ ہے ہمیں اپنے معاشرے میں کچھ ایسی روایات بھی ملتی ہیں کہ ان کی ابتداء اور عی واز کی حدوں میں ہوئی تھی اور یقینا وہ کام شرعا جائز قابل ثواب وبرکت تھے لیکن امتداد زمانہ کے ساتھ ان میں اس قدر غیر شرعی رسوم پیوست ہوئیں کہ اصل چہرہ ہی مسخ ہو کر خرافات کا مجموعہ بن گیا جیسے عاشورہ محرم کی تعزیہ داری اس کی حقیقی اور شرعی شکل اس قدر تھی کہ حضرت سیدنا امام عالی مقام حسین شہید کربلا رضی اللہ تعالی عنہ کے روضہ انور کی صحیح نقل بنا کر حصول برکت کی نیت سے اپنے گھر رکھتے تھے اور یہ امر یقینا باعث رحمت

وبرکت ہے جیسا کہ روضہ رسول، نعلین پاک اور دیگر بزرگان دین کے مزارات کے نقشوں کو لوگ بطور تبرک اپنے گھروں میں سجاتے ہیں۔

اعلیحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالی عنہ تعزیہ کے جواز کی حد مقرر کرتے ہوئے رقم طراز ہیں *تعزیہ کی اصل اس قدر تھی کہ روضہ پرنور شہزادہ گلگوں قبا حسین شہید ظلم و جفا صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علی جدہ الکریم وعلیہ کی صحیح نقل بنا کر بہ نیت تبرک مکان میں رکھنا اس میں شرعا کوئی حرج نہ تھا کہ تصویر مکانات وغیرہ ہر غیر جاندار کی بنانا، رکھنا سب جائز اور ایسی چیزیں معظمان دین کی طرف منسوب ہوکر عظمت پیدا کریں ان کی تمثال بہ نیت تبرک پاس رکھنا قطعا جائز ہے جیسے صدہا سال سے طبق، فطبق ائمہ دین وعلمائے معتمدین نے نعلین شریفین حضور سید الکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نقشے بنانے اور ان کے فوائد جلیلہ ومنافع جزیلہ پر مستقل رسالے تصنیف فرمائے ہیں۔(اعالی الافادہ فی تعزیۃ الھند وبیان الشھادہ صفحہ۔ ۳/ ٤)

تعزیہ کی ابتدا :- اس سلسلہ میں دو روایتیں ملتی ہیں (1) اس کی ابتدا اس طرح ہوئی کہ جب تیمور گورگان اہل کوفے کو قتل کرنے کے بعد کربلائے معلیٰ گیا تو وہاں سے کچھ تبرکات ایک پالکی میں رکھ کر نہایت ادب کے ساتھ لایا پس جب سے لوگ اس طرح پر تعزیہ بنانے اور اسے اٹھانے لگے (2) تیمور لنگ صاحبقران۔ حضرت امام عالیمقام سید الشہدا کا بڑا معتقد تھا جب قیصر روم کو گرفتار کر چکا تو متبرک اور مقدس مقامات متعلقہ سلطنت روم جب اس کے قبضے میں آ گئے تو کربلائے معلیٰ کی زیارت کو گیا حسب بشارت سید الشہدا کچھ تبرکات مثلا ملبوس۔ رومال اسے تبرکا ملے جنھیں محمل میں رکھ کر فوج کے آگے لے چلا۔ خدا کی شان جس طرف رخ کیا ان تبرکات کی برکت سے وہیں فتحیاب ہوا۔ جب ہندوستان میں آیا تو محمل کے بجائے ہاتھی کی عماری پر رکھ کر اس ہاتھی کو سب سے آگے رکھنے لگا۔ ایک دفعہ اس کے وزیر نے بھی کسی جنگ کے موقع پر یہی عمل کیا اور فتحیاب ہوا پس اس زمانے سے رواج ہو گیا چونکہ محرم کے موقع پر صاحبقران اس محمل کے پردے زیارت کے واسطے اٹھا دیتا تھا پس تعزیہ داروں نے بھی وہی ترکیب وترتیب اختیار کر لی تبرکات کے بجائے، سفید وسرخ تربتیں اندر رکھنے لگے ہند کے سوا اور ولایت میں یہ دستور نہیں (فرہنگ آصفیہ جلد نمبر 1 صفحہ۔618) لیکن اب اس کی اصل صورت بالکل بدل چکی ہے۔ یہ ایک متبرک کام کے بجائے باعث عذاب اور بہت ہی خرافات اور غیر اسلامی روایات کا مجموعہ بن گیا ہے۔

سرکار اعلی حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمہ نے اس کی بڑی جامع تصویر کشی کی ہے جو حسب ذیل ہے۔ اول تو نفس تعزیہ میں روضہ مبارک کی نقل ملحوظ نہ رہی ہر جگہ نئی تراش نئی گڑھت ہے اس نقل سے نہ کچھ علاقہ نہ نسبت۔ پھر کسی میں براق۔ کسی میں اور بیہودہ طمطراق، پھر کوچہ بکوچہ ودشت بدشت اشاعت غم کے لئے ان کا گشت اور ان کے گرد سینہ زنی اور ماتم سازشی کی شور افگنی، کوئی ان تصویروں کو جھک جھک کر سلام کرتا ہے۔ کوئی مشغول طواف۔ کوئی سجدے میں گرا ہے۔ کوئی ان بدعات کو معاذ اللہ جلوہ گاہ حضرت امام۔ علی جدہ وعلیہ الصلاۃ والسلام سمجھ کر اس ابرک بتی سے مرادیں مانگتا، منتیں مانتا ہے حاجت روا جانتا ہے، پھر باقی تماشے باجے تاشے مردوں عورتوں کا راتوں کو میل اس طرح طرح کے بیہودہ کھیل ان سب پر طرہ ہیں۔ غرض عشرہ محرم کہ اگلی شریعتوں سے اس شریعت پاک تک نہایت بابرکت ومحل عبادت ٹھہرا ہوا تھا ان بیہودہ رسوم نے جاہلانہ فاسقانہ میلوں کا زمانہ کر دیا پھر وبال ابتدا کا وہ جوش ہوا کہ خیرات کو بھی خیرات نہ رکھا۔ ریا وتفاخر اعلانیہ ہوتا ہے پھر وہ بھی یہ نہیں کہ سیدھی

طرح محتاجوں کو دیدیں بلکہ چھتوں پر بیٹھ کر پھینکیں گے روٹیاں زمین پر گر رہی ہیں۔رزق الٰہی کی بے ادبی ہوتی ہے۔ پیسے دیتے ہیں گر کر غائب ہوتے ہیں مال کی اضاعت ہو رہی ہے مگر نام تو ہو گیا کہ فلاں صاحب لنگر لٹا رہے ہیں (اعالی الافادہ ص۔۵)

تعزیہ داری کی یہ صورت حال تو امام احمد رضا قدس سرہ کے عہد میں تھی۔اب تو اس میں مزید بہت سی خرافات کا اضافہ ہو چکا ہے۔تعزیہ کی صنعت وطوالت اور ڈھول اور تاشے بجانے کا مقابلہ ہوتا ہے وہ بھی انتہائی بیہودہ اور جاہلانہ انداز میں اور جب جلوس تعزیہ شاہراہوں پر نکلتا ہے تو چھتوں پر حسن وزیبائش کا کچھ اس طرح اہتمام ہوتا ہے کہ کوئی باغیرت انسان گذر نہیں سکتا۔اس پر بھی بس نہیں چھتوں سے نوجوانوں پر ٹافیاں پھینکیں جاتی ہیں۔اس جلوس کا منظر دیکھ کر تو ایسا لگتا ہے ان جلوسوں میں یا دکربلا کے پردے میں یاد محبوب منائی جاتی ہے ,بے پردہ عورتوں کا ہجوم دیکھ کر سر شرم سے جھک جاتا ہے ہم انہیں سپرد قلم نہیں کر سکتے آپ میری تحریریں غور سے پڑھیں اور اس پر عمل کریں۔ تعزیہ داری کی یہ موجودہ رسوم بلاشبہ ناجائز وحرام ہیں بلکہ بہت سے محرمات ومنکرات کا باعث ہیں مسلمانوں کو اس قسم کی بیہودہ رسومات سے سخت پرہیز کرنا چاہیئے عاشورہ محرم تو بے پناہ فضائل وبرکات والا ہے اس میں عبادات وخیرات اور شہید کربلا کی بارگاہوں میں ایصال ثواب کا اہتمام کرنا چاہیئے

* اعلیحضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان فرماتے ہیں تعزیہ ممنوع ہے شرع میں کچھ اصل نہیں اور جو کچھ بدعات ان کے ساتھ کی جاتی ہیں سخت ناجائز ہیں ۔تعزیہ پر جو مٹھائی چڑھائی جاتی ہے اگرچہ حرام نہیں ہو جاتی مگر اس کے کھانے میں جاہلوں کی نظر میں ایک امر ناجائز کی وقعت بڑھانے اور اس کے ترک میں اس سے نفرت دلاتی ہے لھذا نہ کھائی جائے ڈھول بجانا حرام ہے۔ (فتاوی رضویہ جلد دہم،ص 189)

کیا عورت فاتحہ نہیں پڑھ سکتی؟

فاتحہ وایصال ثواب جس طرح مردوں کے لیے جائز ہے اسی طرح بلا شک عورتوں کے لیے بھی جائز ہے،لیکن بعض عورتیں بلاوجہ پریشان ہوتی ہیں اور فاتحہ کے لئے بچوں کو ادھر ادھر دوڑاتی ہیں حالانکہ وہ خود بھی فاتحہ پڑھ سکتی ہیں کم از کم الحمد شریف اور قل ھو اللہ شریف اکثر عورتوں کو یاد ہوتی ہے اس کو پڑھ کر خدائے تعالی سے دعا کریں کہ یا اللہ اس کا ثواب فلاں فلاں اور فلاں جس کو ثواب پہنچانا ہو اس کا نام لے کر کہیں اس کی روح کو عطا فرمادے یہ فاتحہ بالکل درست اور صحیح ہوگئی۔ بعض عورتیں اور لڑکیاں یا کچھ جاھل مردوں اور کٹھ ملاؤں سے زیادہ پڑھی لکھی اور نیک پارسا ہوتی ہیں یہ اگر ان جاہلوں کے بجائے خود ہی قرآن پڑھ کر ایصال ثواب کریں تو بہتر ہے کچھ عورتیں کسی بزرگ کی فاتحہ دلانے کے لیے کھانا وغیرہ کونے میں رکھ کر تھوڑی دیر میں اٹھا لیتی ہیں اور کہتی ہیں کہ انہوں نے اپنی فاتحہ خود ہی پڑھ لی۔ ان سب توہمات اور خواہ مخواہ کی باتوں کے بجائے انہیں قرآن کی جو بھی آیت وسورت یاد ہو اس کو پڑھ کر ایصال ثواب کر دیں تو یہی بہتر ہے اور یہ باقاعدہ فاتحہ ہے۔

(غلط فہمیاں اور انکی اصلاح، ص ۶۱۔۔از قلم:۔حضرت علامہ تطہیر احمد رضوی بریلوی)

درس قرآن پاک

{قسط(۵)}

تفسیر ارشدُ البیان لتفہیم القرآن

(از قلم: خلیفہ حضور ارشد ملّت صاحبِ فتاوٰی یارعلویہ مُفسرِ قرآن منظور ملّت حضرت علامہ مفتی منظور احمد یارعلوی ارشدی زید مجدہ خادم الافتاء والتدریس دارالعلوم اہل سنت برکاتیہ گلشن نگر جوگیشوری ممبئی ۹۸۶۹۳۹۱۳۸۹

تسمیہ کی نحوی تحقیق

(الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) ان دولفظوں کی لغوی اصل اور معنوں کے بارے میں مفسرین اور ائمۂ لُغت ونحو کے اقوال کا خلاصہ حسب ذیل ہے:۔

(۱) ان کا مادہ ''رح م'' ہے۔ پہلے لفظ کا وزن ''فَعْلَانُ'' (غیر منصرف) ہے اور دوسرے کا وزن ''فَعِيْل'' ہے۔ یعنی دونوں اسم مشتق ہیں۔ اس مادہ سے فعل ثلاثی مجرد رَحِمَ يَرْحَمُ رَحمةً (سمع سے) ہمیشہ متعدی اور بغیر صلہ کے آتا ہے یعنی ''رَحِمَہٗ'' کہتے ہیں ''رَحِمَ عَلَيْهِ'' کہنا بالکل غلط ہے۔ البتہ اردو میں اس کا ترجمہ ''..... پر رحم کرنا یا مہربانی کرنا'' کیا جائے گا۔ یہ ''پر'' اردو محاورے کی بنا پر آتا ہے۔ مگر عربی میں مفعول بنفسہٖ یعنی صلہ کے بغیر آتا ہے۔

(۲) اور اعراب القرآن للدعاس میں ہے (الرَّحْمٰنِ) وزنة فعلان وفية معنى المبالغة، ولا يوصف به إلا الله تعالى (الرَّحِيمِ) وزنه فعيل وفيه كذلك معنى المبالغه یہ دونوں مبالغہ کے صیغے ہیں مگر ''فَعلانُ'' میں بمقابلہ ''فَعِيْل'' زیادہ مبالغہ ہوتا ہے۔ اس لئے ''رحمٰن'' کے معنی ''بے حد رحمت والا'' اور ''رحیم'' کے معنی ''بہت رحمت والا'' ہوں گے۔

(۳) ''رحمٰن'' تو صیغۂ مبالغہ ہے مگر ''رحیم'' صفتِ مشبّہ ہے یعنی ''رحمٰن'' کثرتِ رحمت پر اور ''رحیم'' دوام رحمت پر دلالت کرتا ہے۔ اس طرح رحمن کے معنی ''بکثرت رحمت والا'' اور ''رحیم'' کے معنی ہمیشہ رحمت والا ہوں گے۔ اسی چیز کو ملحوظ رکھتے ہوئے ان اسماء کا اردو ترجمہ یوں کیا جاتا ہے۔ الرحمٰن = بڑا مہربان۔ نہایت مہربان۔ بے حد مہربان۔ نہایت رحم کرنے والا الرحیم = مہربان، بڑا رحم والا۔ نہایت رحم والا۔ بار بار رحم کرنے والا

(۴) ''الرحمٰن'' اسم صفت کے طور پر بھی صرف ''اللّٰہ'' کیلئے استعمال ہوتا ہے، جبکہ ''رحیم'' غیر اللہ کیلئے بھی استعمال ہوسکتا ہے اور (قرآن کریم میں) ہوا ہے۔ ''الرحمن'' ہمیشہ معرفہ (معرّف باللّام) آتا ہے۔ (ماسوائے نِدا کے یعنی جب منادٰی ہو) مگر ''الرحیم'' معرفہ نکرہ دونوں طرح آتا ہے۔ اور نہ اس لفظ (الرحمن) کی جمع آتی ہے۔

(۵) قرآن کریم میں متعدد بار ''الرحمن'' بھی ''اللّٰہ'' کی طرح ایک مستقل اسم کے طور پر استعمال ہوا ہے۔ جبکہ ''الرحیم'' ہر جگہ بطور ''صفت'' کے ہی آیا ہے۔

(۶) ''الرحیم'' قرآن کریم میں ہر جگہ ''رحمت'' سے متعلق ہوکر آیا ہے۔ (اور یہ لفظ (رحیم) قرآن کریم میں بصیغہ نکرہ یا معرفہ مجموعی طور پر (۹۰) جگہ آیا ہے) جبکہ ''الرحمن'' عذاب، حکومت، ہیبت اور اقتدار کے ذکر کے ساتھ مربوط ہوکر بھی وارد ہوا ہے۔ یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ لفظ ''رحیم'' کی جمع رحماء مستعمل ہے جبکہ لفظ رحمٰن کی جمع نہیں آتی۔

(۷) بعض اہل علم کے نزدیک ''رحمن'' دراصل غیر عربی (دخیل) لفظ ہے جو اپنی اصل زبان میں ''اللہ ہی کے معنوں میں استعمال ہوتا تھا پھر عربی میں بھی ''اللہ'' کے ہم معنی یا ''اللہ'' ہی کا دوسرا نام سمجھا جانے اور استعمال کیا جانے لگا اور اس مقصد کیلئے یہ ہمیشہ معرف باللام آتا ہے۔ اکثر اہلِ علم نے اس کی اصل عبرانی یا سُریانی بتائی ہے اور یہ کہ اصل میں ''رحمان'' یا ''رھمان'' تھا۔ قرآن کریم میں حضرت ہارون علیہ السلام کے قول (طہٰ:۹۰) سے بھی کم از کم بالواسطہ طور پر اس نظریہ کی تائید کا کچھ پہلو نکلتا ہے۔

(۸) مندرجہ بالا نمبر ۵، ۶، ۷ کی روشنی میں ''رَحمٰن'' کا مادہ ''رح م'' سے مشتق ہونا بھی محل نظر ٹھہرتا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ بہت سے عجمی الفاظ عربی اوزان پر پورے اترتے نظر آتے ہیں تاہم یہ ان کے عربی الاصل ہونے کی پکی دلیل نہیں ہوتی۔ (۹) یہ بھی ممکن ہے کہ لفظ ''رحمن'' اپنے اصل معنوں میں بھی ''رحمت والا'' ہی کے معنی میں مستعمل ہوتا ہو۔ پھر عربی میں بھی ان ہی معنی کے ساتھ آیا ہو۔ عربی کی طرح عبرانی، سریانی، آرامی وغیرہ بھی سامی زبانیں ہیں اور ان سب میں الفاظ کی بنیاد عموماً ایک تین حرفی مادہ ہوتا ہے (جو یہاں ''رحم'' ہے) اور ان زبانوں کے بعض مادوں میں لفظی اور معنوی مماثلت اور مشارکت عام پائی جاتی ہے جس طرح آریائی زبانوں کے بہت سے ہم معنی کلمات کا تلفظ بھی مماثل یعنی ملتا جلتا پایا جاتا ہے مثلاً سنسکرت بھراتر، فارسی برادر وغیرہ میں۔

(۱۰) بہرحال اگر یہ لفظ عجمی بھی تھا۔ تب بھی ظہورِ اسلام کے وقت یہ عربی زبان میں اپنے مذکورہ معنی کے ساتھ مستعمل تھا۔ قرآن کریم (الفرقان:۶۰) اور واقعاتِ سیرت (مثلاً صلح نامہ حدیبیہ کی تحریر کے وقت) میں جہاں کفارِ مکہ کے ''اَلرَّحْمٰن'' سے شناسائی کے انکار کرنے کا ذکر آتا ہے وہ صرف اظہارِ تکبر اور ''ناک چڑھانے'' والی بات تھی ورنہ ''الرحمن'' کا استعمال جاہلی شاعری میں بھی پایا جاتا ہے۔ ہاں یہ ضرور تھا کہ وہ لوگ ذات باری تعالیٰ کیلئے ''اللہ'' کا لفظ زیادہ استعمال کرتے تھے۔ مزید تفصیل کیلئے تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۳۷، تفسیر کشاف ج ۱ ص ۴۲ (مع حاشیہ) قاموسِ قرآن ج ۲ ص ۶۷، وغیرہ کو دیکھا جاسکتا ہے۔ لفظ ''الرحمن'' قرآنِ کریم میں (۵۷) جگہ آیا ہے جس میں سے کم از کم (۴۵) مقامات ایسے ہیں جہاں وہ ''اللہ'' کی جگہ بطور اسم استعمال ہوا ہے۔ سورہ مریم، طٰہٰ، الانبیاء، یٰسین، الزخرف اور الملک میں اس قسم کے استعمال کی زیادہ مثالیں ملتی ہیں۔ مثلاً البقرۃ :۱۱۶، مریم:۷۸ و ۸۸ اور البقرہ:۸۰ اور الاسراء:۱۱۰ تو ان معنوں کیلئے بالکل واضح ہے۔ مثلاً مریم:۴۵، الفرقان:۲۶ اور النباء :۳۴ میں ابن کثیر (طبع دار المعارف) ج ۱ ص ۳۷، ۔۔۔ جاری۔۔۔۔۔۔۔

درس حدیث

نیت کا پھل

از افادات عالیہ:- شیخ الحدیث حضرت علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی علیہ الرحمہ

پیشکش:- محمد نظام الدین مصباحی نوری ارشدی اویسی؛ مدرسہ بدر العلوم برہی دربھنگہ بہار

عن عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - قَالَ؛ قَالَ رَسُولَ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - إِنَّمَا الأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ (بخاری و مسلم)

●●●●●

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمام اعمال کا ثواب نیتوں سے ہے اور ہر آدمی کے لیے وہی ہے جو اس نے نیت کی جس شخص کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہو تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لئے ہے اور جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے کے لئے یا کسی عورت سے نکاح کے واسطے ہو تو اس کی ہجرت اسی کے لیے ہوگی جس کی طرف اس نے ہجرت کی ہے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ:- اس حدیث کو حضور صلی اللہ علیہ آلہ وسلم سے روایت کرنے والے حضرت امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ ہیں آپ کی کنیت ابو حفص اور لقب فاروق ہے آپ قدیم الاسلام ہیں۔ آپ چالیس مردوں اور گیارہ عورتوں یا انتالیس مردوں اور تیرہ عورتوں یا پینتالیس مردوں اور گیارہ عورتوں کے مسلمان ہونے کے بعد اسلام لائے۔۔

حضرت جبریل علیہ السلام نے بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر یہ خوشخبری سنائی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آسمان والے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے اسلام لانے پر خوشی منا رہے ہیں ہیں۔۔۔

خلیفہ اول امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے آپ کو اپنا ولی عہد منتخب فرمایا چنانچہ آپ کی وفات کے بعد 22 جمادی الاخر 13 ہجری کو آپ امیر المومنین منتخب ہوئے اور دس برس چند ماہ مسند خلافت پر رونق افروز رہے اور فارس و روم کی سلطنتوں سے جہاد فرما کر ان ممالک کو خلافت اسلامیہ کے زیر نگین فرمایا۔ پھر اسلام اور مسلمانوں کی سربلندی اور ترقی کے بے شمار سامان مہیا فرما کر آٹھ ذی الحجہ 23ھ بروز پنج شنبہ بمقام مدینہ منورہ تریسٹھ برس کی عمر میں شہادت سے سرفراز ہوئے ہوئے اور روضہ منورہ میں مدفون ہوئے۔۔ 539 حدیثیں آپ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہیں۔

اس حدیث پاک کی خصوصیات:- اس حدیث کی چند خصوصیات قابل ذکر ہیں

۱ یہ بخاری شریف کی سب سے پہلی حدیث پاک ہے اور امام بخاری رحمہ اللہ تعالی علیہ نے اس حدیث کو متعدد سندوں اور مختلف لفظوں کے ساتھ اپنی اس کتاب میں دوسرے 6 مقامات پر بھی ذکر فرمایا ہے اور وہ چھ مقامات یہ ہیں کتاب الایمان۔۔

کتاب العتق..باب الھجرہ ..کتاب النکاح.. کتاب الایمان ،کتاب الحیل۔

۲۔ امام مسلم امام ترمذی امام نسائی امام ابن ماجہ امام احمد امام دارقطنی امام ابن حبان امام بیہقی جیسے مسلم الثبوت اور بلند پایہ محدثین نے بھی اپنی اپنی کتابوں میں اس حدیث کو پوری شان وشوکت کے ساتھ نقل فرمایا ہے۔

۳۔ محدثین نے اس حدیث کو ان بنیادی حدیثوں میں سے شمار کیا ہے جن پر دین اسلام کا دارومدار ہے چنانچہ اس حدیث کے بارے میں ابوداؤد محدث کا قول ہے کہ لاکھوں احادیث کے خزانوں میں سے دین پر عمل کرنے کے لئے صرف چار حدیثیں کافی ہیں اور ان چار میں سے ایک انما الاعمال بالنیات ہے۔حضرت امام شافعی اور حضرت امام احمد رحمۃ اللہ تعالی علیہما نے فرمایا کہ اس حدیث میں علم دین کا ایک تہائی حصہ ہے کیونکہ دین کے اعمال تین ہی قسم کے ہیں..قلب کے اعمال۔زبان کے اعمال۔باقی اعضاء کے اعمال اور اس حدیث میں اعمال قلب یعنی نیت کا ذکر ہے (قسطلانی ج ۱ ص ۱۶۴)

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے اپنے فرزند،،حماد،،کو نصیحت فرماتے ہوئے یہ تحریر فرمایا کہ اے نور نظر! میں نے پانچ لاکھ حدیثوں میں چن کر ایسی پانچ حدیثوں کو منتخب کیا ہے کہ اگر تم نے انکو یاد کر کے ان پر پورے اعتماد کے ساتھ عمل کیا تو تم دونوں کی جہان کی سعادتوں سے سرفراز ہوجاوگے اور وہ پانچ حدیثیں یہ ہیں

اول:- حدیث **اِنما الاعمال بالنیات** یعنی تمام اعمال کے ثواب کا دارومدار نیتوں پر ہے۔۔

دوم:-آدمی کے اسلام کی خوبیوں میں سے یہ ہے کہ وہ تمام لایعنی اور بے کار چیزوں کو چھوڑ دے۔۔

سوم:-تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن کامل نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ اپنے بھائی (مومن) کے لئے اسی چیز کو پسند نہ کرے جسکو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

چہارم:- حلال ظاہر ہے اور حرام ظاہر ہے اور ان دونوں کے درمیان کچھ مشتبہ چیزیں بھی ہیں ہیں جن کو بہت سے لوگ نہیں جانتے تو جو شخص ان مشتبہ چیزوں سے بھی پرہیز کرتا رہا اس نے اپنے دین اور اپنے آبرو کو بچالیا اور جو شخص ان مشتبہ چیزوں میں پڑ گیا وہ کبھی نہ کبھی حرام میں بھی واقع ہوجائے گا جیسے وہ چرواہا جو حمیٰ (محفوظ شاہی چراگاہ) کے اردگرد جانور کو چراتا ہے تو ہوسکتا ہے کہ اس کا جانور کبھی نہ کبھی حمیٰ میں بھی داخل ہوجائے۔خبردار! ہر بادشاہ کے لئے حمیٰ ہوتی ہے اور بے شک اللہ تعالی کی حمیٰ اس کی حرام کی ہوئی چیزیں ہیں سن لو اور یقین رکھو کہ بدن میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے کہ جب وہ درست ہوجائے گا تو پورا بدن درست ہوجائے گا اور جب وہ فاسد ہوجائے گا تو پورا بدن فاسد ہوجائے گا آگاہ ہوجاؤ کہ وہ "دل" ہے۔۔

پنجم:-کامل مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے تمام مسلمان سلامت رہیں (بشیر القاری ص 65)۔۔

جاری۔۔۔۔

درس فقہ

حضرت امیر معاویہ کو کافر کہنے والے پر حکم شرعی کیا ہے؟

حضرت علامہ محمد عارف رضا نعیمی ارشدی مرادآبادی عفی عنہ- بانی وسرپرست ہمدرد مسلم نعیمی کمیٹی- مقام موبتیا ڈھکیا نگر پنچایت- مقیم حال کرناٹکا

(1) (سوال) گروپ ھذا کے جملہ علمائے کرام ومفتیان عظام کی بارگاہ میں ایک سوال عرض ہے کہ ایک شخص کہتا ہے کہ امیر معاویہ کافر ہیں اس وجہ سے کہ انھوں نے صحابہ کرام کو قتل کیا اور خلافت وبیعت حضرت علی کے بعد امام حسن کو ملنا چاہیے- جس طریقے سے حضرت ابوبکر صدیق رضی للہ تعالی عنہ کو خلافت ملی ان کے بعد حضرت عمر فاروق اعظم کو ان کے بعد حضرت عثمان غنی کو ان کے بعد حضرت علی کو اس طرح ترتیب وار سے آنی چاہیے- امیر معاویہ نے امام حسن سے لڑکر کیوں خلافت چھین لی؟ ایسے شخص کے ساتھ کھانا پینا بات چیت کرنا اور اس کے جنازے میں شریک ہونا کیسا ہے؟ اور اس کو سنی کہہ سکتے ہیں یا نہیں؟ مدلل جواب تحریر فرمائیں مہربانی ہوگی-

سائل محمد جنید رضوی قریشی شہر اندور ایم پی

الجواب بعون الملک الوھاب: جس شخص نے حضرت امیر معاویہ رضی للہ تعالیٰ عنہ کو کافر کہا وہ گمراہ بددین ہے، خارجی اور ناصبی ہے بلکہ اگر اس نے واقعی حضرت امیر معاویہ کو مسلمان نہیں جانا کافر اعتقاد کرکے کافر کہا تو وہ کافر ومرتد ہے اسلام سے خارج ہے- حدیث شریف میں ہے: فقد باء بھا احدھما (مسلم شریف جلد اول صفحہ نمبر 75 کتاب الایمان)-

اہل سنت کا اس پر اجماع ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی للہ تعالیٰ عنہ سچے مسلمان اور بہادر صحابی رسول ہیں؛ اور یہ خود حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی للہ تعالیٰ عنہ کے عمل سے ثابت ہے- کیونکہ انہوں نے حضرت امیر معاویہ کو خلافت سپرد فرمائی اور کسی کافر گمراہ بددین کو خلافت سپرد کرنا جائز نہیں؛ اور حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی للہ تعالیٰ عنہ سے یہ مستبعد کہ وہ کسی کافر گمراہ کو خلافت سپرد فرمائیں- خصوصاً ایسی صورت میں جب کہ 40 ہزار جاں نثاران کے اشارۂ ابرو پر کٹ مرنے کو تیار ہوں- اس دریدہ دہن نے حضرت امیر معاویہ رضی للہ تعالیٰ عنہ پر جھوٹا الزام لگایا ہے کہ انھوں نے خلافت چھینا- صحیح یہ ہے کہ خود حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی للہ تعالیٰ عنہ نے صلح کی پیشکش کی جس پر حضرت امیر معاویہ رضی للہ تعالیٰ عنہ نے سادہ کاغذ پیش کردیا کہ آپ جو چاہیں شرائط لکھ دیں- الغرض حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی للہ تعالیٰ عنہ کے عمل ہی سے ثابت ہوگیا کہ حضرت امیر معاویہ رضی للہ تعالیٰ عنہ کافر نہیں ہیں- بلکہ سچے مسلمان بہادر صحابی اور خلافت کے اہل تھے- مسلمانان اہل سنت پر واجب ہے کہ اس گمراہ بددین سے میل جول؛ سلام کلام بند کردیں- (ماخوذ فتاویٰ شارح بخاری جلد دوم صفحہ 88 تا 89 ناشر دائرۃ البرکات گھوسی مئو)-

ایسوں ہی کے بارے میں حدیث شریف میں فرمایا گیا: فلا تجالسوھم ولا تشاربوھم ولا تواکلوھم ولا تصلوا علیھم ولا تصلوا معھم وفی روایۃ ولا تناکحوھم (ترجمہ) نہ ان کے ساتھ اٹھو بیٹھو؛ نہ ان کے ساتھ کھاؤ پیو؛ نہ ان کی نماز جنازہ پڑھو؛ نہ ان کے ساتھ نماز پڑھو؛ نہ ان کے ساتھ شادی بیاہ کرو؛- (حوالہ المستدرک للحاکم جلد سوم صفحہ نمبر 632 بحوالہ فتاویٰ شارح بخاری

جلد دوم صفحہ 89 ناشر دائرہ البرکات گھوسی مئو)۔

دس بیویوں؛ سولہ سیدوں کی کہانی؛ شہادت نامہ اور دوسری کتابیں پڑھنے کی منت ماننا کیسا؟

(2)(سوال) کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ دس بیویوں، سولہ سیدوں کی کہانی شہادت نامہ اور دوسری کتابیں پڑھنے کی منت ماننا کیسا ہے اور ان سب کا پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو کوئی ایسی ترکیب یا وظیفہ بتائیں جس کی برکت سے تنگدستی وغیرہ ساری تکلیفوں سے نجات مل سکے؟۔

المستفتی فیضان رضوی چکمگلور کرناٹکا

الجواب: صورت مسؤلہ میں سب سے پہلے یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ شہادت نامہ دس بیویوں کی کہانی اور سولہ سیدوں کی کہانی اگر صحیح روایتوں پر مشتمل ہوں تو ان کا پڑھنا پڑھوانا اچھا ہے یوں ہی دیگر سبق آموز کہانیاں بھی اور اگر ان میں غلط اور جھوٹی روایتیں بیان کی گئی ہوں تو ان کا پڑھنا پڑھوانا جائز نہیں۔ البتہ ان کتابوں کے پڑھنے کی منت ماننا ضرور جہالت ہے۔ (حوالہ فتاویٰ مصطفویہ صفحہ 526 پر ہے۔ ایسا ہی فتاویٰ رضویہ جلد نہم نصف اول صفحہ 88 پر ہے۔ بحوالہ فتاویٰ فقیہ ملت جلد دوم صفحہ 96 کتاب الایمان والنذور)۔ اور فقیہ اعظم ہند حضور صدر الشریعہ بدر الطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں: "منت مانا کرو تو نیک کام مثلاً نماز؛ روزہ؛ خیرات درود شریف کلمہ شریف قرآن شریف پڑھنے؛ فقیروں کو کھانا دینے؛ کپڑا پہنانے وغیرہ کی منت مانو؛ (حوالہ بہار شریعت حصہ نہم صفحہ 35)۔

انتباہ:۔ جو آدمی اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اس پر بھروسہ رکھتا ہے نمازوں کی پابندی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے وہاں سے رزق دیتا ہے جہاں اس کا گمان بھی نہ پہنچے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لایحتسب ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ، یعنی جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لئے نجات کی راہ نکال دے گا اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں اس کا گمان نہ ہو اور جو اللہ پر بھروسہ کرے تو وہ اسے کافی ہے۔ (سورہ طلاق آیت 302)۔ حضور اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت امام اہل سنت محدث بریلوی رضی اللہ عنہ ربہ القوی اپنی مشہور کتاب میں تحریر فرماتے ہیں کہ بعد نماز عشاء ننگے سر ایسی جگہ کہ سر و آسمان میں چھت یا درخت مانع نہ ہو روزانہ؛ یا مسبب الاسباب؛ پانچ سو مرتبہ اور اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں بہت زیادہ نفع ہوگا، (حوالہ فتاویٰ رضویہ جلد نہم صفحہ 9)۔

واللہ تعالیٰ ورسولہ اعلم کتبہ فقیر قادری محمد عارف رضا نعیمی ارشدی مرادآبادی غفرلہ للہ القوی۔ بانی وسرپرست ہمدرد مسلم نعیمی کمیٹی۔ مقام موبتیا ڈھکیا نگر پنچایت۔ مقیم حال کرناٹکا

الجواب صواب والمجیب مصیب ومصاب:۔ غلام غوث اجملی پورنوی غفرلہ خادم التدریس: دار العلوم اہلسنت غریب نواز چاپاکھور بارسوئی کٹیہار بہار مقیم حال: بائسی پورنیہ بہار

درس تصوف

ولی کی پہچان

از رشحات قلم:- شہزادہ حضور مُحبّ النّبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نور ملّت ارشدُ السّالکین ساقی میخانہ تصوّف مُدرس عشق ومحبّت ارشد ملّت حضرت مولانا پیر ابُوالبرکات محمّد ارشد سُبحانی مدظلہ الاقدس بانی وسرپرستِ اعلی ماہنامہ ارشدیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعض لوگوں کے خیال میں خرق عادات یعنی کرامات وغیرہ سے ولی کی پہچان کی جاسکتی ہے حالانکہ خوارق ولایت کی لوازمات سے نہیں- بعض لوگ اولیآءاللہ ہیں مگران سے کوئی خرق عادات ظاہر نہیں ہُوا- اسی طرح صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی لیھم اجمعین کی اکثریّت سے خرق عادت مروی نہیں حالانکہ ہرایک صحابی دیگر تمام اولیآءاللہ سے افضل واعلی ہے- معلوم ہُوا کہ اولیآءاللہ کی ایک دوسرے پر فضیلت خرق خوارق کیوجہ سے نہیں بلکہ کثرت ثواب کی بناپر ہے جو کہ عبادت اورقُرب الٰہی ومعرفت الٰہی عزوجل سے عبارت ہے اورخوارق محض حظوظ سے ہیں- یہی وجہ ہے کہ اکابرمُحدثین کرام علیھم الرحمہ نے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیھم اجمعین کے مناقب میں خوارق کا ذکرنہیں فرمایا بلکہ خوارق کا ایک الگ باب بنادیا ہے- امام ربّانی محبوب سُبحانی مُجدد الف ثانی حضرت سیّدنا شیخ احمد فاروقی سرہندی نقشبندی نوراللہ تعالی مرقدہ نے فرمایا کہ خوارق تو جوگیوں کے بھی ہوتے ہیں- صاحب عوارف علیہ الرحمہ کے نزدیک اللہ تعالی بعض لوگوں میں خوارق کی صلاحیّت پیدا کردیتا ہے اوربعض میں نہیں کرتا, حالانکہ دوسری قسم پہلی سے افضل ہوتی ہے- خوارق مرتبہ میں ذکرقلب سے کم تر ہیں- آج چونکہ دنیاداری کا غلبہ ہے اورتعلق باللہ کا شوق ختم ہوتا چلا جارہا ہے اس لئے لوگ کشف احوالِ غائب کیطرف مائل ہیں اوراسے بہت اہمیّت دیتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ یہ اولیآءاللہ ہوتے تو احوالِ غیب سے آگاہ ہوتے- بالکل اسی طرح عہدرسالت مآب (صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وبارک وسلم) میں منافقین حضورنبیٔ اکرم رسول محتشم شفیع اُمم نورمُجسم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وبارک وسلم کے بارے میں کہتے تھے چنانچہ وہ بدبخت وبدباطن محروم رہ گئے۔۔۔(جاری)

تنہائی کی عبادت

حضرت سیدنا جنید بغدادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی کو بعدوصال کسی نے خواب میں دیکھا تو پوچھا کہ اے ابوالقاسم! کچھ ارشادفرمایئے بعدوصال آپ پرکیابیتی؟ توآپنے فرمایا،،علمی ابحاث اورعلمی نکات کی باریکیاں کام نہ آئیں مگررات (کی تنہائی) میں ادا کی جانے والی چندرکعتوں نے خوب فائدہ پہونچایا،،۔۔۔ از۔سیدنا امام غزالی علیہ الرحمہ اللہ الباری

درس عملیات

لوازمات نقوش

از قلم:- عطائے بزرگاں خطیب دوراں خلیفہ تاج الشریعہ وخلیفہ بغداد مقدسہ وخلیفہ ارشد ملت استاذ العاملین حضرت علامہ مفتی محمد شاکر القادری فیضی بانی دار العلوم فیضان تاج الشریعہ اودے پور راجستھان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین جل جلالہ وبکرم حضور سید نا رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ واز واجہ واصحابہ اجمعین

ماہنامہ ارشدیہ کے ذی الحجہ کے چوتھے شمارہ میں،، علم حفر اور چند اصطلاحیں،، کے موضوع سے درس عملیات میں شمولیت کا شرف حاصل ہوا تھا۔ چونکہ ان شاء المولی تعالی یہ عنوان بھی دیگر عناوین کی طرح جاری رہنا ہے اس وجہ سے جہان عملیات سے لوازمات نقوش کے عنوان سے درس عملیات کے کالم میں حاضر ہوں جو ایک عامل کیلئے بہت ہی مفید وکارآمد ہیں۔

لوازمات نقوش:- تعویذات ونقوش کے لوازمات میں قلم، سیاہی، کاغذات، بخورات، اور ساتھ ہی نقوش کی زکوۃ ہے۔

قلم:- کسی بھی پاک لکڑی کا قلم سب سے عمدہ ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ ہولڈر پین، فاونٹین پین، بال پین، وغیرہ استعمال کر سکتے ہیں۔ مگر آلہ کتابت جو بھی ہو وہ حلال کمائی سے خریدا گیا ہو۔ اگر متعلقہ چیزیں مال حرام سے ہونگی تو ان میں تاثیر نہیں ہوگی۔ مثبت اعمال کیلئے انار، چنبیلی، یا گلاب کی لکڑی وغیرہ کے قلم استعمال کرنی چاہئے۔ اور منفی اعمال کیلئے کیکر، نیم؛ بیری، وغیرہ کی لکڑی کے قلم استعمال کئے جائیں۔

اعمال خیر کیلئے قلم بنانے کا طریقہ:- یہ ہیکہ قلم کا رخ اپنی طرف کر کے 7 مرتبہ سورہ فاتحہ، اول وآخر 7 مرتبہ درود شریف پڑھ کر قلم تراشیں۔

اعمال شر کیلئے قلم کا رخ دوسری طرف کر کے بلا درود شریف یا منتقم یا مذل یا قھار 13 مرتبہ پڑھ کر قلم بنانا شروع کریں۔ فاونٹین پین وغیرہ پر پہلا نقش لکھنے سے پہلے اعمال خیر اور اعمال شر کیلئے مذکورہ عمل پڑھ کر دم کر دینا ہی کافی ہے۔ اس کے بعد بال پینسل، فاونٹین پین وغیرہ کو اعمال کیلئے استعمال کریں۔

قلم بنانے کے اوقات:- اگر نقش زبان بندی یا خواب بندی یا کسی اور طرح کی بندش کا ہو تو قلم، ساعت عطارد، میں بنائیں۔۔ اگر نقش جھگڑے وفساد کیلئے ہو تو؛ ساعت مریخ، میں قلم بنائیں۔۔ اگر دو فریقوں کے درمیان بغض کا نقش بنانا ہو تو قلم، ساعت زحل، میں بنائیں۔۔ اگر نقش اتفاق ومحبت کیلئے بنانے ہوں تو قلم ساعت قمر میں بنائیں۔۔ اگر نقش ترقی روزگار یا حصول ملازمت کا ہو تو قلم ساعت زہرہ میں بنائیں۔۔ اگر نقش حصول علم یا حصول ہنر وملازمت وغیرہ کا ہو تو قلم ساعت مشتری میں بنائیں۔۔ اگر بنے بنائے پین وغیرہ سے کام لینا ہو تو پہلی بار مذکورہ ساعتوں میں ان کا استعمال کریں۔ سیاہی تعویذات ونقوش کو مختلف رنگوں سے بھرنا ماہرین عملیات سے ثابت ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ تمام اعمال خیر مثلا رزق، محبت، ترقی اقتدار

وغیرہ کیلئے زعفران گلاب اور مشک وغیرہ سے لکھے جائیں۔ اور ان کی تاثیر بڑھانے کے لئے پانی کی جگہ اس میں گلاب جل ، کیوڑے یا کسی بھی خوشبو کا حلول بہتر ہے۔

ہری روشنائی سے اعمال خیر کیلئے نقوش لکھنا ثابت ہے۔ اعمال شر مثلاً نفرت، فساد، بندش وغیرہ کے لئے نیلی یا کالی روشنائی سے نقوش لکھے جائیں۔ اور ان میں مزید خرابی پیدا کرنے کیلئے بدبودار چیز کا حلول بہتر ہے۔ نمک کا پانی، سرکہ یا کریلے وغیرہ کا پانی بھی شامل کیا جا سکتا ہے۔ اچھے کاموں کیلئے نقش لکھتے وقت عامل کو صاف ستھرے خوشبودار لباس میں ہونا چاہئے۔ اور منہ میں اگر کوئی مٹھائی وغیرہ لے کر نقش لکھے گا تو افضل ہوگا۔ اور تاثیر جلد برآمد ہوگی۔ برے کاموں کیلئے میلے کچیلے لباس میں عامل کو رہنا چاہئے اور کوئی کڑوی چیز منہ میں لے کر کرے تو بہتر ہوگا۔ جلد سامنے آئے گی۔ کاغذ اچھے کاموں کیلئے سفید یا ہرے کاغذ کا استعمال کرنا چاہیئے۔ اور برے کاموں کیلئے زرد، کالے؛ اور سرخ کاغذ کا استعمال کرنا چاہیئے۔

کپڑا عام امراض، سحر و آسیبی اثرات نفرت وعدات وغیرہ کیلئے جو نقوش تیار کئے جاتے ہیں ان کو کالے کپڑے میں پیک کرنا چاہیئے۔۔ جو نقوش کاروبار یا ترقی روزگار؛ حصول اقتدار اور محبت و تسخیر کیلئے تیار کئے جاتے ہیں ان کو ہرے یا نیلے یا فیروزی کپڑے میں پیک کرنا چاہیئے۔- جو نقوش جنسی امراض، بندش یا پھر استقرار حمل یا حفاظت حمل کیلئے ہوتے ہیں۔ ان کو سرخ کپڑے میں پیک کرنا چاہیئے۔ نقوش و تعویذات پر لپٹا ہوا کپڑا بھی باذن اللہ تعالی اثر انداز ہوتا ہے۔ اس لئے عامل کو ان چیزوں کا خیال رکھنا چاہئے تاکہ تاثیر جلد از جلد سامنے آئے

بخورات :- ہر ستارے کی بخورات الگ الگ ہوتی ہیں۔ عامل جس ستارے کی ساعت میں عمل کرے اسے اسی ستارے کی بخورات جلانی چاہیئے۔ بخورات جلانے کا طریقہ یہ ہے کہ عامل عمل کے وقت انگیٹھی میں کوئلے جلا کر اپنے سامنے رکھ لے اور بخورات کا سفوف بنا لے اور اس کے بعد عمل کے دوران اس سفوف کو جلتے ہوئے کوئلوں میں ڈالتا رہے۔ بخورات کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ عمل کے موکلین اور روحانیت، عامل کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ اور اس کو اپنا تعاون پیش کرتے ہیں۔

عامل کو چاہئے کہ وہ ساتوں ستاروں کی بخورات ہر وقت عمل کے دوران اپنے پاس تیار رکھے اور بوقت ضرورت ان کا استعمال بھی کرے۔ اگر کسی ستارے کی کچھ بخورات مل جائیں اور کچھ مہیا نہ ہو سکیں تو کوئی پریشانی کی بات نہیں ہے جتنی مل جائیں اتنی ہی پر قناعت کریں کوشش کریں کہ مذکورہ تفصیل ذیل میں ہر ستارے کی پہلی والی بخورات عامل ضرور حاصل کر لے۔ اس کے بعد مزید جتنی مہیا ہوں اسے غنیمت جانیں۔

بخورات کی تفصیل **زحل**۔ میعہ سائلہ؛ رال، سیاہ دانہ، سیاہ مرچ؛ قرنفل۔

مریخ۔ سندروس، رائی، دارچینی، سرخ مرچ، افیون، رال **شمش**۔ عود، صندل سرخ، زعفران، گلناز، ہلدی، مشک۔

عطارد۔ مصطگی، لوبان، گوکل، چنبیلی کی جڑ، صندل سرخ، چھلکا بادام۔

مشتری۔ حب الغار، صندل سرخ، ناگر موتھا، عود، عنبر، سمندر جھاگ۔ قمر۔ لوبان، کافور، صندل سفید و سرخ، عود۔

(جاری)

درس طب

ضعف باہ، نامردی (Impotency)

از قلم:- حضرت علامہ حافظ وقاری حکیم محمد انور علی نوری ارشدی خادم التدرس ونمائندہ مدرسین وشعبہ طب وحکمت مدرسہ بدرالعلوم، برہی، دربھنگہ، بہار، انڈیا، پن نمبر 846005 / رابطہ نمبر 7631278447 / 8210699245

ضعف باہ، نامردی (Impotency) اگر مرد کی قوت مردانگی میں کمزوری واقع ہو تو اس کو ضعف باہ کہتے ہیں۔ اگر وظیفہ زوجیت ادا کرنے کے بالکل قابل نہ ہو تو اس کو نامردی کہتے ہیں۔

اسباب:- ضعف معدہ، ضعف قلب، ضعف جگر، ضعف دماغ واعصاب، ضعف گردہ، جسم میں زیادہ گرمی یا سردی کا ہونا، خشکی کی زیادتی، بلغمی مزاج، منی کی پیدائش میں کمی، وہم وخوف، سن کرنے والے نشیلی ددواءوں، مثلا کافور، افیون، پوست خشخاش وغیرہ کا استعمال۔ ترک جماع، کثرت جماع، جلق، مشت زنی، اغلام، افعال جنسی سے پرہیز، دوسرے کاموں میں حد درجہ مشغول رہنا وغیرہ۔ علامات:- ظاہر ہے کہ ضعف باہ میں کمی ہوگی، ضعف معدہ میں، معدہ کی تکالیف کا ہونا، مثلا بدہضمی، بھوک کی کمی، ریاحوں کی کثرت وغیرہ۔ اگر قلب کمزور ہے تو نبض ضعیف، صحبت کے وقت بہت زیادہ نقاہت، دل کا دھڑکنا، ہاتھ کا نپنا وغیرہ۔ اگر جگر کی کمزوری ہے تو خون کی کمی، چہرہ پر پیلا پن، بھوک کی کمی، ہاضمے کی خرابی سوجن وغیرہ۔

ضعف دماغ واعصاب کے نتیجہ میں، حافظہ کی کمزوری، محنت ومشقت کرنا مشکل، حواس پراگندہ ہوتے ہیں۔ خشکی کے نتیجہ میں جو ضعف باہ ہوتا ہے اس کی علامت نیند کی کمی، قبض، وغیرہ کا رہنا ہے۔ دیگر اسباب کی وجہ سے ہے تو ان کا موجود ہونا۔ تجرد کی زندگی، حادثات وصدمات کی ہسٹری پائی جانا۔ علاج:- ضعف باہ کا جو سبب ہے، اس کو دور کرنے کی طرف توجہ دی جائے۔ معدہ، جگر، قلب ودماغ میں کمزوری ہے تو اس کو دور کرنے کی تدابیر راختیار کی جائے۔ (اناڑی طبیب بغیر سوچے سمجھے عطائی علاج کرتے ہیں) جس سے فائدہ کے بجائے اور نقصان پہنچتا ہے۔ ضعف باہ کے مریضوں کو علاج کے ساتھ ساتھ مندرجہ ذیل باتوں کی طرف خصوصی طور پر سے دھیان دینا چاہیے۔

(۱) سستی اور کاہلی کی زندگی بسر نہ کریں۔

(۲) فکر اور پریشانی، گھریلو جھگڑوں اور الجھنوں سے بچیں۔

(۳) روزانہ ہلکی ورزش یا چہل قدمی، نہانا، صاف ستھرا رہنا اور عبادت کی پابندی کرنا چاہیے۔

(۴) نفس وخواہش پر قابو رکھنا چاہیئے۔ قدرت بہت بڑی مددگار اور طبیب ہے۔

(۵) چند مہینے صبر کے ساتھ مباشرت سے پرہیز کریں۔ اگر جلق، اغلام یا کثرت مباشرت کے سبب ہے۔

(۶) بدعادات، برے خیالات اور بری صحبت سے بچیں۔

(۷) دینی اصلاحی اور اخلاق کو سدھارنے والی کتابوں کا مطالعہ کریں۔

(۸) عیاشی اور لذت حاصل کرنے والی دوائیں وتدابیر ہرگز استعمال نہ کریں۔

(۹) جب تک خواہش طبعی نہ ہو ہرگز جماع نہ کریں۔اب یہاں کچھ نسخے تحریر کررہے ہیں۔انشاءاللہ ان سے ضعف باہ، نامردی کے مریضوں کو حیرت انگیز فائدہ ہوگا۔

طبی علاج:-اطباء کرام نے اس مرض پر خاصی توجہ دی ہے اور اس علاج میں کافی اچھے نسخے ہیں۔جس سے مریض کو صحت یابی کی امید دلائی جاسکتی ہے۔ہم یہاں صرف مرکّبات کے نسخے درج کریں گے۔کیونکہ مفردات نسخوں کا تیار کرنا اور اچھے اجزاء کا مہیا کرنا بڑا مشکل ہے۔

(۱) اگر دل ودماغ کمزور ہے منی کی پیدائش کم ہے تو یہ نسخہ دیں صبح شام جوہر خصیہ ایک گرام، لبوب کبیر 5 گرام میں ملا کر کھلائیں اوپر سے دودھ پئیں۔حب جالینوس دوعدد دودھ سے سوتے وقت کھائیں۔ایک ماہ۔

(۲) اگر زکام کھانسی ہے، ساتھ ہی منی میں پتلا پن ہے تو حب جدوار ایک گولی معجون صمغ میں ملا کر صبح وشام کھائیں پندرہ دن کے لیے بعد نسخہ (۱) ایک پندرہ دن کھائیں

(۳) جگر کی کمزوری ہے تو کشتہ شنگرف دوٹکیہ جوارش جالینوس پانچ گرام میں ملا کر صبح وشام کھائیں، کھانا کھانے کے بعد شربت فولاد پئیں۔

(۴) عام جسمانی کمزوری نیز کثرت جماع یا دماغی محنت کی کثرت اور کمزوری کے سبب اگر ضعف باہ ہو تو معجون شباب آور تین گرام دودھ کے ہمراہ کھائیں یا ماءاللحم 25 گرام کے ہمراہ صبح وشام کھائیں حیرت انگیز فائدہ دکھاتا ہے۔

(۵) اگر جریان واحتلام اور منی کا پتلا پن رکاوٹ میں کمی ہے تو کشتہ قلعی دوٹکیہ معجون آردخرما دوتولہ ہمراہ دودھ صبح وشام ایک ماہ تک کھاءیں اس کے بعد نسخہ نمبر 4 پندرہ دن کھائیں۔

ایک اچھے طبیب کا فرض ہے کہ وہ ضعف باہ کے مریضوں کا علاج کرتے وقت اس کی عام حالت جسمانی ودماغی کو دھیان میں رکھے۔فعل ہضم کو بھی درست رکھے۔اگر معدہ وجگر خراب ہیں تو قیمتی سے قیمتی دوائیں بھی فائدہ نہیں کرسکتیں۔

مریض کو تسلی اور اطمینان دلائیں، دنیا میں کوئی بھی چیز ناممکن نہیں، کھوئی ہوئی طاقت دوبارہ حاصل ہوسکتی ہے۔اگر پختہ عزم ہوں صبر وبرداشت سے کام لے پرہیزگاری کی زندگی گزارے اپنے گناہوں سے توبہ کرے اللہ سے دعا کرے تو انشاءاللہ عزوجل اللہ تعالی کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے بالکل بے کار مریض بھی ٹھیک ہوسکتے ہیں۔

اللہ عزوجل اپنے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے امت مسلمہ کو تمام مہلک امراض سے محفوظ رکھے۔۔۔

آمین یارب العالمین۔۔۔۔

درس یاد بزرگاں

بزگان دین کے وصال واعراس کی تاریخیں ماہ محرم الحرام

من جانب۔۔تلمیذ محدث کبیر خلیفہ حضور شیخ الاسلام والمسلمین وخلیفہ ارشد ملت عبدالرشید امجدی ارشدی دیناجپوری خادم تنظیم پیغام سیرت مغربی بنگال 7030786828

1 :- سیدنا ابوالحسن علی قدس سرہ العزیز 2:- سیدنا معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ

3:- حضرت شجاء الدین حسین رحمۃ اللہ علیہ دکن 4:- حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

5:-حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ وسیدنا محمود مکی رحمۃ اللہ علیہ حیدرآباد دکن

8:- شیر بیشہ اہل سنت حضرت مولانا حشمت علی خان رحمۃ اللہ علیہ

9:- پیر سید مظفر شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ وسید عبدالستار ہادی رحمۃ اللہ علیہ

10:- شہید اعظم نواسہ رسول حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ وسیدنا شاہ برکت اللہ رحمہ اللہ علیہ

11:- حضرت سید علاء الدین عرف امام بادشاہ رحمۃ اللہ علیہ

13:- حضرت شیخ الابدال سید شاہ عبدالعلیم جلال آبادی علیہ الرحمہ

14:- حضور مفتی اعظم ہند علامہ مصطفی رضا خان محدث بریلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وسیدنا شاہ حمزہ رحمۃ اللہ علیہ

15:- حضرت پیر منجھلے بغدادی صاحب قبلہ مہاجر مدینۃ الرسول

18:- سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

19:- سیدنا احمد جیلانی رحمہ اللہ علیہ 20:- سیدنا فیاض الدین جیلانی شہزادہ عظیم ملت رحمہ اللہ علیہ

21:- حضرت ابوالفیاض علیہ الرحمہ پٹنہ وحضرت سرکار سید نورالدین نوری شہید کلیم نوری

22:- حضور شعیب الاولیاء سیدی سرکار الشاہ محمد یار علی قادری چشتی سہروردی لقدر ضی المولی عنہ براؤں شریف سدھارتھنگر

26:- حضرت بابا تاج الدین ناگپوری رحمہ اللہ علیہ

27:- حضرت غلام غوث شطاری رحمۃ اللہ علیہ حضرت سید شاہ وجیہ الدین احمد گجراتی احمد آباد رحمہ اللہ علیہ وشاہ مظفر حسین علیہ الرحمہ پٹنہ

28:- تاریک سلطنت حضور سیدی سرکار مخدوم اشرف سمنانی رحمۃ اللہ علیہ

29:- حضرت میراں داتار رحمۃ اللہ علیہ وسید عبدالستار ہادی مولوی جیگری ایم پی۔۔۔۔۔

یادِ بزرگاں

حضور شعیب الاولیاء ایک مستجاب الدعوات شخصیت

۲۲/محرم الحرام آپکا یوم وصال ہے

(از قلم:- خلیفہ حضور ارشد ملّت صاحبِ فتاوٰی یار علویہ مُفسرِ قرآن منظور ملّت حضرت علامہ مفتی منظور احمد یار علوی ارشدی زید مجدہ
خادم الافتاء والتدریس:- دار العلوم اہل سنت برکاتیہ گلشن نگر جوگیشوری ممبئی ۹۸۶۹۳۹۱۳۸۹

بین الاقوامی شہرت کی حامل عظیم ترین مشہور و معروف دینی مرکزی درسگاہ دار العلوم اہلسنت فیض الرسول کے بانی صاحب رشد و ہدایت شیخ المشائخ رشک صوفیاء زین العرفاء صاحب بذل وسخا سیدی صوفی محمد یار علی المعروف شعیب الاولیاء لقد رضی المولی عنہ جنھوں نے عرصہ دراز تقریبا ۵۰/ سال تک نماز با جماعت مع تکبیر اولی کا سخت التزام فرمایا،

صحت ہو کہ مرض، سفر ہو کہ حضر مصروفیت ہو کہ فراغت ہر حال حدیث پاک جس میں اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے **عن أنس بن مالك: مَن صلّى لله أربعينَ يومًا في جماعةٍ يدرك التَّكبيرةَ الأولى كُتبَ له براءتان براءةٌ من النّارِ وبراءةٌ من النِّفاقِالترمذي (ت ٢٧٩)، تحفة المحتاج ٤٣٨/١ • غير محفوظ وهو مرسل • أخرجه الترمذي (٢٤١) واللفظ له، وأحمد (١٢٥٨٣) بنحوه[لفظه نفس لفظ الحديث ٧٩ مع اختلاف في الحركات أو علامات الترقيم]** ترجمہ: حضرت انس ابن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ جس نے چالیس دن نماز با جماعت تکبیر اولی کی رعایت سے ادا کی اللہ تعالی اسکے لئے دو نجاتیں مختص فرما دیتا ہے ایک یہ کہ وہ جہنم سے آزاد کر دیا جاتا ہے دوسرا یہ کہ وہ نفاق سے بری کر دیا جاتا ہے

بلاشبہ آپ نے اس پر مداومت و مواظبت اختیار فرما کر اس مقام ارفع و اعلی کو پالیا اتباع شریعت میں جسکی نظیر ماضی قریب کیا دور دور تک دکھائی نہیں دیتی۔ اور کیوں نہ ہو حضرت علامہ آلوسی علیہ الرحمہ والرضوان تفسیر آلوسی میں ارشاد فرماتے ہیں **فَأُولَئِكَ الْمُؤْمِنُونَ العامِلُونَ لَهُمُ﴾ بِسَبَبِ إيمانِهِمْ وعَمَلِهِمْ ذَلِكَ ﴿الدَّرَجاتُ العُلا﴾أيِ(المَنازِلُ الرَّفِيعَةُ)** ترجمہ: وہ مومن بندے جو اعمال صالحہ کو اپناتے ہیں اللہ تعالی انہیں ان کے ایمان و اعمال کے سبب بلند درجہ عطا فرماتا ہے جسے مقام رفیع کہا جاتا ہے۔ اور علامہ ابن جریر طبری تفسیر طبری میں اس آیت کے تحت ارشاد فرماتے ہیں **﴿وَلِكُلّ دَرَجَتٌ مِّمَّا عَمِلُواْ ۚ وَمَا رَبُّكَ بِغَٰفِلٍ عَمَّا يَعۡمَلُونَ﴾ [الأنعام ١٣٢](قال أبو جعفر: يقول تعالى ذكره: ولكل عامل في طاعة الله أو معصيته، منازل ومراتب من عمله يبلغه الله إياها، ويثيبه بها، إن خيرًا فخيرًا وإن شرًا فشرًا)** ترجمہ: ہر ایک کیلئے اسکے عمل کے مطابق درجے ہیں اور تیرا رب غافل نہیں عمل کرنے والوں کے عمل سے امام ابو جعفر فرماتے ہیں کہ اللہ تعالی اپنے کلام میں ارشاد فرماتا ہے کہ ہر عامل کیلئے اس کے طاعت و معصیت میں منازل و مراتب ہیں جو اسے پہونچ کر رہیں گے خیر کرنے والے کو خیر اور شر اپنانے والے کو شر۔ اسی طرح علامہ رازی رحمہ اللہ تعالی علیہ سورہ کہف کی

آیت کریمہ "ام حسبت ان اصحاب الکھف" الخ کی تفسیر میں بخاری شریف کی حدیث "اذا احببتہ کنت سمعہ الذی یسمع بہ" الخ نقل فرمانے کے بعد تحریر فرماتے ہیں "العبد اذا واظب علی الطاعات بلغ المقام الذی یقولُ اللّٰہُ کنتُ لہٗ سمعاًو بصراً فاذا صار نور جلال اللّٰہ سمعاًلہ سمع القریب والبعید واذا صار ذلک النورُ بصراًلہ رأیَ القریبَ والبعیدَ واذا صار ذلک النورُ یداًلہ قدَرَ علی التصرفِ فی السھلِ والصعبِ والقریبِ والبعیدِ۔(تفسیر کبیر ج ۵ /ص ۴۸۰) جب بندہ اللہ کی اطاعت وفرمانبرداری پر مواظبت اختیار کرتا ہے تو اللہ جل شانہ اسے اپنا محبوب بنالیتا ہے جیسا کہ مفہوم حدیث "العبد اذا واظب علی الطاعات" الخ سے ظاہر وباہر ہے شان محبوبیت کچھ اس طرح بلند ہوتی ہے کہ سب سے پہلے اللہ تعالی اسے ترقی دیتا ہے

چار مشہور عالم جس میں کل اٹھارہ ہزار عالم پائے جاتے ہیں کو مسخر فرمادیتا ہے سب پہلے عالم ناسوت کو پھر ملکوت پھر جبروت پھر لاہوت پھر قرب کی خاص خانہ میں داخل فرما کر صفت تکوینی کا مظہر بنادیتا ہے صفت تکوینی یہ ہے کہ اللہ رب العزت کی شان یہ ہے کہ وہ لفظ کن فرما کر جسے چاہے وجود دیدے یہ بندہ بھی بعد ترقی وحصول قرب اس صفت کا مظہر بن جاتا ہے اب یہ بھی عالم میں جس شی سے متعلق کچھ کہ دے تو وہ وجود میں آجاتی ہے سرکار شعیب الاولیاء کی ذات ستودہ صفات محتاج تعارف نہیں اہل عالم پر آپ کے مقام جلیلہ مثل آفتاب وماہتاب روشن ومنور ہیں اللہ رب العزت نے آپ کو بہت سی خوبیوں اور اوصاف حمیدہ کا پیکر بنایا تھا انہیں اوصاف میں مستجاب الدعوات ہونا بھی آپ کا حصہ تھا چنانچہ جسوقت آپ حج بیت اللہ کے لئے تشریف لے گئے تو آپ کے ساتھ آپکے بھائی حضرت سادھو باباعلیہ الرحمہ اور حاجی عطاء اللہ صاحب (کٹھوتیا) اور چودھری حاجی وزیر صاحب (بھٹیا) اور انکے علاوہ چند اور اشخاص بھی تھے حضرت سادھو باباعلیہ الرحمہ جو بڑے ہی نیک سیرت ونیک خصلت تھے اور یہی آپ کے اخراجات سفر کے امین بھی تھے اور آپ کے ملبوسات کے امین چودھری حاجی عطاء اللہ صاحب تھے ان کے ذمہ یہ خدمت تھی کہ حضرت کے اترے ہوئے کپڑے دھوکر یا دھلوا کر محفوظ رکھیں اور بوقت تبدیلی لباس حسب طلب دیدیا کریں اسی طرح مختلف خدام کے ذمہ مختلف خدمتیں تھیں سرکار شعیب الالیاء علیہ الرحمہ فریضہ حج سے فارغ ہوکر جب مدینہ المنورہ پہونچے تو آپ نے سادھو باباعلیہ الرحمہ سے کہا کہ میں فقراء مدینہ پر کچھ خرچ کرنا چاہتا ہوں چنانچہ سو روپیہ ایک دن سادھو باباسے لیکر تقسیم فرمادیا دوسرے دن بھی ایسا ہی ہوا دوسرے دن بعد تقسیم آپ نے فقراء مدینہ میں اعلان فرمادیا کہ آپ لوگ روزآنہ یہاں جمع ہوجایا کریں میں اپنے حسب حیثیت آپ لوگوں کی خدمت کرتا رہوں گا ادھر سادھو بابا نے دیکھا کہ رقم مدت قیام تک تقسیم کیلئے ناکافی ہے اور واپسی کیلئے بھی رقم درکار ہونگے تیسرے دن دینے میں جھجک محسوس کی تو سرکار شعیب الاولیاء علیہ الرحمہ نے ارشاد فرمایا ٹھیک ہے آپ کو نہیں دینا ہے تو مت دیجئے میں تو غرباء میں رقم ضرور تقسیم کروں گا چنانچہ حسب سابق آپ نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا اور سو روپیہ نکال کر تقسیم فرمادیا اور جب تک قیام رہا برابر آپ اسی طرح تقسیم فرماتے رہے جبکہ آپکے لباس کو پہننے کے وقت اچھی طرح سے چیک بھی کیا جاتا وہ رقم سے خالی ہوتا مگر وقت تقسیم اسی سے رقم مسلسل برآمد ہوتی رہتی اور آپ تقسیم فرماتے رہتے۔

یہ آپ کے دعاء مستجاب کی جلوہ گری تھی اسی مستجابی دعوت کو دیکھ کر سادھو باباجو ابھی تک مرید نہیں ہوئے تھے وہیں آپ سے

مرید بھی ہو گئے فالحمدللہ الکریم آپ نے اپنے عہد پاکیزہ ہی میں اپنے لخت جگر نور نظر مجاہد سنیت حضور آقائی وماوائی وملجای مطلوبی ومرادی سیدی وسندی مظہر شعیب الاولیاء علیہ الرحمہ والرضوان کو اپنا جانشین وخلیفہ بنا کر ادارہ فیض الرسول کے باگ وڈور آپ کے مقدس ہاتھوں میں دیکر امت مسلمہ پر وہ عظیم احسان فرمایا جس کا اعتراف آج ایک دنیا کرنے پر مجبور ہے ادھر حضور مظہر شعیب الاولیاء علیہ الرحمہ والرضوان نے دارالعلوم فیض الرسول کو وہ عروج وارتقاء بخشا جسکا شہرہ آج ہر سو عالم میں ہے اور قصر فیض الرسول کی ایک ایک اینٹ آپ کے عظمت ورفعت کا ترانہ گاتی ہوئی نظر آتی ہے

یہ وہی مظہر شعیب الاولیاء ہیں جنہوں نے اساتذہ فیض الرسول کی ناز برداری میں کوئی کسر باقی نہ رکھا خلوت وجلوت ہر آن انکی خیر خواہی فرماتے رہے احاطہ فیض الرسول میں علماء واساتذہ کی ضیافت کا حسین منظر آج بھی آنکھوں کو جلا بخشتا ہے جس میں آپ اپنی میزبانی وضیافت سے انہیں عزت واحترام کے بلند مقام پر دیکھ کر اظہار مسرت فرمایا کرتے تھے۔

راقم الحروف فقیر یارعلوی کے مشاہدہ میں ہے ہر سال عروس البلاد ممبئی کے سفر سے واپسی پر علماء کرام واساتذہ عظام پر خصوصی نوازشات کی بارش ہوا کرتی تھی ابر رحمت انکی مرقد پر گہر باری کرے حشر تک شان کریمی ناز برداری کرے سرکار شعیب الاولیاء لقدرضی المولی عنہ کی ذات بابرکت میں توجہات وتاثیرات کے جملہ اقسام موجود تھے جسکا ثبوت توترا یا نادرا مشاہدہ میں آچکا ہے جیسا کہ ان کی حالات زندگی دیکھنے والوں پر مخفی نہیں ہے اس مناسبت سے بھی آپکی ذات بابرکت اپنے عہد پاکیزہ میں بے مثل وبے مثال رہی ہے۔

شیخ العلماء استاذ الاساتذہ حضرت علامہ الحاج غلام جیلانی صاحب قبلہ اعظمی علیہ الرحمہ سابق شیخ الحدیث دارالعلوم اہلسنت فیض الرسول براواں شریف جو حضور صدرالشریعہ علیہ الرحمہ کے ہمعصر وہم سبق تھے ایک مقام پر نقل فرماتے ہیں کہ صوفیاء کرام کی اصطلاح میں تاثیر کو توجہ اور نسبت کہا جاتا ہے حضرت علامہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ والرضوان کے حوالہ سے فرماتے ہیں کہ اہل اللہ کی اپنے چاہنے والوں پر کل چار طرح سے توجہ ہوتی ہے

(۱) **انعکاسی** وہ توجہ ہے جس کے سبب شیخ کے پاس حاضری دینے کے بعد مسترشد کے قلب پر شیخ کا عکس پڑتا ہے اسکے قلب میں جلا اور صفا رونما ہوتا ہے اسکا اثر بقائے صحبت تک رہتا ہے اس توجہ میں صاحب طریقت کے قصد وارادہ کی شرط نہیں ہوتی جیسے کوئی شخص اپنے کپڑوں میں عطر لگا کر بیٹھے تو اسکے پاس بیٹھنے والوں کو بھی خوشبو محسوس ہوگی مگر وہاں سے ہٹنے کے بعد نہیں محسوس ہوگی یا جس کی مثال شمع سی ہے کہ اسکے گرد بیٹھ کر فیضیاب ہوتا ہے جسکا عکس اس پر پڑتا رہتا ہے مگر جب دوری ہوجائے تو اب روشنی سے فیضیاب نہیں ہوگا۔ یہ توجہ کی ادنی قسم ہے

(۲) **القائی** وہ توجہ ہے جسکے ذریعہ مرشد انوار ومعرفت کو مسترشد کے دل میں بالقصد وبالارادہ منتقل کرتا ہے جس سے اسکے قلب میں روشنی پیدا ہوجاتی ہے جیسے ایک چراغ سے دوسرا چراغ روشن کیا جاتا ہے یہ پہلی توجہ سے قوی تر ہے کہ بحالت غیبوبت بھی اسکا اثر باقی رہتا ہے مگر اس میں ایک کمزوری ہے کہ چراغ میں جب تک تیل رہے گا اور ہوا کے جھونکوں سے محفوظ رہے گا جلتا رہے گا ورنہ بجھ جائے گا اسی طرح شیخ نے اپنے انوار وبرکات کا تیل ڈال کر اسکے قلب کو روشن کر دیا اب مرید کا کام ہے کہ ذکر وفکر کر کے اس میں تیل ڈالتا رہے اور معاصی کے بادتند سے اسکو محفوظ رکھے کہ بجھ نہ جائے جس کی مثال چراغ میں تیل سی

ہے مرید شیخ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر اپنا دامن وا کرے اور شیخ اسے اپنی عطاوں سے بھر دے مگر خالی ہونے پر حاضری ضروری ہے

(۳) اصلاحی اسکی صورت یہ ہوتی ہے کہ طالب پہلے ذکر وفکر ریاضت ومجاہدہ سے اپنے قلب کو مجلی ومصفی بنالیتا ہے اس طرح وہ شریعت وطریقت کا خوگر ہوجاتا ہے اسکے بعد شیخ اپنی توجہ سے خاص سے انوار وبرکات کو اسکے قلب میں منتقل کرتا ہے تو مرید کا دل اسکو پورے طور پر قبول کرلیتا ہے۔ چونکہ یہ طاعت الٰہی کا خوگر ہوجاتا ہے ۔اس وجہ سے اسکا نور قلب بجھنے نہیں پاتا مرشد سے استفادہ لگاتار جاری رہتا ہے اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی مرید اپنے حوض سے نہر کھودتا ہے اور اسے خس وخاشاک سے پاک وصاف کرکے دریا سے ملادیتا ہے تو اس حوض میں دریا کا پانی برابر آتا رہتا ہے اسکا حوض خشک نہیں ہونے پاتا۔ یہ نسبت پہلی دونوں سے اعلی وقوی تر ہوتی ہے مرشد کے بحر عطا سے مربوط رہے تاکہ اسکا فیضان مسلسل جاری وساری رہے لاتعلقی وعدم توجہی نہ آنے دے۔

(٤) اتحادی وہ توجہ ہے کہ مرید کا قلب شیخ کے قلب کے ساتھ اس طرح مربوط ہوجائے کہ شیخ کے دل میں جو بات آئے مرید کے قلب میں بھی اسکا القاء ہوجائے۔ جس میں مرید وشیخ کا قلبی اتحاد اس طرح ہو کہ جو خیال شیخ کے دل میں آئے وہی خیال مرید کے دل میں بھی آئے حضور شیخ المشائخ لقدرضی المولی عنہ بھی لوگوں کے قلوب میں القائے نسبت فرماتے، ان پر توجہ ڈالتے تھے آپ کے نصائح ان کے درد دل کیلئے درماں بنتے, ان کے قلوب نرم پڑ جاتے اسلامی اخلاق اور باطنی صفائی ان میں پیدا ہوجاتی پارسائی اور نفس کی پاکیزگی حاصل ہوتی۔

رضا وتسلیم، صبر وشکر، توکل وقناعت، ذکر وفکر کی طرف رغبت پیدا ہوجاتی, اچھے اخلاق اور محکم کردار سے آراستگی ہوتی, محاسن صوری ومعنوی میں نسبتا اضافہ ہوتا۔ آپکے سرچشمہ توجہ سے تطہیر قلوب اور روحانی بالیدگی حاصل ہوتی ایمان وطہارت, نماز وروزہ ،اخلاص قناعت، صدق وصفا، حلم وعفو، کی طرف مزید التفات ہوتا حاضرین مجلس میں سے ہر فرد نہیں تو اکثر وبیشتر افراد مذکورہ بالا صفات سے کلا یا بعضا علی قدر استعداد متصف ہوتے۔ ان میں جن حضرات پر یہ کیفیت صرف اقامت احاطہ پاک کے دوران تک محدود رہتی, گھر جانے کے بعد اس سے محروم ہوجاتے ان کے بارے میں یہ فیصلہ کرنا آسان ہوگا کہ ان کو توجہ انعکاسی حاصل ہوئی تھی۔ اور جو حضرات گھر واپس جانے کے بعد بھی کچھ عرصہ تک اس کیفیت سے متصف رہے مگر ذکر وفکر طاعت وفرمانبرداری کرکے اس کو باقی نہ رکھ سکے یا ارتکاب معاصی کے بادتند کے جھونکوں سے اپنے نور قلب کو بجھادیا تو ان کے بارے میں یہی فیصلہ کیا جائے گا کہ ان پر توجہ القائی ہوئی تھی۔ اور جو لوگ ایسے خوش نصیب ہوئے جن پر پوری زندگی یہ کیفیت طاری رہی تو ان کے بارے میں یہی خیال ہوتا ہے کہ یہ حضرات توجہ اصلاحی سے مستفیض ہوئے تھے

سرکار شعیب الاولیاء لقدرضی المولی عنہ کی ذات بابرکت میں تواترا یا نادرا ان چاروں توجہات کے جلوے کافرما تھے جو حاضر بارگاہ ہوتا اس پر کبھی انعکاسی توجہ ہوتی کبھی القائی کبھی اصلاحی تو کبھی اتحادی یہی وجہ ہے کہ آج آپ کے مریدین یا اس سلسلہ سے منسلک احباب بالخصوص فاضلین فیض الرسول جہاں کہیں بھی ہوں آپ کے فیوض وبرکات کا سرچشمہ بن کر ابل رہے ہیں اور ایک جہاں ان سے فیضیاب ہورہا ہے اور ان شاء اللہ فیضیاب ہوتا رہے گا۔۔۔

** ** ** **

یاد بزرگاں

حضور شعیب الاولیاء عامل شریعت اور مقبولیت عامہ

(از قلم:- خلیفہ حضور ارشد ملّت نجمُ الاسلام حضرت علامہ الحاج اسلام الدین احمد انجم فیضی قادری ارشدی زید شرفہ۔ نائب مدیر ماہنامہ ارشدیہ ممبئ۔ بانی و ناظم اعلی جامعہ خدیجۃ الکبریٰ مسلم نسواں کالج پیرا ادائی گوراچوکی گونڈہ و مدیر اعلی۔ سہ ماہی پیام محبوبی ڈھلموشریف امبیڈکرنگر

۔عرس مقدس۔حضرت پیر مختار الاولیا علیہ الرحمہ (۲۱ /محرم الحرام ۱۴۴۲ھ/ مطابق ۱۰ ستمبر ۲۰۲۰ء) بروز جمعرات براؤں شریف و عرس مقدس۔شیخ المشائخ حضور شعیب الاولیاء علیہ الرحمہ (۲۲ /محرم الحرام ۱۴۴۲ھ/ مطابق ۱۱ /ستمبر ۲۰۲۰ عبروز جمعہ) براؤں شریف۔

خلق کے نزدیک قبولیت پانا ربانی عطیہ ہے۔یہ نعمت محبوبان الٰہی کو حاصل ہوتی ہے اللہ ﷻ ارشاد فرماتا ہے ان الذین آمنوا وعملوا الصلحت سیجعل لھم الرحمٰن ودا (مریم آیت ۹۶) ترجمہ: جولوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے رحمٰن ان کے لئے لوگوں کے دلوں میں محبت پیدا فرمادے گا۔ایک جگہ اور فرماتا ہے لھم البشریٰ فی الحیوۃ الدنیاوفی الآخرہ ؛ ان کے لئے دنیا کی زندگی اور آخرت میں بشریٰ ہے۔

امام رازی فرماتے ہیں کہ بشری سے مراد قبول فی الخلق ہے اہل معرفت کا ارشاد ہے قبول فی الخلق کی دوصورتیں ہیں ایک یہ کہ عوام سے شروع ہو اور عوام ہی تک محدود رہے، یا عوام کے بعد کچھ خواص میں بھی پیدا ہوجائے یہ مقبولیت عنداللہ مقبولیت کی دلیل نہیں یہ مقبولیت بسا اوقات عوام کالانعام بلکہ فساق فجار کو بھی حاصل ہوجاتی ہے۔ دوسری وہ کہ خواص سے شروع ہو اور ان کے ذریعہ عوام تک پہنچے یہ یقینا حتما اللہ عزوجل کی بارگاہ میں مقبول ہونے کی علامت ہے

حدیث صحیح سے اس پر روشنی پڑتی ہے اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت فرماتا ہے تو حضرت جبریل امین کو اس سے آگاہ فرما کر حکم فرماتا ہے کہ میں اس سے محبت کرتا ہوں تم بھی اس سے محبت کرو پھر تمام آسمان والوں میں اس کی محبت ڈال دیتا ہے۔بعدہ حکم دیتا ہے کہ زمین والوں سے ندا کرو یہ میرا محبوب بندہ ہے اس سے محبت کریں اس وجہ سے سارے اہل زمین اس سے محبت کرنے لگتے ہیں (بخاری شریف)

ظاہر ہے باشندگان ملاء اعلی اور حضرت جبریل خواص ہی ہیں علاوہ ازیں حضرت جبریل ملک مقرب ہیں اور ان کی اس ندا سے مراد القاء فی القلب ہے تو حضرت جبریل امین کا یہ القاء خواص ہی کے دلوں میں ہوگا۔ اب حضور شعیب الاولیاء علیہ الرحمہ کی حیات طیبہ پر نظر ڈالی جائے تو آشکار یہی ہوگا کہ ابتداء آپ کی محبت خواص ہی میں پیدا ہوئی آپ ہم عصر اکابر علماء و مشائخ حضرات، پھر عوام میں بھی ہر دلعزیزی شروع ہوئی اور بڑھتی رہی یہاں تک کہ دنیا کے بیشتر ممالک کے سنی باشندوں کے مرکز عقیدت بن گئے

اور پوری دنیائے سنیت پہ چھا گئے، ملک شہر، گاؤں، دیہات کہیں بھی جائیں ان کے نام لیوا، ان کے شیدائی، ان کے معتقد، ان کے مداح موجود ہیں۔ اور آج وصال فرمانے کے باوجود بھی یہ مقبولیت دن بدن بڑھتی جارہی ہے۔

واضح رہے کہ یہی مقبولیت عظمیٰ ہے جس کو مقبولیت عند اللہ تعبیر کیا جاتا ہے۔ اسی سے دلوں پر حکمرانی کیجاتی ہے اسی کو روحانیت کی تاجوریکہتے ہیں۔ ایک بادشاہ اپنی مادی طاقت سے رعایا کے اجسام وابدان پر حکومت کرتا ہے۔ جب کہ اللہ کا محبوب اپنی روحانیت سے بندوں کے دل وجگر پر حکمرانی کرتا ہے حضور شعیب الاولیاء کی مقبولیت بتارہی ہے کہ وہ روحانیت کے منصب پر مسند نشین ہیں اس لئے وہ سنیوں کے لئے قرارِ دل، سکونِ جگر، نورِ بصیرت ہیں

شیخ المشائخ، شعیب الاولیاء الحاج الشاہ محمد یار علی صاحب قبلہ لقد رضی المولی عنہ بانی دار العلوم اہلسنت فیضا لرسول براؤں شریف اپنے دینی عظیم وجلیل کارناموں کی وجہ سے ایک عالمی شخصیت تھے۔ ان کا ہر لمحہ سنت وشریعت کی پیروی، مذہب ومسلک کی اشاعت احکام ومسائل کی ترویج میں صرف ہورہا تھا آپ کی ذات جس طرح فضل وکرمحرکت وعمل، فکر وجہد مسلسل میں ضرب المثل تھی اسی طرح دینی رواداری، احکام شرع کی پابندی، سنتوں کی پاسداری میں بھی نمونہ اسلاف رہے۔ آپ کی حیات طیبہ کا ہر ورق عمل بالسنہ سے آراستہ رہا یہاں چند سنتوں پر آپ کی مداومت کا ذکر کیا جاتا ہے۔ عمامہ کا استعمال عمامہ کا التزام سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کریمہ ہے۔

حضور شعیب الاولیاء علیہ الرحمہ اپنے دور شباب سے ہی اس کے عادی رہے۔ سفر وحضر ہو یا محفل میلاد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہو موسم سرما ہو یا گرما آپ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس سنت جلیلہ پر عمل پیر نظر آتے ہیں۔ توکل علی اللہ اللہ عزوجل کے فضل وکرم پر بھرسہ کرنا۔ دنیا اور اہل دنیا سے بے نیاز رہنا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظیم سنت ہے آپ بڑی سختی سے اس کے عامل رہے۔ اور لوگوں سے توکل کی ترغیب دیتے ہوئے فرماتے۔۔ اللہ جل جلالہ پر اعتماد وتوکل کرلو کبھی کسی کے محتاج نہ رہوگے۔۔ آپ نے اپنے اوپر اعتماد وتوکل لازم کرلیا تو توکل علی اللہ دور دراز کا سفر کرتے۔ دعوت وارشاد کا کارنامہ انجام دیتے۔ کبھی کسی سے زاد راہ یا نذرانہ طلب نہیں فرماتے بلکہ خود ہی اپنے جیب خاص سے علماء وغرباء پر بے انتہا خرچ فرماتے

راقم الحروف کے والد ماجد عالیجناب الحاج راحت حسین یار علوی مرحوم مغفور جنھیں کچھ مقامات پہ خدمت گذاری کا بھی شرف حاصل ہے بیان فرماتے تھے کہ جب آپ زیارت حرمین طیبین کے لئے تشریف لے گئے۔ تو آپ کے ہمراہ کئی حضرات تھے جن کی کفالت آپ ہی فرمارہے تھے۔ دوران سفر انتظام وانصرام کی ذمہ داری آپ کے برادر اکبر حضرت الحاج واجد علی عرف سادھو بابا علیہ الرحمہ نبھارہے تھے۔

دیار رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ طیبہ مسجد نبوی میں روزانہ آپ ہر خاص وعام کو نذرانہ پیش فرماتے رہے حضرت سادھو بابا روزانہ کچھ رقم خرچ کے لئے آپ کو دے دیا کرتے تھے۔ سادھو بابا نے دیکھا کہ حضرت روزانہ کثیر رقم خرچ کررہے ہیں تو آپ سے مخاطب ہوکر گویا ہوئے کہ۔ مولوی صاحب آپ یہاں جس قدر خرچ کررہے ہیں۔ ہم اپنے ملک میں نہیں ہیں رقم کی کمی ہوئی تو پھر اخراجات کیسے پورے ہوں گے۔ آپ اپنی دی ہوئی رقم اپنے پاس رکھیں اور جتنا چاہیں خرچ کریں اب ہم یہاں پہ ذمہ داری نہیں نبھاسکیں گے حضرت نے آپ کو کبیدہ خواطر دیکھ کر مسکرا کر ارشاد فرمایا بھائی صاحب اب آپ خرچ کے لئے ہمیں رقم کچھ نہ

دیں مگر نظم ونسق کی ذمہ داری نبھاتے رہیں۔ سادھو بابا نے آپ کو رقم دینا بند کر دیا۔ حضور شعیب الاولیاء حسب دستور سابق مسجد نبوی میں ہر خاص وعام کو اسی طریقے سے نذرانہ پیش کرتے رہے۔ لوگ روزانہ آتے نذرانہ لے کر جاتے وہاں پہ ہر خاص وعام میں یہ بات مشہور ہوگئی تھی۔ ھذا رئیس الھند، ھذا شیخ الھند یہ ہندوستان کا راجہ ہے جو لنگر نبوی لٹا رہا ہے چند دنوں تک اس شاہانہ سخاوت وفیاضی وادائے دلربانہ دیکھ کر آپ کے برادر اکبر حضرت سادھو بابا وہیں مسجد نبوی میں آپ سے مرید ہو گئے۔ اور تادم حیات ایک سچے مرید وعاشق کی طرح اپنے فرائض انجام دیتے رہے۔

آپ اکثر فرمایا کرتے۔ کبھی بھی توکل کا دامن نہ چھوڑنا۔ قہقہہ سے اجتناب مسکرانا اور ہسنا اسلامی شریعت میں منع نہیں مگر ٹھٹھا لگا کر ہسنا خلاف سنت ضرور ہے کیونکہ سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسکراتے۔ ضحک فرمایا کرتے تھے جس میں زیادہ سے زیادہ دندان مبارک چمک اٹھتے آواز نہیں نکلتی تھی حضور شعیب الاولیاء اپنی وجاہت شخصی کے باوجود اپنے پر لطف جملوں سے ہر شخص کو مسرور کئے رہتے تھے۔ ہر لفظ تبسم ریز، ہر چہرہ مسرت بار ہوتا تھا۔ آپ خود بھی لوگوں کے ساتھ خنداں رہتے تھے۔ مگر کبھی بھی آواز نکال کر قہقہہ کے ساتھ نہیں ہنسے ہاں منھ کھل جاتا تھا اور دندان مبارک صرف دکھائی پڑتے تھے الغرض حضور شعیب الاولیاء علیہ الرحمہ کی مکمل زندگی اتباع شریعت وسنت میں ہی گذری پروردگار عالم آپ کے اسوہ حسنہ پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین

** ** ** ** **

مصنوعی اور فرضی کربلائیں

درحقیقت کربلا عراق میں اس جگہ کا نام ہے جہاں سید الشہداء نواسۂ رسول اکرم نور مجسم حضرت امام عالی مقام امام اپنے ساتھیوں کے ساتھ یزیدی فوجوں کے ذریعے شہید کئے گئے، انا اللہ وانا الیہ راجعون اب جہاں تعزیئے جمع اور پھر دفن کئے جاتے ہیں ان جگہوں کو عوام الناس کربلا کہنے لگے، مذہب اسلام میں ان فرضی مصنوعی کربلاؤں کی کوئی حیثیت نہیں، انہیں مقدس مقام خیال کر کے ان کا احترام کرنا سب رافضیت اور جہالت کی پیداوار ہیں، تہذیب وتادیب کے روشن مینار، سیف اللہ الجبار، سنت مصطفٰی کے آئینہ دار الشاہ امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں کہ، علم، تعزیے، مہندی ان کی منت گشت چڑھاوا ڈھول تاشے مجیرے مرثیے ماتم کرنا مصنوعی کربلا جانا یہ سب باتیں حرام وناجائز وگناہ ہیں۔۔

(فتاوی رضویہ ج ۲۴ ص ۴۹۶)

(از قلم:- حضرت علامہ مفتی محمد صادق رضا مقام، سنگھیا ٹھاٹھول (پورنیہ) خادم، شاہی جامع مسجد صدر گلی پٹنہ سیٹی بہار ۸

محرم الحرام کی خرافات وبدعات

از قلم :- حضرت مفتی محمد اختر علی واجد القادری خادم شمس العلماء دار الافتاء والقضاء، بانی وسربراہ : جامعہ اسلامیہ میرا روڈ ممبئی

الحمد للہ رب العلمین والصلاۃ والسلام علی سید المرسلین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین،

امابعد! محرم کا نام محرم اس بنا پر رکھا گیا کہ زمانہ جاہلیت میں اس میں کشت وخون اور قتل، قتال اور جدال حرام تھا (غیاث اللغات) ایک روایت یہ بھی ہے کہ اس ماہ کی تعظیم کی وجہ سے اس کو محرم کہا جاتا ہے۔ اس ماہ کے پہلے عشرے کے اعمال میں مشہور یہی ہے کہ عاشورہ کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے، خود نفل روزہ رکھا تھا اور اپنی امت کو بھی روزہ رکھنے اور عیال پر دسترخوان وسیع کرنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے۔

مذکورہ بالا مختصر تفصیل سے یہ ظاہر کہ ماہ محرم بہت ہی بابرکت اور مقدس مہینہ ہے، اسی ماہ میں یوم عاشورہ بھی ہے جو کئی فضائل والا دن ہے، اور تاریخ کے اہم واقعات اس میں رونما ہوئے ہیں، شھادت شہید اعظم رضی اللہ تعالی عنہ وغیرہ ہی لکھا جائے تو بہت کچھ لکھا جا سکتا ہے، لہٰذا ہمیں چاہیے کہ اس باعظمت مقدس، معزز، محترم، مبارک مہینے میں زیادہ سے زیادہ عبادات میں مشغول ہوکر خدائے تعالیٰ کی خاص رحمت کا اپنے کو مستحق بنائیں اور یاد سید الشھدا، شہید اعظم حضرت امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ میں خوب محفلیں سجائیں اور اپنی نئی نسل کی اعتقادی سرد مہری کو حرارت بخشیں، خرافات و بدعات سے خود بھی بچیں اور بچوں کو بھی بچائیں، امر با المعروف ونہی عن المنکر کا پرچم بلند کریں۔ من گھڑت باتوں سے متاثر نہ ہوں، اپنے ایمان وایقان مضبوط کریں۔

افسوس صد افسوس! ہم نے اس مبارک مہینے کو خصوصاً یوم عاشوراء کو طرح طرح کی بری رسومات وخرافات کا مجموعہ بنا کر اس کے تقدس کو پامال کرنے کی حمایت نہ سہی، ان کے قلع قمع کرنے میں کوشش تک نہیں کی، جائز امور کو ترک کرنے پر شرم اور ناجائز امور کے انجام کی حیا بھی رخصت ہو رہی ہے، احکام اللہ سبحانہ وتعالی اور سرور دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم جو ہمارے لئے دارین کی پونجی ہیں سے روگردانی کر رہے ہیں، حصول ثواب کے اس عظیم دن میں نت نئے خرافات کے ذریعے مسلسل گناہوں کے مرتکب ہو رہے ہیں، اس ماہ کے فضائل وبرکات پر اب تک لاکھوں خطابات ہو چکے ہیں اور آج بھی ہو رہے ہیں مگر ہم ہیں کہ اپنی معصیت سے توبہ کرنے لئے تیار نہیں، دانستہ یا غیر دانستہ صدق ووفا کی جگہ کذب ودغا کا بازار گرم کر رہے ہیں، ہائے افسوس شمال سے جنوب تک، مشرق سے مغرب تک یعنی پورے ملک میں ہر سال جلسے کئے جا رہے تھے مگر ہمارے معاشرے کا ایک طبقہ اپنے ذاتی و مذہبی معمولات میں افراط وتفریط سے کام لے رہا ہے، حد تو یہ ہے کہ اس ماہ میں جن افعال کے کرنے کی اجازت ہے ان کی آڑ میں بہت سے غلط کام انجام دئے جا رہے ہیں اور برائیوں سے اجتناب کے نام پر ایک طبقہ ہر جائز کام ہی کو ناجائز کے فتوے دیکر ملت اسلامیہ میں افتراق وانتشار کی فضا ہموار کرنے میں جی جان لگا کر کوشش کر رہا ہے، جی اہل سنت وجماعت کے لوگ نذر ونیاز اور فاتحہ وروزہ کے نام پر تعزیہ سے منتیں مانگ رہے ہیں اور ردشیعیت کے نام پر وہابیوں نے شربت پلانے جیسے نیک کام پر فتوی لگا دئے ہیں، الامان والحفیظ، زیر نظر مضمون میں مختصر میں یہی بتانے کی جدوجہد کی گئی ہے۔

ماہ محرم الحرام کے خرافات

(ا) مشاہدات سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد ماتم کی مجلسوں اور تعزیہ کے جلوسوں میں شرکت کرتے ہیں جبکہ یہ جائز نہیں ہے، اس کے کئی نقصانات ہیں،

(الف) ایک گناہ تو اس میں یہ ہے کہ ان مجالس اور جلوس میں شرکت کرنے سے دشمنانِ صحابہ کی رونق بڑھتی ہے، جبکہ دشمنوں کی رونق بڑھانا حرام ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "مَنْ كَثَّرَ سَوَادَ قَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ" (کنز العمال) یعنی جس نے کسی قوم کی رونق بڑھائی وہ انھیں میں سے ہے۔

(ب) دوسرا گناہ اس میں یہ ہے کہ جس طرح عبادت کا کرنا اور دیکھنا اور اس سے خوش ہونا باعثِ اجر وثواب ہے، اسی طرح گناہوں کے کاموں کو بخوشی دیکھنا بھی گناہ ہے، ظاہر ہے کہ ماتم کی مجلس میں جانا اور تعزیہ نکالنا یہ سب گناہ کے کام ہیں۔ لہذا اسے عمدا دیکھنا بھی جائز نہیں۔

(ج) تیسرا گناہ یہ ہے کہ جہاں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہوتی ہے، وہاں اللہ کا غضب نازل ہوتا ہے اور ایسی غضب والی جگہ پر جانا بھی گناہ سے خالی نہیں۔

(2) بعض حضرات تو اس دن اپنے ذاتی کام کاج ہی چھوڑ دیتے ہیں جبکہ اس طرح کرنا فلسفۂ اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے، اور عاشورہ کے دن جبکہ فی زماننا شیعوں کے افعال بکثرت انجام دئے جارہے ہین قابل غور ہے۔

(د) پہلی بات تو یہ ہے کہ فی زماننا اس دن تعطیل کرنا روافض اور اہلِ تشیع کا شعار ہے اور غیروں کے شعار سے اجتناب لازم ہے؛ کیونکہ حدیث میں ہے "مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ" (مشکوۃ شریف) جس شخص نے کسی دوسری قوم کی مشابہت اختیار کی وہ انہی میں سے ہے۔

(ہ) دوسری بات یہ ہے کہ اس دن چھٹی کرکے ہم لوگ بیکاری اور بے ہمتی کا مظاہرہ کرتے ہیں، جبکہ اہلِ تشیع اپنے مذہب کے لیے بے پناہ مشقت اور سخت محنت کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

(و) تیسری خرابی یہ ہے کہ چھٹی کرنے کی وجہ سے مسلمانوں کی ایک اچھی خاصی تعداد تعزیہ کے جلوس میں چلے جاتی ہے، اس لئے اس دن اپنے آپ کو مطابق مذہب اہل سنت وجماعت کے امور وافعال میں مصروف کرلیں۔

یوم عاشورہ کے افعال

(1) ایصال ثواب کریں۔ (2) پیاسوں کو پانی پلائیں (3) اپنے اہل وعیال پر دسترخوان وسیع کریں (4) روزہ رکھیں (5) صدقہ وخیرات کریں (6) یا امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ میں مجلس منعقد کریں (7) وہابیوں سے ممتاز نظر آنے کے لئے اپنے گھروں میں شہدائے کربلا کے ایصال ثواب کے لئے سبیل لگائیں۔ یہ اسلئے بھی کریں کہ کچھ لوگ جسے وہابی یا دیوبندی وغیرہ کہا جاتا ہے کی کتابوں میں لکھا ہے کہ اس ماہ میں شربت پلانا بھی ناجائز ہے اور اسے بدعت سمجھتے ہیں جبکہ ایسا نہیں ہے، یہ لوگ نیاز کی مٹھائی تو خوب کھاتے ہیں مگر نیاز وفاتحہ نہیں کرتے ہیں، اور حد تو یہ ہے کہ جو لوگ نیاز فاتحہ کرتے ہیں اور جائز سمجھتے ہیں انہیں برا بھلا تک کہہ جاتے ہیں۔ ایسوں کی باتوں کو بالکل نہیں ماننی چاہئے بلکہ حسب استطاعت انتظام کرنا چاہئے۔ من گھڑت افواہوں پر دھیان نہ دیں

محرم میں نکاح کرنا:- بعض لوگ اس ماہ میں شادی بیاہ کو ناجائز سمجھتے ہیں اور نکاح وغیرہ نہیں کرتے جبکہ شرع میں اس کی کوئی اصل نہیں ہے، شادی ہر ماہ میں ہوسکتی ہے، سرکار اعلی حضرت امام احمد رضا خاں علیہ الرحمہ سے سوال ہوا کہ ماہ محرم الحرام و صفر میں نکاح کرنا منع ہے یا نہیں، تو آپ نے جواب دیا: "نکاح کسی مہینے میں منع نہیں" (فتاوی رضویہ مخرجہ، ج 11، ص 265۔)

محرم الحرام میں یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ بعض لوگ اپنے گھر کھانا وغیرہ نہیں پکاتے ہیں اور غم کرنے کا ڈھونگ رچاتے ہیں جب کہ یہ سراسر غلط ہے۔ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ: "محرم الحرام کے ابتدائی 10 دنوں میں روٹی نہ پکانا، گھر میں جھاڑو نہ دینا، پرانے کپڑے نہ اتارنا، سوائے امام حسن و حسین رضی اللہ عنہما کے کسی اور کی فاتحہ نہ دینا اور مہندی نکالنا، یہ تمام باتیں جہالت پر مبنی ہیں" (فتاویٰ رضویہ خرجہ، 24/ص 488)

آج سے بیس پچیس سال قبل شیعوں سے لوگ جس طرح اجتناب کرتے تھے آج وہ چیز کم ہوتی ہوئی نظر آرہی ہے، یہی وجہ ہے کہ ہمارے معاشرے میں شیعیت پردے کی آڑ سے داخل ہورہی ہے، نئی نسل پر اس کے اثرات مرتب ہورہے ہیں، ہمیں چاہئے کہ ہم اپنی نئی نسل کو اس کی سچائی سے آگاہ فرمائیں، اور تاکید کریں کہ اہل سنت و جماعت کے مطابق ہی عمل کریں، اپنے بچوں کو دینی تعلیم نہ دینے کی وجہ سے، ہمارے ہی بچے بہتوں محلوں میں نت نئے انداز میں تعزیہ بناتے ہیں جبکہ یہ جائز نہیں۔ امام اہلسنت اعلی حضرت، امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں: "تعزیہ بنانا بدعت و ناجائز ہے" مرجع سابق، صفحہ 501، اور بعض لوگ تعزیہ تو نہیں بناتے ہیں مگر تعزیہ دیکھنے کے لئے ضرور جاتے ہین، جبکہ دیکھنا بھی جائز نہیں، امام اہل سنت اعلی حضرت، اس کے دیکھنے کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں: "چونکہ تعزیہ بنانا ناجائز ہے، لہذا ناجائز بات کا تماشا دیکھنا بھی ناجائز ہے" (الملفوظ، ص 286) اور بعض لوگ تو تعزیہ سے اس قدر محبت کا اظہار کرتے ہیں کہ گویا اسی کو بہت کچھ سمجھ لیتے ہیں اور منتیں تک مانگتے ہیں، ایسوں کے لئے اعلی حضرت احمد رضا خان فاضل بریلوی کھانا کیسا؟ جواب: "تعزیہ پر چڑھاوا چڑھانا ناجائز ہے اور پھر اس چڑھاوے کو کھانا بھی ناجائز ہے (فتاویٰ رضویہ، جلد 21، ص 246)

علامہ یاسین اختر مصباحی صاحب اپنی کتاب، **امام احمد رضا اور رد بدعات و منکرات** میں لکھتے ہیں کہ آپ سے سوال ہوا: **سوال:-** رافضیوں کی مجلس میں مسلمانوں کا جانا اور مرثیہ سننا ان کی نیاز کی چیز لینا، خصوصا آٹھویں محرم کو جب کہ ان کے یہاں حاضری ہوتی ہے، کھانا جائز ہے یا نہیں، محرم میں بعض مسلمان ہرے رنگ کے کپڑے پہنتے ہیں اور سیاہ کپڑوں کی بابت کیا حکم ہے؟ **جواب:-** جانا اور مرثیہ سننا حرام ہے، ان کی نیاز کی چیز نہ لی جائے، ان کی نیاز نیاز نہیں ہوتی، اور وہ غالبا نجاست سے خالی نہیں ہوتی، کم از کم ان کی قلتین کا پانی ضرور ہوتا ہے اور وہ حاضری سخت ملعون ہے اور اس میں شرکت موجب لعنت ہے، محرم میں سیاہ اور سبز کپڑے علامت سوگ ہیں، اور سوگ حرام ہے، خصوصا سیاہ کہ شعار رافضیان لئام ہے۔ (ص 258/ 259،،)

لہذا مسلمانوں کو چاہئے کہ خرافات و بدعات سے بچیں اور نیکیاں حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دعا ہیکہ ہمیں اچھی باتیں سمجھنے کی توفیق رفیق عطا فرمائے۔۔۔

آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم۔۔۔

* * * * * * * * *

عاشورہ کی حقیقت

از قلم:- صاحبزادہ حضرت مولانا حافظ وقاری محمد افسر علوی قادری چشتی ارشدی براؤں شریف ضلع سدھارتھ نگر یوپی انڈیا

محرم الحرام اسلامی سال کا پہلا مہینہ ہے، اور اسی سے اسلامی سال کی ابتداء ہوتی ہے، یہ ان چار بابرکت مہینوں میں سے ہے جن کو اللہ تعالی نے یہ کائنات بناتے وقت ہی سے بڑی عزت واحترام اور فضیلت واہمیت عطا فرمائی ہے،

جیسا کہ اللہ تعالی سورۃ التوبہ میں ارشاد فرماتا ہے: "اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَاللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ۔ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ" پارہ (10 سورہ توبہ آیت نمبر 36) ترجمہ: بے شک مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک بارہ مہینے ہیں اللہ کی کتاب میں جب سے اس نے آسمان و زمین بنائے ان میں سے چار حرمت والے ہیں۔ یہ سیدھا دین ہے، تو ان مہینوں میں اپنی جان پر ظلم نہ کرو۔

اس آیت کریمہ سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ اسلامی سال کے بارہ مہینے اللہ تعالی نے خود مقرر فرمایا ہے، جس سے اسلامی سال اور اس کے مہینوں کی قدر و قیمت اور اہمیت بخوبی واضح ہوتی ہے۔ اسی طرح اس سے معلوم ہوا کہ ان بارہ مہینوں میں سے چار مہینے حرمت وعظمت اور احترام والے ہیں، ان کو اَشْھُرُ الْحُرُم بھی کہا جاتا ہے۔

یومِ عاشورہ کے فضائل:- یومِ عاشورہ کے فضائل کے تعلق سے بہت سی احادیث مبارکہ موجود ہیں۔ یہاں چند ذکر کئے جارہے ہیں۔ حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے عاشورہ کا روزہ رکھا اس کے لئے ساٹھ برس کی عبادت (صیام وصلوۃ) اللہ تعالی لکھ دیتا ہے، جس نے عاشورہ کا روزہ رکھا اس کو ہزار شہیدوں کا ثواب دیا جاتا ہے، جس نے عاشورہ کا روزہ رکھا اللہ تعالی اس کے لئے ساتوں آسمانوں کے فرشتوں کا ثواب لکھ دیتا ہے، جس نے عاشورہ کے دن کسی مسلمان روزے دار کو افطار کروایا گویا اس نے تمام امت محمدیہ کو افطار کروادیا اور سب کے پیٹ بھروادیئے، جس نے عاشورہ کے دن کسی یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا تو یتیم کے سر کے ہر بال کے عوض جنت میں اس کا مرتبہ بلند کیا جائے گا۔ (غنیۃ الطالبین صفحہ 426)

یوم عاشورہ کی ایک اور فضیلت یہ ہے کہ اسی دن حضرت امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ کی شہادت ہوئی، حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر تشریف فرما تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس امام حسین بھی تشریف لے آئے، میں نے دروازے سے دیکھا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینۂ مبارک پر کھیل رہے تھے، حضور کے دست مبارک میں مٹی کا ایک ٹکڑا تھا اور چشم مبارک سے آنسو جاری تھے، جب حسین کھیل کر چلے گئے تو میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب گئی اور میں نے عرض کیا حضور میرے ماں باپ آپ پر قربان میں نے ابھی دیکھا کہ آپ کے ہاتھ میں مٹی تھی اور آپ اشکباری فرمارہے تھے؟ آپ نے فرمایا حسین میرے سینے پر کھیل رہے تھے میں بہت خوش تھا کہ جبرئیل امین علیہ السلام نے مجھے وہ مٹی لاکر دی جس پر حسین رضی اللہ تعالی عنہ کو شہید کیا جائیگا یہ سبب میری اشکباری کا تھا۔ (غنیۃ الطالبین صفحہ 430)

یومِ عاشورہ کے اعمال:- یوم عاشورہ کا روزہ بہت فضیلت رکھتا ہے یوم عاشورہ کا روزہ اسلام سے قبل اہل مکہ اور یہودی

لوگ بھی رکھا کرتے تھے۔حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ میں تشریف لائے تو یہودیوں کو عاشورہ کا روزہ رکھتے ہوئے پایا جب اس کی وجہ دریافت کی گئی تو یہودیوں نے عرض کیا کہ آج کے دن اللہ تعالی نے حضرت موسی علیہ السلام اور بنی اسرائیل کو فرعون پر غلبہ عطا فرمایا اس وجہ سے ہم اس دن کو عظیم سمجھتے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری بہ نسبت حضرت موسی علیہ السلام سے ہمارا تعلق زیادہ ہے اس کے بعد حضور نے اس دن کا روزہ رکھنے کا حکم صادر فرمادیا۔(غنیۃ الطالبین صفحہ 428)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بنی اسرائیل پر سال میں ایک دن یعنی عاشورہ کے دن روزہ فرض کیا گیا تھا،تم بھی اس دن روزہ رکھو اور اپنے گھر والوں کے خرچ میں فراخی روا رکھو جس نے اس روز اپنے گھر والوں کے خرچ میں وسعت پیدا کی اللہ تعالیٰ اس کو پورے سال آسودگی وکشائش عطا فرماتا ہے جس نے اس دن روزہ رکھا تو وہ روزہ اس کے چالیس سال کے گناہوں کا کفارہ ہوجائے گا۔جو شخص شب عاشورہ میں رات بھر عبادت میں مشغول رہے اور صبح کو وہ روزہ سے ہو تو اس کو اس طرح موت آئے گی کہ اس کو مرنے کا احساس بھی نہ ہوگا (غنیۃ الطالبین ص 427)

یوم عاشورہ کی خصوصیات:-عاشورہ کے دن کے ساتھ بہت سی باتیں مخصوص ہیں ان میں سے یہ ہیں کہ اس دن حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول کی گئی، اسی دن انہیں پیدا کیا گیا، اسی دن انہیں جنت میں داخل کیا گیا، اسی دن عرش وکرسی، آسمان وزمین، چاند وسورج اور ستارے اور جنت پیدا کئے گئے۔اسی دن حضرت ابرہیم علیہ السلام پیدا ہوئے، اسی دن انہیں آگ سے نجات ملی، اسی دن حضرت موسیٰ علیہ السلام اور آپ کی امت کو نجات ملی اور فرعون اپنی قوم سمیت غرق ہوا، اسی دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا کئے گئے، اسی دن انہیں آسمانوں کی طرف اٹھایا گیا، اسی دن حضرت ادریس علیہ السلام کو مقامِ بلند کی طرف اٹھایا گیا، اسی دن حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کوہ جودی پر ٹھہری، اسی دن حضرت سلیمان علیہ السلام کو ملک عظیم عطا کیا گیا، اسی دن حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ سے نکالے گئے، اسی دن حضرت یعقوب علیہ السلام کی بینائی لوٹائی گئی، اسی دن حضرت یوسف علیہ السلام گہرے کنویں سے نکالے گئے، اسی دن حضرت ایوب علیہ السلام کی تکلیف رفع کی گئی، آسمان سے زمین پر سب سے پہلی بارش اسی دن نازل ہوئی اور اسی دن کا روزہ امتوں میں مشہور تھا یہاں تک کہ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس دن کا روزہ ماہِ رمضان سے پہلے فرض تھا پھر منسوخ کردیا گیا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہجرت سے پہلے اس کا روزہ رکھا۔(اسلامی مہینوں کے فضائل ومسائل صفحہ 19)

** ** ** ** **

یوم عاشورہ کے فضائل

- ،،جو شخص دس محرم الحرام کا روزہ رکھتا ہے اس کیلئے دس ہزار فرشتوں کی عبادت کا ثواب لکھا جاتا ہے۔(الحدیث)
- جو شخص دس محرام کو ایک ہزار بار سورہ اخلاص کا وظیفہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر خصوصی نظر رحمت فرماتا ہے اور اسکا نام صدیقین میں درج ہوجاتا ہے۔۔
- عاشورہ کے دن اصحاب کہف، اپنے پہلو بدلتے ہیں۔(نزہۃ المجالس)

محرم الحرام میں کیا جائز کیا ناجائز فتاوی رضویہ کی روشنی میں

از قلم:- خلیفہ حضور ارشد ملت حضرت علامہ محمد شاھد رضا قادری ارشدی منظری اسلامپور اتر دیناجپور مغربی بنگال (انڈیا)

ماہِ محرم الحرام میں بہت سے مسلمانوں نے امام حسین رضی اللہ عنہ کی عقیدت میں جانے ان جانے میں کچھ ایسے ناجائز کاموں کی عادت بنالی ہے جن کی شرعاً اجازت نہیں دی جاسکتی-عموماً دلوں پر خوش نما بدعتوں کی محبت کا غلبہ ہونے کے سبب حالات اگرچہ مایوس کن ہوگئے ہیں مگر آج بھی بہت سے ایسے دین کا درد رکھنے والے موجود ہیں جو جذبات میں آکر گالی بازی اور ہنگامہ خیزی کے بجائے ٹھنڈے دماغ سے غور وفکر کرتے ہیں-کسی چیز کو جائز و ناجائز قرار دینے میں اپنی طبیعت کو معیار بنانے کے بجائے شریعتِ مطہرہ کی کسوٹی پر اسے رکھتے ہیں اور شریعت میں جو ناجائز بتایا گیا ہے اس سے بچنے کی حد درجہ کدوکاوش کرتے ہیں، ایسے ہی لوگوں کو سامنے رکھتے ہوئے ہم چند باتیں مستند اور معتمد حوالوں کی روشنی میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کررہے ہیں- بالخصوص اس سلسلے میں ہم نے مجددِ دین وملت اعلی حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان کے ارشاداتِ عالیہ کو نقل کرنے کی کوشش کی ہے تاکہ حق وناحق خوب ظاہر وباہر ہوجائے-

تعزیہ سے متعلق اعلیٰ حضرت کا فتویٰ:- مطلق تعزیہ داری یعنی روضۂ امام حسین رضی اللہ عنہ کا صحیح نقشہ بنا کر تبرکًا مکان و دکان میں رکھنا، اس میں شرعاً کوئی حرج نہیں بلکہ جائز ہے۔مگر آج جاہلوں نے اس اصل جائز کو بالکل نیست و نابود کرکے صدہا خرافات پیدا کرلیے ہیں جس کی بنا پر ایک جائز چیز ناجائز ہوگئی؛ کیوں کہ اولاً تو نفسِ تعزیہ میں روضۂ مبارک کی نقل ملحوظ نہ رہی، ہر سال نئی تراش وخراش، پھر کسی میں پریاں، کسی میں براق، کسی میں اور بیہودہ طمطراق، پھر نگر نگر ڈگر ڈگر گھمانا، جھک جھک کر اس تعزیہ کو سلام کرنا، مشغول طواف ہونا، سجدہ کرنا، عورتوں کا تعزیہ دیکھنے نکلنا اور پھر ان مایۂ بدعات کو امام حسین کا جلوہ گاہ سمجھ کر فاتحہ پڑھنا، اس کے اردگرد تعظیمًا ننگے پاؤں چلنا، حاجت روا جاننا اور اخیر میں پانی میں غرق کردینا یا زمین میں دفن کردینا، یہ سب ناجائز وگناہ ہیں۔(ملخصًا فتاوی رضویہ، ج:۹/ ۲۴،ص: ۵۱۲/ ۳۵،مکتبہ: رضا اکیڈمی بمبئی)

تعزیہ سے متعلق حضور صدرالشریعہ کا قول:- تعزیہ داری کے سلسلے میں کہیں تخت وضریح بنائے جاتے ہیں اور کہیں علم و شدے نکالے جاتے ہیں۔ڈھول، تاشے اور قسم قسم کے باجے بجائے جاتے ہیں، تعزیوں کا بہت دھوم دھام سے گشت ہوتا ہے، آگے پیچھے ہونے میں جاہلوں کی طرح جھگڑتے ہیں، تعزیوں سے منتیں مانی جاتی ہیں، سونے چاندی کے علم چڑھائے جاتے ہیں، ہار، پھول اور ناریل چڑھاتے ہیں، وہاں جوتے پہن کر جانے کو گناہ جانتے ہیں۔تعزیوں کے اندر دو مصنوعی قبریں بناتے ہیں، ایک پر سبز غلاف اور دوسرے پر سرخ غلاف ڈالتے ہیں۔سبز والی کو امام حسن رضی اللہ تعالی عنہ کی قبر اور سرخ والی کو امام حسین رضی الہ تعالی عنہ کی قبر یا شبیہ قبر بتاتے ہیں اور وہاں فاتحہ دلواتے ہیں، یہ تصور کرکے کہ امام عالی مقام کے روضہ اور مواجہہ اقدس میں فاتحہ دلا رہے ہیں۔پھر یہ تعزیہ دسویں محرم کو مصنوعی کربلا میں لے جاکر دفن کرتے ہیں، گویا یہ جنازہ تھا جسے دفن کرآئے، کہیں بڑی بڑی قبریں بنتی ہیں۔حضرت قاسم رضی اللہ تعالی عنہ کی مہندی نکالتے ہیں۔اسی تعزیہ داری کے سلسلے میں کوئی پیک بنتا ہے جس کے کمر

میں گھنگھرو بندھے ہوتے ہیں (جو ہرکاروں کی طرح بھاگا پھرتا ہے) تعزیہ نکالنے کے وقت بعض سنی حضرات بھی مرثیہ پڑھتے ہیں جس میں غلط واقعات نظم کیے جاتے ہیں: یہ سب از روے شرع ناجائز وگناہ ہیں۔ (ملخصًا، بہار شریعت، ج: ۴، ص: ۱۶)

تعزیہ کے چڑھاوے کا حکم:- فتاوی رضویہ (ج: ۲۴، ص: ۵۲۴) میں ہے: امام حسین کی نیاز تبرک ہے، اسے کھانی چاہیے لیکن تعزیہ پر جو مٹھائی چڑھائی جاتی ہے اگرچہ حرام نہیں ہوتی مگر اس کے کھانے میں جاہلوں کی نظر میں ایک امر ناجائز شرعی کی وقعت بڑھانی اور اس کے ترک میں اس سے نفرت دلانی ہے، لہذا نہ کھائی جائے۔ نیز اسی میں ہے: فاتحہ جائز ہے روٹی، شیرنی، شربت وغیرہ کی، چاہے جس پر ہو مگر تعزیہ پر رکھ کر یا اس کے سامنے فاتحہ دلانا جہالت ہے اور اس پر چڑھانے کو سبب تبرک سمجھنا حماقت ہے۔ لہذا اس سے بچنا چاہیے۔ (بلکہ ہماری ماں بہنوں کو اپنے گھروں میں ہی فاتحہ دلوانی چاہیے؛ کیوں کہ گھر میں فاتحہ کرانا چوک پر فاتحہ کرانے سے زیادہ بہتر، احتیاط اور فائدہ مند ہے)

جو خرافات عشرۂ محرم میں کی جاتی ہیں ان کی منت ماننا کیسا ہے؟

بہت سی عورتیں تعزیہ رکھنے، اس میں پیسے خرچ کرنے یا پیک بننے کی منت مانتی ہیں کہ پانچ دس برس تک ایسا کریں گے، منع کرنے پر کہتی ہیں کہ اگر ان منتوں کو پورا نہ کیا جائے تو کوئی آفت آجائے گی یا بچہ مرجائے گا وغیرہ۔ (یاد رکھیں!) یہ سب لغو خیالات ہیں، حقیقت سے ان کا کوئی تعلق نہیں ایسی منت ماننی ہی نہیں چاہیے اور اگر مان لی تو پوری نہ کرے؛ کیوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے: معصیت کی منت نہیں ہوتی۔ (فتاوی رضویہ، ج: ۲۴، ص: ۴۹۴/ ۴۹۳) اسی طرح طوافِ تعزیہ کی منت ماننا جائز نہیں بلکہ منت روزہ رکھنے، نماز، قرآن، درود، کلمہ شریف پڑھنے یا فقیروں کو کھانا، کپڑا یا پیسہ دینے کی ماننی چاہیے کہ یہ شریعت میں پسندیدہ امر ہے۔

10/ ویں محرم کو سرخ، سبز اور سیاہ کپڑوں کا حکم:- عشرۂ محرم میں تین رنگ کے لباس اہل بدعت پہنتے ہیں، ان تینوں سے بچنا چاہیے۔ (۱) سرخ یا گلابی کہ یہ خوارج دشمنانِ اہل بیت (ناصبی) اظہار مسرت کے لیے پہنتے ہیں۔ (۲) سیاہ: اس کو روافض پہنتے ہیں۔ (۳) سبز یا دھانی: یہ تعزیہ داروں کا شیوہ ہے۔ ہاں! اگر کپڑا مختلف رنگ کا ہو تو کوئی حرج نہیں۔ (ملخصًا فتاوی رضویہ، ج: ۲۴، ص: ۴۹۷)

10/ ویں محرم میں روٹی نہ پکانا، جھاڑو نہ دینا، کپڑا نہ اتارنا کیسا ہے؟ بعض گھروں میں ۱۰/ ویں محرم کو نہ جھاڑو دیے جاتے ہیں، نہ چولھے جلائے جاتے ہیں، نہ کپڑے بدلے جاتے ہیں اور غسل کے سلسلے میں بھی طرح طرح کے من گڑھت رسوم کہ فلاں فلاں وقت نہیں نہانا چاہیے اور شروع کے دس دنوں تک نئے کپڑے نہیں پہنے جاتے، اسی طرح ان ایام میں مچھلی، کبوتر اور مسور کی دال بھی نہیں پکائی جاتی۔ یہ سب جاہلانہ خیالات ہیں، جن کا اعتقاد رکھنا از روے شرع درست نہیں بلکہ جہالت وحماقت ہے۔ (ملخصًا فتاوی رضویہ، ج: ۲۴، ص: ۴۸۸)

محرم الحرام سے متعلق ایک خام خیالی:- بعض عورتوں میں یہ مشہور ہے کہ محرم الحرام کے مہینے میں شادی بیاہ کرنا، نئے کپڑے پہننا، نیا کام شروع کرنا منع ہے، یہ بالکل غلط اور خام خیالی ہے بلکہ یہ سارے امور کسی بھی مہینے میں کر سکتے ہیں۔

(ملخصًا فتاوی رضویہ، ج:۲۴،ص:۴۸۸) یہی حکم لڑکی رخصت کرنے کا بھی ہے۔

ڈھول تاشہ بجانا یزیدیوں کا طریقہ ہے:- کچھ بچے اور نوجوان ۱۰ محرم تک گلی گلی ڈھول باجے بڑے شوق سے بجاتے ہیں منع کرنے پر کہتے ہیں: ''ہم امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ کی محبت اور یاد میں بجاتے ہیں۔'' یہ بالکل ناجائز وحرام ہے۔(ملخصًا فتاوی رضویہ، ج:۹،ص:۱۸۹) یہ یزیدیوں کا طریقہ ہے، جب یزید کو معلوم ہوا کہ امام حسین کا سر (مبارک دمشق پہنچنے والا ہے تو تمام یزیدی (ڈھول) باجے بجا کر خوشیاں منانے لگے۔لہذا اے اسلامی بہنو! اپنے بچوں اور بڑوں کو سمجھائیں کہ اس گندے کام سے توبہ کرلیں۔عموماً عورتیں ۱۳ محرم کو امام حسین کا تیجہ تصور کرتی ہیں جس میں نہ نہانا (بعض جگہوں میں سورج ڈھلنے کے بعد نہانا) اور مچھلی ہی بنانا ضروری سمجھتی ہیں، اسی طرح دسواں، بیسواں اور چالیسواں بھی مناتی ہیں جس کی شریعتِ اسلامیہ میں کوئی حقیقت نہیں۔ بلکہ اس طرح کا عقیدہ رکھنا بالکل ناجائز وگناہ ہے۔(بہار شریعت، ج:۴،ص:۱۶ ملخصًا)

بعض عورتیں کہتی ہیں: یہ (تعزیہ رائجہ، ڈھول، پیک بننا، تعزیہ گاہ کا گشت کرنا، امام حسین کی جلوہ گاہ سمجھ کر چوک پر ہی فاتحہ کرانا وغیرہ) ہمارے باپ داداؤں سے چلا آرہا ہے اور آج کے مولانا لوگ کہتے ہیں کہ یہ سب ناجائز ہے۔اے اسلامی بہنو! ہوسکتا ہے آپ کے آباو اجداد نے لاعلمی کی بنا پر ایسا گناہ کرلیا ہو تو کیا آپ بھی اسی گناہ کو دہرائیں گی یا توفیقِ الٰہی سے ان کاموں کو چھوڑ کر اللہ ورسول کی خاطر جاہلانہ رسم ورواج کو ختم کریں گی۔

کیا ماتم دیکھنا جائز ہے؟ یہ ایک شرمناک حقیقت ہے کہ ہمارے معاشرے کی اکثر عورتیں ماتم دیکھنے بڑے شوق سے جاتی ہیں جس کی اجازت شریعتِ اسلامیہ قطعًا نہیں دیتی۔اس ماتم میں غلط باتوں پر مشتمل مرثیے پڑھے جاتے ہیں، اہل بیت کی بے حرمتی وبے صبری اور جزع وفزع کا ذکر ہوتا ہے جس کا سننا بلکہ وہاں بلاضرورت موجود رہنا بھی ناجائز وحرام ہے۔یہی حکم مردوں کا بھی ہے۔خواتین کی ایک بڑی بے راہ روی: تعزیہ دیکھنے کے لیے گھر کے چھوٹے بڑے بلکہ عورتیں تک شانہ بہ شانہ تعزیہ گاہ کا چکر لگاتی ہیں جہاں پر نوجوان طرح طرح کے بیہودہ کھیل اور تماشے دکھاتے ہیں، کوئی بندر کی صورت اپناتا ہے، کوئی درخت کی صورت تو کوئی شیطان کی آوازیں نکالتا ہے، میلے لگے ہوتے ہیں، ہنسی مذاق اور مرد وزن کا اختلاط ہوتا ہے۔اور اسلامی بہنیں بے شرمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے پوری رات گزار دیتی ہیں، جو بالکل ناجائز وگناہ ہے۔ بلاشبہہ ایسی عورتوں پر خدا کی لعنت برستی ہے اور اللہ و رسول کی ناراضی کے سوا کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا۔لہذا خود بھی عمل کریں اور اپنے گھر کے چھوٹوں اور بڑوں کو بھی تاکید کے ساتھ جانے سے روکیں۔(فتاوی رضویہ، ج:۹،ص:۳۵)

کیا آپ حسینی ہیں؟ درحقیقت حسینی ہونے کی صحیح علامت یہ ہے کہ جس شریعت مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بچانے کے لیے امام حسین نے جان قربان کردی، اس کو سینے سے لگایا جائے نہ کہ اس کے خلاف عمل کرکے اللہ تعالیٰ کے غضب کو دعوت دی جائے۔لہذا اے اسلامی بہنو! حسینیوں کا طریقہ عمل یہی ہونا چاہیے کہ عاشورہ کی رات سڑکوں پر گھومنے اور مٹر گشتی کرنے کے بجائے شہدائے کربلا کو ایصالِ ثواب کرنے کے لیے قرآن کی تلاوت ودیگر ذکر واذکار کیے جائیں، محفلیں منعقد کرکے ان کے حالات و فضائل بیان کیے جائیں۔ان کی زندگی کو اپنے لیے نمونۂ حیات بنایا جائے اور بچوں کو حسینی تعلیم وتربیت دی جائے۔یہی طرزِ عمل امام حسین رضی اللہ عنہ کے سچے عاشق ہونے کی پہچان ہے۔اللہ عزوجل ہمیں عمل کی توفیق بخشے۔آمین۔ * * * *

فلسفہ شہادت حضرت امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ اور اسکی حقیقت

از قلم:- حضرت علامہ محمد صادق رضا مقام، سنگھیا ٹھاٹھول (پورنیہ) خادم، شاہی جامع مسجد صدر گلی پٹنہ سیٹی بہار ۸

اللہ رب العزت اپنے کلام پاک قرآن مجید فرقانِ حمید میں ارشاد فرماتا ہے، مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ ۖ فَمِنْهُم مَّن قَضَىٰ نَحْبَهُ وَمِنْهُم مَّن يَنتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا (سورۃ الاحزاب، آیت ۲۳) یعنی مسلمانوں میں کچھ وہ مرد ہیں جنہوں نے سچا کر دیا جو عہد اللہ سے کیا تھا تو ان میں سے کوئی اپنی منت پوری کر چکا ہے اور کوئی راہ دیکھ رہا ہے اور وہ ذرہ برابر بھی نہیں بدلے، بعض مفسرین قرآن کریم کی رائے میں یہ آیت کریمہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ و حضرت طلحہ رضی اللہ تعالی عنہ جیسے عظیم صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ لیکن چونکہ قرآن مجید کے احکام عام ہیں اور تا قیامت ہمارے لئے نافذ العمل ہیں اسلئے امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ اور انکے افراد خاندان کی شہادت بھی اسی آیت مبارکہ کی مصداق ہے۔ اور اس عظیم مقام پر فائز کرنیکا فیصلہ اللہ تعالیٰ نے خود اس وقت فرمادیا تھا جس وقت امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ اپنے عالم طفلیت میں تھے جیسا کہ حدیث شریف میں آتا ہے حضرت انس بن حارث فرماتے ہیں کہ انہوں نے آقا کریم کو یہ فرماتے سنا کہ، بے شک میرا بیٹا امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ قتل کر دیا جائیگا۔ اس زمین کا نام کربلا ہے سو جو شخص تم لوگوں میں وہاں موجود ہو تو اسکو چاہئے کے اسکی مدد کرے۔ تو انس بن حارث رضی اللہ عنہ کربلا گئے اور حضرت امام حسین عالی مقام کے ساتھ شہید ہو گئے۔ (البدایہ والنہایہ جلد ۸ صفحہ ۱۹۹)

اس مشیت الٰہی کے تحت ۱۰ محرم الحرام ۶۱ ھ میں کربلا کی سرزمین پر واقعہ شہادت پیش آیا جسکے بارے میں ہم بخوبی واقف ہیں اور جس کے نتیجہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے پیارے نواسے عالی مقام حضرت حسین بن حضرت علی شیر خدا رضی اللہ تعالی عنہما اپنے ۷۲ افراد خاندان کے ساتھ یزیدی لشکر کے ہاتھوں انتہائی ظلم، تشدد، بربریت اور نہایت بے رحمی سے شہید کئے گئے انا للہ و انا الیہ رٰجعون،،

اس عظیم شہادت کے پیچھے جو حقیقت و فلسفہ پنہاں ہے اسکے سمجھنے کے لئے ہمکو پہلے نواسۂ رسول حضرت امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ کا مقام اور کردار یزید پلید کو سمجھنا ضروری ہے پیارے! آغوش مصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم میں پرورش پانے والے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ کے ارفع و اعلی مقام کے بارے میں کون نہیں جانتا کے آپ رضی اللہ تعالی عنہ چمن اہل بیت کے ایک پھول ہیں جس اہل بیت کی عظمت خود اللہ تعالیٰ اپنے کلام میں بیان فرماتا ہے۔ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا (سورۃ الاحزاب، آیت ۳۳) یعنی بیشک اللہ تعالیٰ تو یہی چاہتا ہے کہ اے نبی کے گھر والوں تم سے ہر ناپاکی دور فرمادے اور تمھیں خوب پاک و ستھرا کر دے۔

دوسری جگہ ارشاد ربانی ہوتا ہے قُل لَّا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ (سورۃ الشوریٰ آیت ۲۳) یعنی تم فرماؤ کہ میں اس پر تم سے کچھ اجر نہیں مانگتا بجز قرابت داروں کی محبت کے ان دونوں آیتوں سے پتہ چلتا ہیکہ اہل بیت

بہت ہی اعلیٰ عظمت کے حامل ہیں اور انکی محبت و ادب مسلمانوں کے لیے واجب ہے۔ اب کوئی بھی ذی عقل امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ کا مقام اللہ تعالیٰ کے نزدیک کیا ہے اچھی طرح سمجھ سکتا ہے آیئے اسکے بعد ملاحظہ فرمایئے کہ آقائے نامدار مدینے کے تاجدار مصطفی کریم کے نزدیک سید الشہداء امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ کا کیا مقام ہے اس تعلق سے احادیث میں آپکے کئی فضائل آئے ہیں۔ جو حسبِ ذیل ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا،، **الحسین منی و انا من الحسین**،، یعنی حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں۔ (سنن ترمذی جلد نمبر ۵ صفحہ ۴۲۹، حدیث نمبر ۳۹۰۰) اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے جمال و کمال، علم و فضل، اخلاق و کردار حضرت حسین کے اندر ظاہر ہیں گویا کہ آپ اصل میں مظہر رسول ہیں۔

ایک اور حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا،، **الحسن و الحسین ھما ریحان الدنیا**،، بے شک حسن اور حسین دنیا میں میرے دو پھول ہیں (مشکوٰۃ) ظاہر ہیکہ پھل اور پھول میں جمال و کمال حقیقت میں اصل کا ہی ہوتا ہے یعنی آپکی شخصیت میں جو تاثیر تھی وہ دراصل حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی ہی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ امام عالی مقام نے اپنی تمام زندگی اسی شان، عظمت اور مرتبت مصطفیٰ کریم کے مطابق اپنی زندگی گزاری یہاں تک کے میدان جنگ میں بھی اپنے ایمان، شجاعت، بے پناہ صبر و حلم اور ثابت قدمی کا وہ مظاہرہ کیا کہ رہتی دنیا تک ایک سچائی کا نشان بن گئے۔ کردار یزید پلید! امیر المومنین حضرت معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کا بیٹا تھا جسکو اپنے والد مکرم کے وصال کے بعد وراثت میں سلطنت اسلامیہ کی حکومت ملی۔ اس نے اپنے اقتدار کو ملوکیت میں تبدیل کیا اور بہت ہی قلیل عرصہ میں اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے مسلمانوں کا اعتماد کھو بیٹھا علامہ ابن کثیر اپنی تصنیف البدایہ والنہایہ میں ایک باب ذکر یزید بن معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کے تحت رقمطراز ہوتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ یزید پلید بہت ہی دنیا پرور، شرابی، موسیقی پسند کرنیوالا، ناچنے گانے کا دلدادہ شخص تھا۔ وہ ھمہ اقسام کے جانور جیسے مینڈک، بھالو، بندر وغیرہ کو پالتا تھا انکو لڑاتا تھا۔ دن کا آغاز شراب سے کرتا اور گھوڑے کی پیٹھ پر بندر کو بٹھا کر دوڑایا کرتا۔ اسکے علاوہ وہ اپنے ساتھ نوخیز لڑکوں کو بھی رکھتا تھا۔ (البدایہ ولنہایہ، جلد ۸، صفحہ ۱۱۶۹)

یزید پلید کی کردار کا دوسرا رخ دشمنی اہلبیت سے بھرا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ اس نے امام عالی مقام کی شہادت کے بعد آپ کے سر انور کو اپنے دربار دمشق میں منگوا کر اسکی بے حرمتی کی اسکے علاوہ اس نے اپنے منہ سے ایسے اشعار ادا کیے جن سے اسکی اہلبیت سے عداوت صاف ظاہر ہوتی ہے۔ ان اشعار کا ترجمہ پیش ہے۔ 'اے کاش بدر میں قتل ہونیوالے میرے اشیاخ بنوخزرج کا نیزوں کی ضربوں سے چیخنا چلانا دیکھتے ہم نے تمھارے دوگنا اشراف کو قتل کر دیا اور یوم بدر کے میزان کے جھکاؤ کو برابر کر دیا۔'' (البدایہ والنہایہ، جلد ۸، صفحہ ۱۹۲)

یزید کی بدکرداری کا ایک اور نمونہ تاریخ میں یہ بھی ملتا ہے کہ اس نے واقعہ شہادت کے بعد مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ جیسے حرمت والے مقامات پر بھی حملہ کیا۔ مسجد نبوی اور خانہ کعبہ کے تقدس کو بھی پامال کیا اور وہاں کے باشندوں پر ظلم و تشدد کے علاوہ بدامنی بھی پھیلائی۔

حقیقتِ شہادت مندرجہ بالا پیش کردہ تفصیلات سے یہ اظہر من الشمس ہوجاتا ہیکہ امام عالی مقام کی ذات اقدس ہر لحاظ سے اعلیٰ و ارفع تھی جسکے برعکس یزید کی شخصیت عداوت رسول اکرم و اہل بیت سے بھری ہوئی اور مخالفت شریعت کی حامل تھی۔

ان حالات کہ مدنظر معرکہ کربلا کی اصل حقیقت اُجاگر ہوتی ہے اور وہ یہ کہ یہ جنگ کسی بھی قسم کے اقتدار، مال و دولت، جاہ وحشم کی خاطر بالکل نہیں لڑی گئی تھی۔ بلکہ یہ ایک عظیم انقلاب کی جنگ تھی جس میں دو مخالف نظریوں اور دو مخالف نظام کا تصادم تھا۔ ایک طرف سراسر ہدایت تھی تو دوسری طرف انانیت اور گمراہی، ایک طرف اعلائے کلمۃ الحق اور اسکی حفاظت وشریعت محمدی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی پاسداری تھی اور اسکے لئے اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لیے اس فریق کا ہر ایک رکن راضی بہ رضا تھا، دوسری طرف دشمنان اسلام و دشمنان رسول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم واہلبیت اپنی طاقت کے نشہ میں چور شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو مسخ کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگائے ہوئے تھے۔

بعد ازآں آیئے اب شہادت امام حُسین رضی اللہ تعالی عنہ کے سب سے اہم ترین پہلو کی طرف ایک نظر ڈالتے ہیں جو اسکی سب سے بڑی حقیقت ہے۔ وہ یہ کہ معرکہ کربلا ہرگز کوئی اتفاق نہیں تھا۔ بلکہ یہ شہادت خالص مشیت الٰہی کے تحت وقوع پذیر ہوئی تھی جس کی پیش گوئی حضور نور مجسم رسول اکرم نے امام عالی مقام کی شہادت واقع ہونیکے تقریباً ۵۶ سال پہلے ہی فرمادی تھی جیسا کہ حسب ذیل کی ایک طویل حدیث سے واضح ہوتا ہے۔ حضرت اُم الفضل بنت حارث رضی اللہ تعالی عنہا بیان فرماتی ہیں کہ وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوکر عرض کیں کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے ایک خوف ناک خواب دیکھا ہے سرکار نے ارشاد فرمایا آپنے کیا خواب دیکھا؟ عرض کرنے لگیں کہ بہت ہی فکر کا باعث ہے۔ حضور نبی کریم نے ارشاد فرمایا وہ کیا ہے؟ عرض کرنے لگیں آپ کے جسد اطہر سے ایک ٹکڑا کاٹ دیا گیا اور میری گود میں رکھ دیا گیا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا آپ نے بہت اچھا خواب دیکھا ہے۔ انشاء اللہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو صاحبزادے تولد ہونگے اور وہ آپکی گود میں آئینگے۔ وہ فرماتی ہیں کہ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ تولد ہوئے اور وہ میری گود میں آئے جیسا کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے بشارت دی تھی۔ پھر ایک روز میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئی۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہٗ کو آپکی خدمت بابرکت میں پیش کیا پھر کیا دیکھتی ہوں کے سرکار دو عالم نبی مکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے چشمان اقدس اشکبار ہیں۔ یہ دیکھ کر میں نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قرباں اشکباری کا سبب کیا ہے؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا حضرت جبرئیل علیہ السلام نے میری خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا۔ عنقریب میری امت کے کچھ لوگ میرے اس شہزادے کو شہید کرینگے۔ میں نے عرض کیا: سرکار کیا وہ اس شہزادے کو شہید کرینگے؟ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں! اور حضرت جبرئیل امین نے اس مقام کی سرخ مٹی میری خدمت میں پیش کی۔ (دلائیل النبوہ للبیھقی حدیث نمبر ۲۸۰۵/، مشکواۃ المصابیح، کتاب المناقب حدیث نمبر ۶۱۷۱)

اس سلسلہ میں ایک اور حقیقت سے آشنا ہونا ضروری ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی پیش گوئی صرف یک طرفہ یعنی حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بارے میں نہیں تھی بلکہ آپ نے اپنے نور نظر حسین رضی اللہ عنہ کے مدمقابل آنیوالے بدنصیب کے بارے میں بھی واضح طور پر پیش گوئی فرمادی تھی، جیسا کہ حسب ذیل حدیث میں وارد ہوا ہے۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہٗ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی نے فرمایا میری امت کا نظام عدل کے ساتھ چل رہا ہوگا حتیٰ کے ایک شخص آئیگا پہلا اقتدار پر جو میرے دین کی قدروں کو برباد کردیگا اور وہ شخص بنواُمیّہ میں سے ہوگا اسکا نام یزید ہوگا۔ (مسند بزّار جلد ۴ صفحہ ۱۰۹

حدیث نمبر ۱۲۸۴ / مُسند ابو یعلیٰ جلد نمبر ۲ صفحہ ۱۷۶ حدیث نمبر ۸۷۱ / مصنّف ابن ابی شیبہ جلدہ نمبر ۸ صفحہ ۳۴۱ حدیث نمبر ۱۴۵ / امام بیہقی دلائیل النبوۃ حدیث نمبر ۲۸۰۲)

اسطرح یہ عظیم اور فیصلہ کن معرکہ، حق و باطل کے درمیان مشیت الٰہی کے مطابق سرانجام پایا جسکی پیش گوئی حضور اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرما چکے تھے۔ آیئے اب فلسفہ شہادت امام عالی مقام کی آخری کڑی کے اظہار کے ساتھ مضمون کو اختتام کی طرف لے چلتے ہوں۔ یہ ایک بہت ہی اہم نکتہ ہے جو شہادت کی حقیقت سے جڑا ہوا ہے۔ اور وہ یہ ہیکہ سردار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت علی کرم اللہ وجہ الکریم رضی اللہ تعالی عنہ، خاتون جنت سیدہ طاہرہ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالی عنہا یا خود امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ نے اس شہادت سے بچنے کی دعا نہیں فرمائی۔ اسکے علاوہ تمام واقعہ کربلا کے دوران ابتدا سے لیکر انتہا تک کوئی ایسا معجزہ یا کرامت بھی ظاہر نہیں ہوئی کے جسکی وجہ سے ظالموں کا ظلم کا رخ بدل جاتا اور فیصلہ ہو جاتا۔ تاریخ گواہ ہے کہ اسطرح کا کوئی بھی واقعہ کا ذکر نہیں ملتا۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ یہی اللہ رب العزت کی منشا تھی اور اس عظیم ترین مقام شہادت و مقام صبر و رضا کو پانے کے لئے تمام احباب امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ راضی تھے۔

حاصل کلام یہ کہ حضرت امام عالی مقام سید الشھداء نے اپنی اور اپنے اہل خانہ کی قربانی پیش کر کے یہ ثابت کر دیا کہ اہل حق اپنا سر تو کٹا سکتے ہیں لیکن باطل کا ساتھ نہیں دے سکتے گویا کہ شہادت ظاہراً فنا کا ایک نظارہ تھا لیکن آپ کو مشیت الٰہی نے ایسی لازوال بقاء بخشی کے دنیا اسکی نظر لانے سے قاصر ہے بقول شاعر قتل حسین اصل میں مرگِ یزید ہے اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد پیغام شہادت پیارے جب بھی اللہ و رسول صلی للہ علیہ والہ وسلم کے دین و شریعت پر آنچ آئے تو ہمکو اسکا کامل یقین اور ثابت قدمی کے ساتھ مقابلہ کرنا چاہئے ظلم کو برداشت کرنے کے بجائے ہمکو ظلم کے خلاف اٹھ کھڑے ہونا چاہئے ہمکو ہر حال میں حق کا ساتھ دینا چاہئے اور شریعت مصطفی و دین متین کے تحفظ کے خاطر اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہنا چاہئے مشکل ترین حالات میں اللہ سبحانہ تعالی کی مشیت پر صبر کرنیکی عادت بنانی چاہئے مختصر یہ کہ ہر دور میں حُسینیت اور یزیدت کی طاقتیں کارگر ہوتی رہیگی لیکن ہم مومنوں کو حسینیت کا ساتھ دیتے ہوئے یزدیت سے ڈٹ کر مقابلہ کرنا چاہئے اللہ سبحانہ تعالی اپنے محبوب پیارے آقا کریم وسیلے سے اور غوث و خواجہ و رضا اور خانوادۂ ارشدیہ کے طفیل ہم سب کے ایمان و ایقان کی حفاظت فرمائے اور اسلام کے نام پر اپنا تن من دھن قربان کرنے کی توفیق فرمائے اور امام عالی مقام کا سچا پکا غلام بنائے،، اللھم آمین یارب العلمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

** ** ** ** **

کیا مچھلی اور، ارہر، کی دال پر فاتحہ نہیں ہوگی؟

ہمارے کچھ مسلمان بھائی یہ خیال کرتے ہیں کہ مچھلی اور ارہر کی دال پر فاتحہ نہیں پڑھنا چاہئے۔ حالانکہ یہ انکی غلط فہمی ہے ان پر فاتحہ پڑھنے میں کوئی قباحت نہیں۔ مچھلی تو نہایت عمدہ اور محبوب غذا ہے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہیکہ جنت میں اہل جنت کو پہلی غذا مچھلی ہی ملے گی اور جو کھانا جتنا عمدہ اور لذیذ ہوگا فاتحہ میں بھی اسکی فضیلت زیادہ ہوگی۔۔ (غلط فہمیاں اور انکی اصلاح ص ۱۵۶)

صبر واستقامت کا بے مثال مظاہرہ

از قلم :- حضرت علامہ مفتی ابوحامد محمد شریف الحق مدنی رضوی ارشدی کٹیہاری امام وخطیب نوری رضوی جامع مسجد وخادم دارالعلوم نوریہ رضویہ رسول گنج عرف کوئلی ضلع سیتامڑھی بہار الھند

امیرِ معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے بعد جب یزید کرسی حکومت پر بیٹھا اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیعت کا مطالبہ اور اس پر دباؤ ڈالنا شروع کیا تو امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ظلمِ یزید کے خلاف آواز بلند کرنے اور یزید کی بیعت سے انکار کرنے پر امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جن حالات کا سامنا کرنا پڑا اُنھیں پڑھ کر دل کی دنیا دہل جاتی ہے

امام عالی مقام امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پیغمبرِ اسلام جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دین کی تحفظ وبقا کے لیے جو بے مثال صبر واستقامت کا مظاہرہ پیش کیا ہے اس کی مثال دنیا میں کہیں نہیں ملتی کون نہیں جانتا کہ امام عالی مقام امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بدعات ومنکرات وخرافات کے خلاف آواز اٹھانے اور دینِ اسلام کی حفاظت کے لیے اپنے نانا جان جنابِ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا روضۂ مبارک ومقدس چھوڑنا پڑا، جہاں پر ستر ہزار فرشتے صبح اور ستر ہزار فرشتے شام کو حاضری دیا کرتے ہیں اور قیامت تک یہ سلسلہ جاری وساری رہے گا اور جسے ایک مرتبہ موقع مل گیا پھر قیامت تک دوبارہ موقع نہ ملے گا وہ روضۂ انور جو قیامت تک کے مسلمانوں کے لیے دلوں کا چین وسکون اور قلبوں کی راحت ہے،

کون نہیں جانتا کہ دینِ اسلام کی تحفظ وبقا کے لیے امام عالی مقام امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی پیاری امی جان سیدہ عابدہ زاہدہ طیبہ طاہرہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا وسلام اللہ علیہا کی مقدس قبر انور کو چھوڑنا پڑا،

کون نہیں جانتا کہ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دینِ مصطفوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حفاظت کے لیے اپنے پیارے بھائی جان امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مزارِ مقدس کو چھوڑنا پڑا،

کون نہیں جانتا کہ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دینِ اسلام کی حفاظت کے لیے شہر رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ چھوڑنا پڑا، کون نہیں جانتا کہ شہرِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خون سے رنگین نہ ہو اس کے لیے امام عالی مقام امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چند افراد کے ساتھ جن میں بوڑھے بھی تھے، جوان بھی تھے، عورتیں بھی تھیں، اور شہرِ مدینہ کی گلیوں میں بلبلوں کی طرح چہکنے والے چھوٹے چھوٹے بچے بھی تھے، اور شیر خوار بھی تھے اُنھیں ساتھ لے کر مدینہ شہر چھوڑ کر مکہ کی طرف ہجرت کرنا پڑا وہ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کے بارے میں اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا **حسین منی وانا من الحسین** وہ امام عالی مقام امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کے رونے سے اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیقرار ہو کر فرمایا کرتے تھے بیٹی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے رونے سے مجھے تکلیف ہوتی ہے

وہ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کی سند غلامیِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خلیفۂ دوم عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کل

میدانِ محشر میں رب کی بارگاہ میں پیش کریں گے

وہ امام حسن وامام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما جنہیں اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے کندھے پر سوار فرمایا کرتے تھے وہ امام حسن وامام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما جن کے بارے میں اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں جنتی جوانوں کے سردار ہیں

وہ امام حسن وامام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما جن کے بارے میں اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا حسن وحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما میرے دنیاوی پھول ہیں

کیا بات رضا اس چمنستانِ کرم کی زہراء ہے کلی جس میں حسن وحسین پھول

آج وہ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے نانا جان محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دین کی حفاظت کے لیے مدینہ شریف چھوڑ کر مکہ شریف کی طرف ہجرت کر گیے امام عالی مقام امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ شریف سے ہجرت کر کے مکہ شریف آگیے مکے والوں نے آپ کا زوردار استقبال کیا کوفہ سے بار بار خطوط آرہے تھے کہ آپ کوفہ آجایئے کوفہ میں آپ کا شدت سے انتظار ہو رہا ہے آپ نے مکہ والوں سے مشورہ کیا مکہ والوں نے آپ کو کوفہ جانے سے منع کیا کہ وہاں کے لوگ وفادار نہیں ہوتے اگر آپ کا جانا ضروری ہی ہے تو پہلے مسلم بن عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیج کر حالات معلوم کر لیجئے

چنانچہ امام مسلم بن عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے دو بیٹے محمد وابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ کوفہ روانہ ہو گیے جب کوفہ پہنچے تو کوفہ والوں نے آپ کا شاندار استقبال کیا اور پہلے ہی دن کوفہ کے لوگوں نے تقریبًا بارہ ہزار یا چالیس ہزار کی تعداد میں امام مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں پر بیعت کر لی ماحول سازگار دیکھتے ہوئے امام مسلم بن عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خط لکھ کر امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیج دیا کہ یہاں ماحول خوشگوار ہے اور کوفہ کے لوگ آپ کا شدت سے انتظار کر رہے ہیں اور آپ کے قدموں پر جان نچھاور کرنے کے لیے تیار ہیں خط پہنچتے ہی آپ کوفہ کے لیے روانہ ہو جائیں اُدھر عبداللہ بن مسلم حضرمی جو بنی امیہ کے ہوا خواہوں میں سے تھا اس نے یزید کو خط لکھ کر بھیج دیا کہ امام مسلم بن عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوفہ آگئے ہیں اور کوفہ کے لوگ حسین بن علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کے نام پر بیعت کر رہے ہیں

پھر عمارہ بن عقبہ اور عمر بن سعد نے بھی یزید کو اسی طرح کا خط لکھا کہ کوفہ میں ہزاروں افراد امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام پر امام مسلم بن عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھوں بیعت کر چکے ہیں اور یہاں کا گورنر نعمان بن بشیر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ عاشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھا) سب کچھ دیکھنے کے باوجود کچھ نہیں کر رہے ہیں لہٰذا ان کی جگہ کسی زبردست حاکم کو گورنر بنا کر بھیجئے جب یزید کو خط پہنچا تو یزید بڑا غضبناک ہوا اور لوگوں سے مشورہ کر کے سابق گورنر حضرت نعمان بن بشیر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو معزول کر کے عبیداللہ بن زیاد کو جو بصرہ کا گورنر تھا اسے کوفہ کا بھی گورنر بنا دیا اور ساتھ میں حکم دیا کہ فورًا کوفہ پہنچ کر امام مسلم بن عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گرفتار کر کے یا تو شہر بدر کر دو یا پھر قتل کر ڈالو اور حسین بن علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) آئیں تو اُن سے میری بیعت طلب کرو اور وہ بیعت کر لیں تو بہتر ورنہ اُسے بھی قتل کر ڈالو ابن زیاد مکر وفریب کے ساتھ کوفہ پہنچا لوگوں نے اسے امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سمجھ کر نعرہائے مسرت بلند کیا لوگ اس کے آگے پیچھے چل رہے تھے

ابن زیاد خاموشی کے ساتھ چل رہا تھا مجمع اتنا زیادہ ہوگیا کہ راہ چلنے میں رکاوٹ پیدا ہونے لگی اس وقت مسلم بن عمرو باہلی جو ابن زیاد کے ساتھ تھا پکار کہا کہ راستہ چھوڑ دو یہ عبید اللہ بن زیاد ہے یہ سن کر لوگوں کو بڑا رنج ہوا اور لوگ افسوس کرتے ہوئے اپنے گھروں کو واپس چلے گئے صرف دس بیس لوگوں کے ساتھ ابن زیاد گورنر ہاؤس پہنچا جب امام مسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معلوم ہوا کہ مجھے شہید کرنے کے لیے یزیدی مجھے تلاش کر رہے ہیں تو امام مسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تنِ تنہا یزیدیوں کے خلاف تلوار اٹھالی اور لڑتے رہے پھر یزیدیوں نے سازشًا امان کے نام پر امام مسلم بن عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عبید اللہ ابن زیاد کے پاس لایا پھر ابن زیاد اور امامِ مسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان گفتگو ہوئی جس میں امام مسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابن زیاد کو لاجواب کردیا اب ظالم ابن زیاد نے حکم دیا کہ اسے محل کی چھت پر لے جاؤ اور بری طرح سے قتل کرنے کے بعد سر کو دھڑ کے ساتھ نیچے گرادو تاکہ ہڈیاں چکنا چور ہوجائے امامِ مسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ انتہائی صبر وسکون کے ساتھ تکبیر واستغفار اور درود شریف پڑھ رہے تھے اور ساتھ میں یہ بھی کہہ رہے تھے خداوند! ہمارا اور ان لوگوں کا انصاف تیرے ہاتھ میں ہے جنھوں نے ہمیں دھوکا دیا ہم سے جھوٹ بولے اور ہمیں ذلیل کیا پھر ظالم بُگیر نے آپ کو شہید کردیا اور سرِ مبارک کو جسم کے ساتھ نیچے پھینک دیا

انا للہ وانا الیہ رٰجعون

پھر حارث نامی بدبخت نے انعام کے لالچ میں امام مسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دونوں شہزادوں کو شہید کرکے دریائے فرات میں پھینک دیا **انا للہ وانا الیہ رٰجعون** اتفاق دیکھئے کہ جس دن امام مسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوفہ میں شہید کیے گئے اسی دن امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے اہل وعیال عزیز واقارب دوستو احباب کے ساتھ مکہ سے کوفہ کے لیے روانہ ہوگئے مکہ والوں نے آپ کا راستہ روکا اور جانے سے منع کیا لیکن آپ نہیں رُکے پھر راستے میں فرزوق شاعر نے آپ کو کوفہ نہ جانے کو کہا اور بھی بہت سارے لوگوں نے آپ کو کوفہ جانے سے روکنے کی کوششیں کیں لیکن امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحفظِ دین کے لیے آگے بڑھتے رہے پھر راستے ہی میں امام مسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے دونوں شہزادوں محمد وابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شہادت کی خبر ملی لیکن آپ آگے بڑھتے رہے پھر حُر نے بھی آپ کا راستہ روکا لیکن آپ آگے بڑھتے رہے یہاں تک کہ کربلا پہنچ گئے کربلا پہنچ کر آپ نے اپنے عزیز واقارب دوستو احباب سے فرمایا کہ مقابلہ مجھ سے ہے لہٰذا آپ لوگ کہیں چلے جائیں لیکن کوئی بھی واپس جانے کے لیے تیار نہ ہوا بلکہ سب نے مل کر عہد کیا کہ ہم اس وقت تک آپ کو میدان جنگ میں جانے نہیں دیں گے جب تک ہم اپنی جانیں آپ کے قدموں پر قربان نہ کردیں گے امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رب کا شکر ادا کیا اپنے ساتھیوں کو اُن کے حوصلوں وجذبوں پر خراجِ تحسین پیش کیا اب صبرِ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملاحظہ فرمائیے ••••••

بدعات ومنکرات وخرافات کے خلاف آواز اٹھانے اور دینِ اسلام کی تحفظ وبقا کے لیے امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے نانا جان جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مقدس روضہ چھوڑنا پڑا صبر کیا، پیاری امی جان سیدہ عابدہ زاہدہ طیبہ طاہرہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی پاک تربت کی زیارت سے محروم ہونا پڑا صبر کیا، اپنے پیارے بھائی جان امام حسن رضی اللہ عنہ کی قبر انور سے دور ہونا پڑا صبر کیا، یہاں تک کہ اپنے نانا جان کا شہر مدینہ شریف اپنا محلہ اپنا گھر بار چھوڑنا پڑا صبر کیا، مکہ مکرمہ چھوڑنا پڑا صبر کیا، امام مسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے دونوں شہزادوں کے شہادت کی خبر ملی صبر کیا، کربلا کے چٹیل میدان میں کھانا پانی

بند کیا گیا صبر کیا، کربلا کے جنگ میں حضرت حُر شہید ہوئے صبر کیا، وہب بن عبداللہ کلبی شہید ہوئے صبر کیا، دوستو احباب عزیز و اقارب شہید کیے گئے صبر کیا، چھوٹے چھوٹے بچوں کی سوکھی حلقیں دیکھی صبر کیا، پھر چچا عباس علمدار کو شہید ہوتے دیکھا صبر کیا، ننھے ننھے بھانجے عون ومحمد کو شہید ہوتے دیکھا صبر کیا، حضرت قاسم مہ پارہ کی خوبصورت جوانی لُٹتے دیکھا صبر کیا، اٹھارہ سال کا کڑیل نوجوان شہزادہ علی اکبر کے جسم کا ٹکڑا ٹکڑا ہوتے دیکھا صبر کیا، دودھ پیتے بچے ننھا شہزادہ علی اصغر کے حلقِ نازنین پر تیر چلتے خون کا فوارہ ابلتے اور گود میں دم توڑتے دیکھا صبر کیا، بہن زینب کی خالی گود اور آہ وزاری دیکھی صبر کیا، بی بی پاک شہر بانو کا گھر اجڑتے دیکھا صبر کیا، اُم رباب کی آہ فگاں دیکھی صبر کیا، حضرت بالی سکینہ کی دل دہلانے دینے والی گریہ وزاری دیکھی صبر کیا، اخیر میں خود میدان کربلا میں اترے ایک خطبہ دیا کہ اب بھی وقت ہے اپنے کیے پر نادم ہوجاؤ اور توبہ کرلو لیکن ظالموں نے تیر برسانے شروع کردیے ایک شیر بائیس ہزار کے نرغے میں ہے اور تلوار سے یزیدیوں کو گاجر مولی کی طرح کاٹتے جارہے ہیں لیکن چاروں طرف سے تیروں کی بارش ہورہی تھی تلواریں چل رہی تھی نیزے اور بھالے چل رہے تھے اب امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہتر ۷۲ / زخم کھا کر زمین پر گرے اور سجدے کی حالت میں شمر لعین مردود نے آپ کا سر انور تن سے جدا کردیا زمین دہل گئی، آسمان تھرّا اٹھا، سورج نے شرم سے اپنا منھ ڈھانپ لیا، دنیا ماتم سے بھر گئی

انا للہ وانا الیہ رٰجعون

آج تک اسلام کو ہے فخر تیری ذات پر — جان دی بیعت نہ کی لیکن یزیدی ہاتھ پر
انسان کو بیدار تو ہونے لینے دو — ہر قوم پکارے گی ہمارے ہیں حسین

(۱) اے امام عالی مقام امامِ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے محبت کا دم بھرنے والے سنی بریلوی جنتی مسلمانو! صبر واستقامتِ امامِ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے درسِ عبرت حاصل کرو جب دشمنانِ دینِ اسلام دینِ اسلام کی بنیادوں کو ہلانے اور کھوکھلا کرنے کی ناپاک کوششیں کرے تو پھر امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسا کردار پیش کرکے دنیا والوں کو بتادو کہ ابھی دنیا میں غلامانِ حسنین وکریمین زندہ ہیں جب تک جسم میں جان باقی ہے تحفظِ دینِ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے جسم کے خون کا آخری قطرہ بہنے تک دینِ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تحفظ وبقا کے لیے لڑتے رہیں گے اور دشمنانِ دین کا مقابلہ کرتے رہیں گے

(۲) اے امامِ عالی مقام امامِ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سچے دیوانو! کربلا کے میدان میں امامِ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بہتر ۷۲ / زخم کھا کر زمین پر گرنے کے بعد بھی ربِّ کریم کو آخری سجدہ کرکے کربلا کے میدان سے یہ پیغام دیا ہے کہ اے میرے نانا جان محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سنّی جنتی امتیو! اے میرے دیوانو! میں نے اس وقت بھی نماز قضا نہیں کی جبکہ دوستو احباب عزیز واقارب کو شہید ہوتے ہوئے دیکھا، چچا عباس علمدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کٹتے ہوئے بازو اور شہادت دیکھی، اپنے ننھے ننھے بھانجے عون محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو کٹتے ہوئے خاک وخون میں لت پت دیکھا، قاسم مہ پارہ بھتیجے کی خوبصورت جوانی لٹتے دیکھی، اٹھارہ سال کی کمائی کڑیل نوجوان شہزادہ علی اکبر کے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے ہوتے دیکھا، چھ ماہ کے شیر خوار شہزادہ علی اصغر کے حلقِ نازنین پر تیر چلتے خون کا فوارہ ابلتے اور گود میں دم توڑتے دیکھا، بی بی شہر بانو وامِّ رباب کی زمین وآسمان کو لرزہ براندام کرنے والی آہ وزاری دیکھی، اپنی پیاری بہن ثانی فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضرت زینب رضی اللہ

تعالیٰ عنہا کی خالی گود اور اس کا تڑپنا دیکھا، ننھی بچی سکینہ کی دہل دہلا دینے والی گریہ وزاری دیکھی، چھوٹے چھوٹے اور شیر خوار بچوں کے سوکھے حلق دیکھے، پھر خود بھی بہتّر ۷۲/ کاری زخم جسم پر کھا کر زمین پر گرنے کے بعد بھی آخری سجدہ ادا کیا لہٰذا اے میرے نانا جان جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سچے اور جانثار دیوانو! چاہے تم پر مصیبت کا پہاڑ ہی کیوں نہ ٹوٹ جائے اس کے باوجود نماز قضا مت کرنا۔۔

اللہ عزوجل! اپنے فضل وکرم اور اپنے محبوب جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقہ وطفیل اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صبر واستقامت وشہادت کے صدقے ہم اہل سنت وجماعت کو صبر وایمان پر استقامت اور پنج وقتہ پابندی کے ساتھ نماز ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔۔۔

* * * * * * * * *

اسلامی کلمے

اوّل کلمہ طیب :- لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

دوسرا کلمہ شہادت :- اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

تیسرا کلمہ تمجید :- سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

چوتھا کلمہ توحید :- لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَ یُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

پانچواں کلمہ سید الاستغفار :- اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُہٗ عَمَدًا اَوْ خَطَأً سِرًّا اَوْ عَلَانِیَۃً وَّ اَتُوْبُ اِلَیْہِ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِیْ اَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِیْ لَآ اَعْلَمُ، اِنَّکَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ وَسَتَّارُ الْعُیُوْبِ وَغَفَّارُ الذُّنُوْبِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

چھٹا کلمہ رد کفر :- اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ اُشْرِکَ بِکَ شَیْئًا وَّ اَنَا اَعْلَمُ بِہٖ وَ اَسْتَغْفِرُکَ لِمَا لَآ اَعْلَمُ بِہٖ تُبْتُ عَنْہُ وَ تَبَرَّأْتُ مِنَ الْکُفْرِ وَالشِّرْکِ وَالْکِذْبِ وَ الْغِیْبَۃِ وَالْبِدْعَۃِ وَالنَّمِیْمَۃِ وَالْفَوَاحِشِ وَالْبُھْتَانِ وَالْمَعَاصِیْ کُلِّھَا وَاَسْلَمْتُ وَاَقُوْلُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ایمانِ مجمل :- اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ کَمَا ھُوَ بِاَسْمَآئِہٖ وَصِفَاتِہٖ وَقَبِلْتُ جَمِیْعَ اَحْکَامِہٖ اِقْرَارٌ م بِاللِّسَانِ وَتَصْدِیْقٌ م بِالْقَلْبِ.

ایمانِ مجمل :- اِیمانِ مفصّل اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰئِکَتِہٖ وَ کُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ.....

نوٹ:- اپنے بچوں کو، اہل خانہ کو یہ چھ کلمے اور ایمان مجمل اور ایمان مفصل یاد کرائیں، سنیں اور سنائیں۔

****

تاثرات

بے نشانوں کا نشاں مٹتا نہیں

(از قلم: الماس ملّت خلیفہ حضور تاج الشریعہ وحضور مُحدث کبیر حضرت علامہ محمد مقصود عالم فرحت ضیائی قادری رضوی مدظلہ العالی - فخر ازھر دارُ الافتاء والقضاء سرپرستِ اعلی جماعت رضائے مُصطفٰی برانچ ہاسپیٹ بلہاری کرناٹک الھند)

اس چمن زار محبت میں ان گنت گل ولالہ نے تبسم ریزیاں کیں بے شمار رنگ برنگے تلیوں کی نمکینیت وملاحت سے گلستان ارضی عروس بہار بنا رہا اعداد وشمار سے پرے قسم قسم کے چرند وپرند کے رقص وسرور نے اس میں کہکشاں کے جمال کا رنگ بھر دیا ہر چہار سمت پر رنگینیوں کی دلکشیوں کا پہرہ رہا بڑی بڑی قدآور ہستیاں اپنی دیدہ وری کا چراغ روشن کئے اہل ثروت نے اپنی مالداری کا خوب خوب سکہ جمایا ارباب منصب کے رُعب ودبدبہ کا آفتاب بھی اپنی تابناکیاں بکھیرتا رہا صاحب فن کے فنکاریوں کی جلوہ آرائیاں بھی رہیں جبہ ودستار کے ماہ ونجوم نے بھی بہت اٹھکھیلیاں کیں لیکن یہ اُجالے دوامی لباس فاخرہ میں ملبوس نہ ہو سکے مانند قطرہ اُبھرے اور **کل نفس ذآئقة الموت** کے بحر بیکراں میں ایسے ناپید ہو گئے کہ نام ونشان بھی باقی نہ رہا:

مٹے ناموں کے نشاں کیسے کیسے　　زمیں کھا گئی آسماں کیسے کیسے

البتہ اسی نیلگوں آسمان کے نیچے اور اسی بساط ارضی کے اوپر کچھ ایسی شخصیات نے بھی آنکھیں نور بار کیں جن کی نُورانیت کو دوام وثبات نے اپنے چشمان حیات کی ضیاء بنالیا اسی شامیانہِ الٰہیہ تلے اور مرغ زار وسرسبز وشاداب فراش خداوندی پر ایسے گوہر نایاب بھی چمکے جن کی تابناکیاں استمراری لحاف میں ملفوف ہوکر زندہِ جاوید بن گئیں اس کا سبب بس اتنا ہے انہوں نے فنا کو فنا ہونے سے قبل ہی فنا کر دیا اور **موتوا قبل ان تموتوا** پہ عمل پیرا رہے اس کا صلہ یہ ملا کہ بقا نے اپنی چادر رحمت میں لیکر اسے بقا کی بہار عطا کر دیا-

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق　　ثبت است بر جریدہِ عالم دوام ما

ان عظیم وارفع شخصیات میں جہاں بے شمار اسمائے گرامی کی درخشندہ وتابندہ ستارے آسمان ہدایت پر مسکراتے نظر آتے ہیں وُ ہیں ایک نام (حضور مُفسر اعظم پاکستان فیض ملّت) صاحب تصانیف کثیرہ شمسُ العلم والادب حضرت علامہ مولانا مُحقق فیض احمد اُویسی علیہ الرحمۃ والرضوان خلیفہِ مجاز حضور مفتیٔ اعظم ہند علیہ الرحمہ کا بھی ہے جن کے کارہائے نمایاں کو دُنیا کبھی فراموش نہیں کر سکتی ہے مُحقق علی الاطلاق امام اہلسنت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رضی اللہ تعالی عنہ نے انہی جیسے لوگوں سے متعلق کیا خوب فرمایا ہے:

بے نشانوں کا نشاں مٹتا نہیں　　مٹتے مٹتے نام ہو ہی جائے گا

محب گرامی حضرت علامہ محمد شاھد رضا قادری ارشدی منظری اتر دیناجپور مغربی بنگال نے پیہم اصرار کیا کہ اس جانب قلمی و تاثراتی سفر طے کروں مگر دو چیزیں اس کے لئے رکاوٹ بن رہی تھیں ایک تو یہ کہ رسالہ کس نہج کا ہے اس سے واقفیت نہ تھی جنکی

سرپرستی میں رسالہ نکلتا ہے ان کے بارے میں کچھ جانتا نہ تھا محب گرامی نے رسالہ بھیجا مگر کار ہجوم نے اس جانب متوجہ نہ ہونے دیا بہرکیف کل امر مرھون باوقاتھا کے تحت اب اس کا وقت آن پہنچا اور سفر کا آغاز ہو گیا:

اے رضا ہر کام کا ایک وقت ہے دل کو بھی آرام ہو ہی جائے گا

ماہنامہ ارشدیہ کا پہلا شمارہ زیر مطالعہ رہا اس درمیان دوسرا شمارہ بھی جلوہ بار ہو گیا دلکش و دلنشین ٹائیٹل پیج نے اپنی طرف متوجہ کرالیا منفرد مضامین کی عمدہ ترتیب کے حسن و جمال سے آنکھیں چکا چوند ہو گئیں الگ الگ عنوان کے تحت مرقوم مقالات کی قطاریں علم وفن کی دُنیا میں چار چاند لگا رہی تھیں جسے دیکھنے کے بعد یہ کہنا حق بجانب ہے کہ رسالہ ہر زاویے سے اپنی مثال آپ ہے مدیر اعلی مفتی محمد منظور صاحب فیضی یار علوی ارشدی ممبئ زیدت معالیہ نے رسالہ کو معیاری بنانے کیلئے فنی آرائش۔ ادبی جمال۔ صحافتی حسن۔ فکری ندرت۔ قلمی جولانیاں۔ فقہی بصیرت۔ علمی کمال تہذیبی بانکپن۔ اسلامی رنگ و روغن عارفانہ روشنی۔ تصوّفانہ خوشبو اور سالکانہ پرواز وغیرہ کی شعوری مواد و عناصر سے میگزین کو مزین کیا ہے اور یہ وہی کر سکتا ہے جو خود بھی صاحب کمال ہو اسلئے تو رسالہ خود سے مخاطب ہو کر بزبان حال یوں گویا ہے کہ:

چھو لیا ہے کسی فنکار کے ہاتھوں نے تجھے ورنہ پتھر بھی کہیں تاج محل ہوتا ہے

محب گرامی وقار مفتی محمد ذوالفقار صاحب نعیمی رضوی خلیفہ (حضور ارشد ملّت و) حضور تاج الشریعہ رضی اللہ تعالی عنہ اتراکھنڈ کا ادارہ کئ جہتوں سے قابل مطالعہ ہے جس میں اہل نظر و ارباب بصیرت کیلئے حالات کے تناظر میں ایک بہت قیمتی آرا اور بیش بہا نصیحت ہے اس میں ایک ایسا نادر و نایاب خزانہ ہے جس میں ہمارے مُستقبل کی کامیابیوں کا راز مضمر ہے: یہ اداریہ سرپرست رسالہ (حضور ارشد ملّت) کے مقاصد حسنہ کی کامل ترجمانی کرتا ہے اور یہ پیغام سرمدی سناتا ہے کہ:

نہیں ہے تیرا نشیمن قصر سُلطانی کے گنبد پر تو شاہین ہے کر بسیرا پہاڑوں کے چٹانوں میں

آغاز سخن کی تلاوت آبِ عشق سے وضو کرنے کے بعد شروع کیا چونکہ یہ کسی عام اہل قلم کا قلم نہیں ہے بلکہ اس تقدّس مآب قلم کا تعلق ایک ایسے ارفع و اعلی قلم سے رہا ہے جس کی عظمت و رفعت کو اَوج ثریا قدم بوس ہے اس قلم نے انہیں میخانۂ علم و عرفان سے اپنی تشنہ لبی بجھائی ہے اور آسمان علم و عرفان کا آفتاب بن کر چمکے ہیں جن کی تقدس مآبی ہمارے لئے باران رحمت و برکت سے کم نہیں: وہ مُفسر اعظم صاحب تصانیف کثیرہ فیض ملّت حضرت علامہ مفتی الحاج الشّاہ محمد فیض احمد اُویسی رضوی بہاولپوری نور اللہ مرقدہ کا میخانہ ہے جہاں سے سیراب ہو کر سینکڑوں مَسند عرفان کے سلطان بنے یہ وہ مرد قلندر ہے جس نے حین حیات لوح و قلم کو اشاعت دینیہ و مسلک حقہ مسلک اعلیحضرت کیلئے اپنا میراث بنائے رکھا اور زمین علوم و فنون پر باران رحمت بن کر خوب برسے اسی بحر بیکراں کے فیض یافتہ ہیں جنکی شرابی آنکھیں اہل دنیا سے ببانگ دھل کہہ رہی ہیں کہ:

تو نے پی کتابوں سے میں نے پی نگاہوں سے بڑا فرق ہے واعظ میرے تیرے پینے میں

آغاز سخن کی تلاوت عشق و مستی میں ڈوب کر کیا اور اس رسالہ کے اجراء کرائے جانے کی بنیادی مقاصد سے واقف ہُوا واقعی بانئ و سرپرست رسالہ ارشدُ المشائخ پیر طریقت ناشر مسلک اعلی حضرت ارشد ملّت صوفئ باصفا حضرت علامہ و مولانا ابُوالبرکات عبدُ المصطفی محمد ارشد سُبحانی صاحب قادری نقشبندی مُجددی اُویسی رضوی المعروف سرکار پیر سُبحانی دامت برکاتھم القدسیہ

جانشین تلوکرانوالہ شریف فاضل بھکر پنجاب پاکستان کے خیالات بڑے پاکیزہ ہیں اور نیت صالحہ کی دیوار اخلاص پر کھڑی ہے چونکہ آپکی ذات شریعت مُطہرہ کی عملی تصویر بھی ہے جیسا کہ محب گرامی علامہ محمد شاھد رضا منظری نے تذکرہ کیا بقول ان کے ذات عالیہ صفات حمیدہ خصال جمیلہ سے عبارت ہے صوفیّت صادقہ کی صفت پر انوار سے مُتصف ہیں اور اسی عادت خاصہ کو دیکھ کر بڑے بڑے اہل نظر وارباب بصیرت نے دُعائے خیر سے نوازہ ہے اور بعض نے آپ کے مستقبل کی تابناکیوں اور بلند اقبالیوں کی بشارت دی ہیں جن میں آپ کے مُشفق ومہربان استاذ اور مُرشد مجاز علامہ مفتی محمد فیض احمد اُویسی قدس سرہ بھی شامل ہیں آغاز سخن میں جہاں کئ گوشوں پر کلام فرمایا ہے وہیں مسلک اعلی حضرت پر استقامت کی دعا ہے جس سے اس بات کا اظہار ہوتا ہے کہ یقینا آپ اپنے استاذ کے سعادت مند شاگرد اور قابل ناز تلمیذ ہیں بلکہ فروز بخت روحانی بیٹا کہا جائے تو حق ہوگا کیونکہ اپنے شیخ کی فکری مشن کے تسلسل کو برقرار رکھنے کیلئے میدان عمل میں اتر آئے اور اس کی قیادت کا بارگراں اپنے کاندھوں پر اٹھالیا یہ کام ہر کس وناکس نہیں کرسکتا ہے بلکہ وہی کرسکتا ہے جو ان کی روحانیت کا کامل وارث ہوگا:

ایں سعادت بزور بازو نیست تانہ بخشد خدائے بخشندہ

مجھے یقین کامل ہے کہ (حضور) ارشد ملّت (حضور) فیض ملّت (علیہ الرحمہ) ہی کی طرح وادیٔ تصوّف میں مسلک رضا کو اپنا آئیڈیل بنا کر ہی اس خاردار وادیوں کے سفر کا تسلسل برقرار رکھیں گے اور ہر دعوہ داران صوفیّت کی بھی اصلاح کا اثباتی عمل جاری وساری فرمائیں گے جن کا قدم راہ صواب سے ہٹ چکا ہے اللہ عزوجل آپ کے فیوض و برکات علمیہ وعملیہ سے انہیں صراط مستقیم پر گامزن فرمادے اور اس رسالہ کے توسط سے عالم اسلام کو خوب خوب نیر بار بنادے نیز رسالہ (ماہنامہ ارشدیہ) مقبول ہر خاص وعام فرما کر اسے دوام عطا فرمادے آمین بجاہ سیّد المرسلین صلّی اللہ تعالی علیہ (وآلہ) وسلّم ۔۔۔

** ** ** ** **

تاثرات

(از قلم: ماہر درسیات جامع المعقولات والمنقولات منصور ملّت حضرت علامہ الشاہ منصور عالم نوری مصباحی ارشدی مدظلہ العالی- مُدرس دارُالعلوم عظمت غریب نواز پوسد مہاراشٹر بھارت ۔۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔تصنیف وتالیف اور ماہنامے ورسائل کے میدان میں نئے امنگ اور نیک خواہشات کے ساتھ ایک خوبصورت دیدہ زیب مُجلّہ ماہنامہ ارشدیہ معیاری مضامین پر مشتمل، حضور پیر طریقت، رہبر شریعت پیر ابُوالبرکات محمد ارشد سُبحانی اُویسی زید مجدہٗ کی سرپرستی میں، پی ڈی ایف کی شکل میں جلوہ بار ہوا ہے، پہلا مجلہ رحمتوں سے لبریز مہینہ رمضان مقدس میں منظر عام پر آیا اور دوسرا مجلہ بغیر کسی تاخیر کے شوال المکرم کے شروع میں ہی بصارتوں کو ٹھنڈک، قلوب کو علمی مہک اور علمی حلقوں میں علمی سرگرمیاں تازہ کرنے کے لئے آگیا جس سے اندازہ لگانا مشکل نہیں ہوا کہ اس نیک کام کے لیے حضور پیر ابُوالبرکات کے منتخب کارکنان کتنی دلچسپی اور ذمہ داری سے اپنا کام انجام دے رہے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالی اس پی ڈی ایف رسالہ یعنی ماہنامہ ارشدیہ کو دن دونی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔ ** ** ** ** **

تاثرات

از قلم۔۔۔ماہر علوم عقلیہ ونقلیہ حضرت علامہ ومولانا الشاہ محمد مجیب اللہ صدیقی فیضی یارعلوی ارشدی صاحب قبلہ سربراہ اعلی وناظم اعلی جامعہ اھلسنت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نوری چوراہا کلواری نانکار دھو بہا بازار سدھارتھنگر یوپی انڈیا۔

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم - اما بعد! عزیزم برادر اصغر حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی محمد عتیق اللہ صدیقی فیضی یارعلوی ارشدی کے جانب سے معلوم ہوا کہ عمدۃ الخلف بقیۃ السلف فضیلت الشیخ ارشد المشائخ شمس العلماء بدر الفضلاء سند الفقہاء محب الخلفاء رئیس الاتقیاء قمر الاصفیاء وفیض یافتگان اولیاء کاملین سراج العابدین نیر الزاہدین علم بردار سنیت آبروئے اہلسنت والجماعت وناشر مسلک اعلی حضرت حامئ سنت ماحئ بدعت قاطع نجدیت پیر طریقت رہبر شریعت باعثِ خیر وبرکت وشفقت حضور ابُوالبرکات الشاہ محمد ارشد سُبحانی اُویسی قادری چشتی سہروردی نقشبندی مجددی رضوی حفظہ اللہ تعالی کی انتھک کاوشوں کوششوں محنتوں مشقتوں کا نتیجہ رہا کہ قلیل مدت میں ماہنامہ ارشدیہ ماہ رمضان المبارک میں دیکھنے کو ملا دل باغ باغ ہوا۔

رسالہ کی ورق گردانی کی اور نظر عمیق ونگاہ دقیق ڈالی تو محسوس ہُوا کہ حضور ارشد ملّت کی دُعائیں ہم جیسوں کے لئے مشعل راہ بن کر ماہنامہ ارشدیہ کی شکل میں سامنے آگئی ہیں۔اور مضامین اس انداز میں پرونے کی کوشش کی گئی ہیں کہ عام فہم آدمی بھی پڑھ کر با آسانی مطالب ومفاہیم کو سمجھ سکیں۔

قرآن تفسیر قرآن، احادیث، آثار صحابہ، فقہی مسائل، بزرگوں کے تعلق سے مضامین اور متعدد مقالات بھی دیکھنے کو ملے بڑی خوشی ہوئی مدیر اعلیٰ صاحب فتاوی یارعلویہ حضرت علامہ مفتی محمد منظور احمد یارعلوی ارشدی زیدہ شرفہ اللہ تکریمہ کے دیکھ ریکھ اور عصر حاضر کے صفِ اوّل کے ذی شعور علماء ادباء نقباء شعراء کے نگرانی میں اور ارشدُ العلماء وارشدُ المشائخ حضور ارشد ملّت (دام ظلہ) کی سرپرستی میں دین وملّت کے نشر واشاعت کا کام انجام دے رہے ہیں اہل قلم حضرات بڑی دیدہ ریزی کے ساتھ اہم ذمہ داریاں نبھا رہے ہیں انوکھے انداز میں مضامین کو ترتیب دے کر ماہنامہ کو عوام وخواص کے روبرو کیا ہے اور میرے ذہن میں یہی بات ابھر کر سامنے آئی ہے کہ یہ ایک ایسا رسالہ ہے کہ علماء خطباء اور طلباء کے لیے یکساں مفید ہے۔

ماہنامہ شائع شدہ تحریروں کا حسین گلدستہ جس کو پڑھ کر ایمان میں تازگی اور روح میں بالیدگی پیدا ہوتی ہے رسالے کے اچھوتے مضامین سے ایک طرف احکام الٰہیہ کی حقانیت نکھر کر سامنے آتی ہے تو دوسرے طرف ارشاد نبویہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی نورانیت ابھر کر سامنے آتی ہے اور خصوصیت کے ساتھ حضور والا کا فیضان عام ہے یعنی میری مراد فیض ملّت فضیلۃُ الشیخ مُفسر اعظم پاکستان مُفسر قرآن مُحدث اعظم پاکستان حافظ احادیث کثیرہ مُفتی اعظم پاکستان تصانیف کتب کثیرہ شارح صحاح ستّہ استاذ العلماء امام الفضلاء سند الفقہاء بحر العلوم جبل الحلم حجۃ العلم شیخ طریقت منبع معرفت حضور علامہ الشاہ الحاج مفتی محمد فیض احمد اُویسی قادری رضوی نوری مُحدثِ بہاولپوری علیہ الرحمۃ والرضوان کا روحانی فیضان ماہنامہ ارشدیہ کے معاونین ومجلس مشاورات ومجلس ارادت مجلس برائے تحقیقات اور دیگر مقالہ نگاروں پر جاری وساری ہے مولی تعالی! مجلس عاملہ ومجلس شُوریٰ کے سبھی حضرات کے علم وعمل وعمر میں بے پناہ وبے کراں برکتیں عطا فرمائے۔آمین

****

تاثرات

از قلم:- نازش اہلسنّت فخر ملّت حضرت علامہ الشّاہ صدام حسین برکاتی مصباحی زید مجدہ-خطیب اعظم مدنی مسجد ساؤتھ افریقہ

ڈھیروں مبارک بادیاں قبول فرمائیں...آج کے اس پرفتن اور بھیانک دور میں جب کہ پوری دنیا قلم وقرطاس کو اپنا ہتھیار بنارہی ہے، قلمی تلوار سے اپنے اپنے مخالفین کا صفایا کررہی ہے، وقت اور مناسبت کو دیکھتے ہوئے طرح طرح کے لٹریچر اور پمفلٹ چھپوا کر پوری برادری میں تقسیم کررہی ہے ایسے وقت میں ایک طبقے کا قلم سے دُور اور بہت دور بھاگنا قابل افسوس ہے۔

آج ہر کس وناکس پر یہ حقیقت آشکارا ہے کہ دعوت وتبلیغ کا ایک بہت ہی موثر پلیٹ فارم خط وکتابت اور تحریر وتصنیف ہے ۔مسلمہ اُمّہ کی دکھتی ہوئی رگ پر دست قرطاس رکھ کر نبض شناسی کرنا اور حالات کے تقاضوں کے مطابق لٹریچر اور پمفلٹ وغیرہ تقسیم کرنا ناگریز ہے۔(خلیفہ حضور ارشد ملّت) حضرت علامہ مولانا فخر الدین حسن ارشدی صاحب قبلہ سری لنکا کی جانب سے واٹس ایپ پر بھیجے ہوئے ماہنامہ ارشدیہ کو دیکھ کر بڑی خوشی میسر ہوئی بے ساختہ دل سے دُعائیہ کلمات اور مُبارک بادی کے جملے نکلے۔ حضرت علامہ غلام غوث اجملی صاحب قبلہ اور ان کے رفقا نے شیخ طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ مولانا محمد ارشد سُبحانی مدظلہ النُّورانی کی جانب منسوب اور سرپرستی وقیادت میں ماہنامہ ارشدیہ کا اجرا فرمایا ہے۔

سرورق کے بعد عادت کے مطابق سب سے پہلے مجلسِ ادارت اور مجلس مشاورت کی طرف دیکھا بہت سارے اسمائے گرامی جلّی حرفوں میں لکھے دکھے سب ہی اپنی جگہ پر آفتاب وماہتاب ہیں اس لیے تمام کے ذکر جمیل سے کنارہ کش ہوکر بس ایک شعر لکھ کر پلہ جھاڑ رہا ہوں کہ

سب ہی اپنی جگہ پر ہیں آفتاب وماہتاب کسے میں ترک کروں کس کس کا انتخاب کروں

الحمدللہ مضامین کے مطالعے کے دوران یہ احساس ہوا کہ رسالے میں جتنے بھی مضمون نگار ہیں قرطاس وقلم پر اچھا عبور رکھتے ہیں یہی وجہ ہے کہ مضمون نگاروں نے مہینے اور وقت کا پورا خیال رکھتے ہوئے وقت وحالات کے مطابق مقالہ نویسی کی ہے اور سبھی حضرات نے "**الکلام قل مادل**" کا لحاظ رکھتے ہوئے مختصر مگر جامع مضمون پیش فرمایا ہے۔

قابل مُبارک باد ہیں وہ لوگ جنہوں نے اس عظیم الشان کام میں حصہ لیا اور امت مسلمہ کی ہدایت کا سامان بنے۔اللہ تعالی کی بارگاہ میں دُعا گو ہوں کہ مولی تعالی اس رسالے کو شرف قبولیت عطا فرمائے، تمام شرکا کو اجر جزیل عطا فرمائے اور اس ماہنامہ کو دن دونی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔امید ہے کہ یہ ماہ نامہ بدنظروں کی بدنظری سے بچے گا جذبہ جوانی کو کامیابی کے ساتھ بڑھاپے میں بھی برقرار رکھے گا اور ہرگز زمانے کے تھپیڑوں کا شکار نہیں ہوگا-

اللہ عزوجل اس رسالے کو دن دونی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔۔۔

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

* * * * * * * * *

تاثرات

ماہنامہ ارشدیہ انسانی ہدایت کا عظیم شاہکار

(از قلم:- فخر مصباحیت نازش ملّت حضرت علامہ الشّاہ محمد عادل رضا اُویسی مصباحی زید مجدہٗ - بارہ بنکی انڈیا

کسی بھی رسالے یا جریدے کی مقبولیت کے لیے ضروری ہوتا ہے کہ اس میں انسانی حیات کے ان اہم اور ضروری گوشوں سے متعلق مضامین شائع کیے جائیں جسے پڑھ کر عقل انسانی زندگی کے اصل مرکز ومحور کو سمجھ سکے اور باقی عمر انھیں روشن نقوش پر عمل کرنے کی سعی جمیل کرے چندروز قبل مُحبّ مکرم حضرت حافظ وقاری مجیب الرحمن صاحب قبلہ قادری ارشدی (ناظم اعلی دارالعلوم حنفیہ وارث العلوم ،قصبہ بلہرہ ضلع بارہ بنکی یو-پی) نے مجھے "ماہنامہ ارشدیہ" ارسال فرمایا اور مجھ ناچیز سے اس ماہنامے پر کچھ تاثرات پیش کرنے کا حکم صادر کیا جب میں نے ماہنامے کے عناوین پر نظر ڈالی تو اسی وقت مجھے اس کی افادیت کا اندازہ ہو گیا- وقت کی قلت کے باعث میں باضابطہ طور پر اس رسالے کا مطالعہ تو نہ کر سکا لیکن جستہ جستہ بعض مضامین پر نظر ڈالنے کے بعد میرے پردۂ ذہن پر یہ بات نقش ہُوئی کہ یقیناً یہ رسالہ انتخاب مضامین کے اعتبار سے انسانی ہدایت کے لیے ایک بہترین شاہکار ہے اس میں جہاں حمد خدا، نعت مُصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم، درس قرآن، درس حدیث اور درس تصوّف کو شامل کیا گیا وہیں احقاق حق وابطال باطل اور علم طب، عملیات نیز اصلاح انسانی کے بیشتر شعبوں پر گفتگو کی گئی ہے لہذا یہ بات اظہر من الشّمس ہے کہ یہ رسالہ متلاشیان حق کی خاطر منزل بہبود تک رسائی کے لیے سنگ میل سے کم نہیں اللہ تبارک وتعالی کی بارگاہ میں دُعا ہے کہ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے مُدیر اعلی ماہنامہ ارشدیہ حضرت علامہ مفتی منظور احمد ارشدی صاحب کی اس کاوش کو قبول فرما کر مقبول خلائق بنائے --

** ** ** ** **

ہلاکت کی سات چیزیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہادی عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہلاکت کی سات چیزوں سے بچو لوگوں نے عرض کی وہ سات چیزیں کیا ہیں فرمایا! ۱-اللہ تعالی کے ساتھ شرک کرنا ۲-جادو کرنا ۳-ناحق کسی کو قتل کرنا ۴-سود کھانا ۵-یتیم کا مال کھانا ۶-جہاد کے وقت بھاگ جانا اور پاک دامن، مومنہ بے خبر عورتوں پر بہتان لگانا---

(بخاری ومسلم)

بحوالہ:- ضیاء الحدیث تصنیف لطیف:-حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری علیہ الرحمہ والرضوان

نعتِ مصطفٰے

نتیجہ فکر:-خطیب ذیشان شاعر اسلام حضرت مولانا شمس الدین ساحل مصباحی مظفر پوری

****

تو ہے محبوبِ خدا اعلٰی،، ہے رفعت تیری با
غِ جنت ،، کی ضمانت ہے محبت تیری
ہو گئیں نعت کی خوشبو سے معطر سانسیں
دل کے قرطاس پہ یوں بکھری ہے مدحت تیری
کی عطا رب نے اسے بخشش و رحمت کی سند
جس کی جانب بھی اٹھی چشمِ عنایت تیری
جو بچھاتے تھے تری راہ میں کانٹے آقا
ان کے حق میں بھی دعا کی، یہ ہے رحمت تیری
ایک بوسیدہ ،، چٹائی ہے بچھونا لیکن
جانِ عالم،،، ہے دوعالم پہ حکومت تیری
شکمِ پاک کے،،،، پتھر بھی کہیں رو رو کر
بے مثالی مرے،، آقا ہے قناعت تیری
آج بھی مسجدِ اقصٰی سے،، صدا آتی ہے
ہو گئی خواب میں جس کو بھی زیارت تیری
جس نے ایماں کی نظر سے ترا روضہ دیکھا
اس پہ واجب ہے سرِ حشر شفاعت تیری
جانبِ عرشِ معلٰی،،تو روانہ جو ہوا
دنگ تھے دیکھ کے،، جبریل بھی سرعت تیری
قلبِ ساحل کا جہاں،،، نور سے روشن ہوتا
دیکھ لیتا،، جو کسی روز وہ صورت تیری

منقبت

نتیجہ فکر:-استاذ الشعراء حضرت علامہ سلمان رضا فریدی مصباحی مسقط عمان

****

رضائے خدا کی کَلِید ، اہلِ بیت
زمانے میں سب سے سعید اہلِ بیت
ہے اُمّت کو اُنکی مَوَدّت کا حکم
خلائق میں سب سے مجید اہل بیت
علی فاطمہ اور حُسین و حَسَن
ہمارے رئیس و عَمِید اہل بیت
نبی کی قرابت کا اُن کو شَرَف
ہیں ملت کے حَبلِ وَرِید اہل بیت
مُحِبِّ نبی پر ، کریم و شفیق
منافق پہ بیحد شدید اہل بیت
پہنچتی ہے اُنکی مدد ہر جگہ
ہمارے خبیر و شہید اہل بیت
لگاتے ہیں منگتے صدا بار بار
دیئے جارہے ہیں مزید اہل بیت
یہاں صرف سچی طلب چاہیے
عطا کرتے ہیں اپنی دید اہل بیت
غلاموں پہ رکھتے ہیں چشمِ کرم
غموں کو بناتے ہیں عید اہل بیت
یہ کہکر فریدی ، قلم اپنا رکھ
کمال و شَرَف میں وحید اہل بیت

قارئین کرام سے ایک اہم گزارش

بحکم سرپرست اعلیٰ حضور ارشد ملت حضرت علامہ الشاہ پیر ابوالبرکات محمد ارشد سبحانی مدظلہ النورانی.

قارئین کرام! ماہنامہ ارشدیہ کا پانچواں شمارہ دیدہ زیب سرورق اور معلوماتی مضامین کے ساتھ آپکے مطالعہ کی میز پر ہے. اس ماہنامہ میں حالات حاضرہ اور آپکی ضروریات کے پیش نظر مضامین ومشمولات کو جگہ دی گئی ہے. گزشتہ شمارہ سے آپ حضرات کی ملی تاثرات نے ہمارے حوصلے مزید بلند کردیے، آپکی دلچسپی اور پذیرائی لائق تحسین وصد مبارکباد ہیں امید قوی ہیکہ آئندہ بھی آپ اپنے مفید ونیک مشوروں سے ہمیں نوازتے رہینگے.

مجلس ادارہ تحقیقات کی پوری کوشش ہوتی ہے کہ ماہنامہ کو ہر طرح کی کمیوں اور خامیوں سے پاک وصاف رکھا جائے پھر بھی بتقاضائے بشریت کہیں کوئی کمی وبیشی نظر آئے تو آپ اپنی خوش اخلاقی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ادارہ کو مطلع فرمائیں ہم آپ کے ممنون ومشکور ہونگے. ماہنامہ کیلئے منتخب عنوانات کے تحت ارباب قلم وارباب شعروسخن جو بھی معیاری وتحقیقی لائق وفائق مضامین وکلام ادارہ کو پیش کرتے ہیں کوشش یہی رہتی ہیکہ انہیں شائع کی جائیں لیکن طوالت کا خوف ہمیں مجبور کردیتا ہے اسلئے جن کے مضامین وکلام شامل رسالہ نہ ہوپائے انہیں آزردہ خاطر ہونے کی ضرورت نہیں ادارہ آپکے ہر معیاری مضامین وکلام کو محفوظ رکھتا ہے اگر وہ ادارہ تحقیقات کی کسوٹی پر کھڑا اترا تو ان شاء اللہ آئندہ ماہ اسے ضرور شامل کیا جائیگا..اسلامی ماہ وسال کو ملحوظ رکھتے ہوئے علمی ادبی تحقیقی ومعیاری مضامین جو مختصر مگر جامع ہو ہمیں ارسال کریں ماہنامہ کو اس سے زینت بخشی جائیگی اور ہم آپکے احسان مند ہونگے.

اخیر میں آپ سے یہی التماس ہیکہ اس ماہنامہ کو زیادہ سے زیادہ خواندہ حضرات تک پہونچائیں امید قوی ہیکہ اسکے مطالعہ سے آپکے ذہن وفکر اور قلب وجگر روشن منور ومعطر ہوجائینگے. ایک خاص بات عرض کررہا ہوں کہ درس طب ودرس عملیات کے کالم میں روحانی وطبی علاج کی ضرورت محسوس ہو تو اپنے سوالات بھیجیں ان شاء اللہ اس فن کے ماہرین آپکی پریشانیوں کا حل پیش فرمائینگے اسی طرح دینی وفقہی سوالات کیلئے ہمارے مفتیان کرام آپکے سوالات کے جوابات قران وحدیث کی روشنی میں عطا فرمائینگے. دعاگو ہوں کہ اللہ عزوجل آپکے ذوق مطالعہ میں وسعتیں حصول علم دین میں رفعتیں علم وعمل میں برکتیں عظمتیں عطا فرمائے.

نوٹ: مضامین وکلام اور مفید مشورے ارسال کرنے کیلئے ذیل میں ماہنامہ کا ای میل آئی ڈی پیش ہے

arshadiaofficial@gmail.com

العارض :- بندہ عاصی خاکسار محمد نظام الدین مصباحی نوری ارشدی اویسی خادم التدریس- مدرسہ بدرالعلوم برہی دربھنگہ (بہار) معاون مدیر ماہنامہ ھذا- رابطہ نمبر 9199979191

* نازش قرطاس وقلم حضرت علامہ محمد عارف رضا نوری نعیمی ارشدی مرادابادی مدیر مسؤل ماہنامہ ھذا - رابطہ نمبر 819192765

* ادیب شہیر حضرت علامہ غلام غوث اجملی ارشدی بالسی پورنیہ (بہار)-مشیر اعلیٰ- رابطہ نمبر 8057787636

****